عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ کتاب القراءۃ ص۲۷

یعنی جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔

نمازمیں

سورہ فاتحہ

احادیث صحیحہ و آثار سلف کی روشنی میں

مولف : کرم الدین السلفی

فاروقی کتب خانہ ملتان

بیرون بوہڑ گیٹ

قیمت -/۱۲ روپے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ کتاب القراءۃ ص۴۷

یعنی جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔

نماز میں سورہ فاتحہ

احادیث صحیحہ و آثار سلفؒ کی روشنی میں

مولف: کرم الدین السلفی

ملنے کا پتہ

فاروقی کتب خانہ ملتان

بیرون بوہڑ گیٹ

قیمت -/۱۲ روپے

گر نہ خوانی فاتحہ اندر صلوٰۃ
کے کند مقبول مولیٰ آں صلوٰۃ
زانکہ آمد در حدیث لاصلوٰۃ
لاصلوٰۃ لاصلوٰۃ لاصلوٰۃ

جنازہ غائبانہ

مولف کرم الدین السلفی

پر ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور کا تبصرہ

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے احادیث و آثار اور اقوال علماء کی روشنی میں نماز جنازہ غائبانہ کا جواز ثابت کیا ہے۔ انداز بیان سادہ اور دلنشین ہے۔ فاضل مؤلف نے یہ کتاب بڑی محنت اور تحقیق و تفحص کے ساتھ مرتب کی ہے اور اپنے موقف کے حق میں بڑے وزنی دلائل پیش کئے ہیں۔ یہ کتاب اصل مسئلہ کے علاوہ قاری کو اور بھی بہت سی معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ فی الحقیقت فاضل مؤلف نے کتاب کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ کتاب ہر لحاظ سے مطالعہ کے قابل ہے۔

ربیع الاول ۔ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ
مارچ ، اپریل ۱۹۷۷ء

تبصرہ ہفت روزہ اہلحدیث۔ لاہور

یکم ربیع الاول ۱۳۹۳ھ مطابق ۶۔اپریل ۱۹۷۳ء

مولانا کرم الدین صاحب ایک ماہر استاد کی حیثیت سے کافی معروف ہیں۔ علوم دینیہ و آلیہ کی تدریس و تعلیم میں آپ کو خاص ملکہ حاصل ہے، آپ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی دار العلوم جامعہ سلفیہ میں استاد رہ چکے ہیں۔ آج کل کراچی کے دار الحدیث رحمانیہ میں مسند تدریس پر فائز ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب آپ کے علمی شاہکار کا نمونہ ہے جس میں آپ نے فرضیت فاتحہ کو احادیث نبویہ، اقوال صحابہ رضوان تابعین اور ائمہ رحمہم اللہ کی روشنی میں نہایت مختصر مگر جامع انداز میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو بڑی حد تک کامیاب ہے ـــــ فرضیت فاتحہ سے متعلق اب تک جو کتابیں منظر عام پر آئی ہیں ان میں اکثر بڑی طویل اور علمی مباحث پر مشتمل ہیں اور بعض اس قدر مختصر ہیں کہ ان میں جامعیت مفقود ہے اور یہی بات کتاب ہذا کی تالیف کا سبب بنی ہے۔

اس کتاب کی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مدرک رکوع کی رکعت پر مفصل بحث کے ساتھ علماء احناف کے فرضیت فاتحہ سے متعلق فتاوی بھی موجود ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ کتاب فرضیت فاتحہ پر ایک کامیاب علمی و تحقیقی کاوش ہے۔

تبصرہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ مطابق یکم جون ۱۹۷۳ء

فاتحہ خلف الامام کے مسئلے کا اگر معمولی سے انصاف اور اعتدال سے بھی جائزہ لیا جائے تو یہ مسئلہ ایسا نہیں رہ جاتا کہ اس پر معرکۃ الآراء بحثوں کی گرم بازاری ہو۔
لیکن تقلیدی ذہن اور اس کی کرشمہ کاریوں کا نتیجہ ہے کہ یہ صاف اور واضح مسئلہ بھی جدل و مناظرہ کا موضوع بنا دیا گیا ہے۔ اہلحدیث اور احناف دونوں کی طرف سے اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ہر دو جانب سے اس پر خوب زور قلم صرف کیا گیا ہے۔ تاہم اسی سلسلے کی زیر تبصرہ کتاب ایسی ہے جسے فاضل مؤلف نے عام مناظرانہ روش سے ہٹ کر سیدھے سادے انداز سے پیش کیا ہے اور ایسے دلائل جمع کر دیے ہیں جس کے بعد مجال انکار نہیں رہتی۔ سب سے پہلے فاضل مؤلف نے اس موضوع پر پچاس حدیثیں نقل کی ہیں اور ۷۰ کے قریب شارحین حدیث کے ایسے اقوال ذکر کئے ہیں جن میں ان احادیث کی رو سے ہر حالت میں فاتحہ خلف الامام کو ضروری قرار دیا گیا ہے ـــــ اس کے بعد صحابہ کرام سے ایسے ۱۶۲ آثار ذکر کیے گئے ہیں جن میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت کا اثبات ہے۔
۴۳ حوالے تابعین و تبع تابعین کے اس کی فرضیت میں نقل کیے گئے

ہیں۔ اس کے بعد ائمہ ثلاثہ (امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ بن حنبل) اور دیگر ائمہ و مجتہدین کے ۴۳ حوالے ہیں اور پھر قراءت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت امام ابو حنیفہؒ، امام محمدؒ اور فقہاء و علمائے حنفیہ سے پیش کیا گیا ہے اور یہ بھی اہم حوالے ہیں۔

اس کے بعد نماز جنازہ میں بھی سورۂ فاتحہ کی فرضیت کے بارے میں ۳۹ حوالے نقل کیے گئے ہیں۔ اور آخر میں ۳۰ سے اوپر دلائل اس امر کے دیے گئے ہیں کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔

اس طرح فاتحہ خلف الامام کے وجوب و اثبات پر اس کتاب میں ساڑھے تین سو سے زائد دلائل باحوالہ نقل کیے گئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر اور پڑھ کر ہر انصاف پسند آدمی کی سمجھ میں یہ مسئلہ آ سکتا ہے کہ سورۂ فاتحہ ہر حالت میں ضروری ہے اور اس سے فرار کی کوئی صورت نہیں ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا گیا ——— مسئلے کی وضاحت میں بڑی صاف اور سادہ ہے لیکن انتہائی مؤثر ہے۔

مخیر حضرات کو یہ کتاب احناف کے فہمیدہ اور سنجیدہ عوام میں پہنچانے کی سعی کرنی چاہیے تاکہ وہ اس مسئلے کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین کرام

قرات فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ کیونکہ نماز کا زیادہ تر دارومدار اسی پر ہے۔ چونکہ بہت سی احادیث صحیحہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مقتدی کے لیے خاص سورہ فاتحہ پڑھنے کا وارد ہے۔ کہ آپ نے مقتدیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں بلند آواز سے قرات کر رہا ہوتا ہوں تو تم سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ سورہ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ اسی بنا پر جمہور صحابہ کرام رضو وتابعین رح وتبع تابعین رح ومحدثین رح ومفسرین سلف وخلف کا یہ مسلک ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔

اور سورہ فاتحہ نماز کا رکن اعظم وجزو اکبر ہے۔ جماعت صوفیاء کرام رح واولیاء عظام رح اور بہت سے فقہاء وعلماء حنفیہ بھی امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ اور خود بھی

پڑھا کرتے تھے (کما سیأتی)

اس کے برعکس کسی مرفوع صحیح غیر مجروح صریح حدیث میں یہ وارد نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہو کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز ہو جاتی ہے۔ بلکہ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی یہ وارد نہیں ہوا ہے

یاد رہے کہ

فریق ثانی کے ائمہ متقدمین میں وہ تشدد نہیں تھا جو بعد میں ایجاد کر لیا گیا کہ جو سورہ فاتحہ پڑھے گا۔ اس کے منہ میں انگارے ڈالے جائیں گے۔ یا سورہ فاتحہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ اس کے لیے کچھ احادیث اور آثار بھی وضع کر لیے گئے ہیں۔

فریق ثانی کے بعض ائمہ متقدمین نے صرف عدم قرأت (نہ پڑھنے) کو مختار کہا ہے اور بس۔ اور اگر مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لے گا۔ تو اس کے لیے جائز ہے۔ اس کی نماز ہو جائے گی اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔ نصب الرایہ ص ۱۳ ج ۲ المجلس العلمی میں ہے۔

وَاَھْلُ الْکُوْفَۃِ اِنَّمَا اخْتَارُوْا تَرْکَ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَطْ لَا اَنَّھُمْ لَمْ یُجِیْزُوْہُ کَذَا فِی التَّعْلِیْقِ الْمُمَجَّدِ ص ۹۵

یعنی اہل کوفہ (احناف) نے ترک قرأت خلف امام کو صرف پسند کیا ہے یہ نہیں ہے کہ وہ اس (قرأت فاتحہ خلف الامام) کو جائز نہیں

کہتے ہیں۔

فتاوی السبکی ص۱۴۸ ج ۱ میں ہے اِنَّ قِرَاءَۃَ الْمَامُوْمِ الْفَاتِحَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّہٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ صَحَّتْ صَلٰوتُہٗ بِلَا خِلَافٍ فَاِنَّ ابْنَ عَبْدِ الْبَرِّ نَقَلَ اِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ الْفَاتِحَۃَ فَصَلٰوتُہٗ تَامَّۃٌ لَّا اِعَادَۃَ عَلَیْہِ۔

یعنی اگر مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لے گا تو اس کی نماز بلا خلاف سب کے نزدیک صحیح ہو گی۔ حافظ ابن عبد البرؒ نے اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ اس کی نماز مکمل ہے اور اعادہ (نماز کا دوبارہ پڑھنا) لازم نہیں ہے۔ اور فریق ثانی کے بعض دیگر ائمہ تو قراءت خلف الامام کے قائل تھے (تفصیل آئندہ ص۱۲۱)

تقریباً تمام محدثین عظام رحمہ و شراح حدیث و مفسرین نے اپنی اپنی تالیف میں اس مسئلہ پر اجمالاً و تفصیلاً بحث کی ہے اور اس مسئلہ میں مستقل بڑی بڑی کتابیں تالیف کی گئی ہیں۔

چند اہم کتابیں یہ ہیں :-

(۱) سب سے اوّل امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۵۶ھ نے جزء القراءۃ خلف الامام کے نام سے مستقل رسالہ لکھا۔ فریق ثانی کے دلائل کے نہایت عمدہ پیرایہ میں جوابات دیئے۔ ہند و مصر میں شائع ہو چکا ہے۔

(۲) امام بخاریؒ کے تلمیذ رشید محدث کبیر امام ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۳۱۱ھ نے اسی موضوع پر کتاب القرأت خلف الامام تصنیف کی۔ جیساکہ کتاب القرأت اور السنن الکبریٰ صفحہ ۱۷۱ ج ۲ للامام البیہقیؒ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے نہایت اعلیٰ دلائل فراہم کیئے۔ شاید حوادث دہر کی نذر ہوگئی؛

(۳) امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۴۵۸ھ نے اثبات قرأت فاتحہ خلف الامام اور فریق ثانی کے مسکت جوابات میں کتاب القرأت خلف الامام کے نام سے کتاب لکھی سنہ ۱۹۱۵ء میں دہلی سے پہلی مرتبہ شایع ہوئی۔ اور سنہ ۱۹۶۸ء میں گوجرانوالہ سے مولانا محمد خالد صاحب گھرجاکھی کی سعی سے دوبارہ شایع ہوچکی ہے۔ اور ان کی کوشش سے اس کا اردو ترجمہ بھی طبع ہوچکا ہے؛

(۴) علامہ کبیر محدث فقیہ شیخ محمد بشیر الفاروقی السہسوانی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۳۲۶ھ / ۱۳۵۲ نے مبسوط کتاب البرہان العجاب فی مسئلہ فرضیۃ ام الکتاب کے نام سے تحریر فرمائی۔ بہترین اور لاجواب ہے۔ اب نایاب ہے۔

ہوگئے تھے؛

(۵) حضرت العلام مولانا محمد سعید صاحب محدث بنارسی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۳۲۲ھ نے تعلیم المبتدی نامی عمدہ اور اعلیٰ رسالہ تصنیف کیا؛

(۶) حضرت علامہ رئیس المناظرین مولانا عبدالعزیز صاحب محدث

رحیم آبادی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء نے ہدایت المعتدی فی القرأت للمقتدی۔ عمدہ پیرایہ میں رسالہ لکھا۔ متلاشی حق کی تسلی و تشفی کے لیے یہ دونوں ہی رسالے کافی ہیں۔ اب یہ دونوں رسالے نایاب ہیں۔

(۷) ولی کامل حضرت مولانا عبید اللہ غلام حسن سیالکوٹی رحمہ اللہ المتوفی ۱۹۱۸ء نے "القول الفصیح" کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔ حاشیہ پر اس کا اردو ترجمہ درج کیا۔ اس کتاب کے بارے میں مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ طرفین کی جو کتابیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ میرے ناقص علم میں ان سب میں حضرت مولانا ممدوح کی کتاب القول الفصیح سب سے زیادہ نافع اور مفید ہے۔ (تاریخ اہل حدیث) ص ۴۵۱

(۸) حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن محدث عظیم مبارکپوری رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۵۳ھ نے تحقیق الکلام کے نام سے دو حصوں میں مفید اور لاثانی کتاب تصنیف کی۔ پہلے حصہ میں قرأت فاتحہ خلف الامام کا اثبات ہے۔ اور دوسرے حصہ میں فریق ثانی کی قدیم وجدید عقلی و نقلی ایک ایک دلیل نقل کر کے ۶/۶ ۷/۷ ۸/۸ ۹/۹ ۱۰/۱۰ دندان شکن اور مسکت عقلی و نقلی جوابات دیے ہیں۔ اس کتاب کا ہر اہل حدیث کے پاس ہونا ضروری ہے۔ کئی بار شائع ہوئی ہے۔ ۱۹۶۸ء میں آب و تاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے۔"

(۹) حضرت العلام مفتی اسلام استاذی المکرم الحافظ محمد عبداللہ صاحب

محدث روپڑی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴ء نے عربی میں الکتاب المستطاب کے نام سے ایک مشہور دیوبندی عالم کی کتاب کے جواب میں تحریر فرمائی ہے اور اس کی عربیت کی ساٹھ غلطیاں بھی نکالیں۔ اب نایاب ہے۔

(۱۰) حضرت العلامہ استاذ العلماء استاذی المعظم الحافظ محمد صاحب گوندلوی دامت فیوضہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہٖ نے خیر الکلام کے نام سے عمدہ اور جامع ضخیم کتاب لکھی۔ گوجرانوالہ سے شائع ہو چکی ہے۔

"چونکہ یہ مذکورہ کتابیں علمی مباحث ونکات پر مشتمل ہیں اور ضخیم بھی ہیں۔ ہر شخص اُن سے مستفید نہیں ہو سکتا تھا۔ اور بعض اب بالکل نایاب ہیں۔"

"علمی مباحث (سوال وجواب وغیرہ) سے اجتناب کرتے ہوئے میں نے صرف دلائل وبراہین جمع اور مہیا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ خواص کے علاوہ عوام بھی کما حقہٗ فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور صراط مستقیم پر گامزن ہو سکیں۔"

حسن قبول از وے وسعی از من است

اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

نصرت حق کردہ ام اندر کلام — کار من انیست دیگر والسلام

کرم الدین عفا اللہ عنہ

امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا ثبوت احادیث صحیحہ سے

حدیث نمبر ا

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اُسکی نماز نہیں ہے۔

بخاری ص ۱۰۴ ج ۱۔ مسلم ص ۱۶۹ ج ۱۔ السنن الکبریٰ الامام البیہقی ص ۱۶۴۰۳۸ ج ۲۔ کتاب القرأت ص ۹ دہلی۔ جزء القراۃ ص ۲۰۳ طبع دہلی۔ ترمذی مع تعلیق احمد محمد شاکر ص ۲۵ ج ۲، یہ حدیث عام ہے۔ نماز چاہے فرض ہو یا نفل۔ اور وہ شخص امام ہو یا مقتدی یا اکیلا یعنی کسی شخص کی کوئی نماز سوائے سورت فاتحہ پڑھے نہیں ہوگی۔

(۲) علامہ قسطلانی شرح بخاری ص ۴۲۹ ج ۲ میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اَیْ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ مُنْفَرِدًا اَوْ

یعنی اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ہر

اِمَامًا اَوْ مَامُوْمًا سَوَاءٌ اَسَرَّ الْاِمَامُ اَوْ جَهَرَ۔	رکعت میں (ہر نمازی) کو خواہ اکیلا ہو یا امام یا مقتدی خواہ امام آہستہ پڑھے

یا بلند آواز سے۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔"

اسی طرح علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں:"

۳۔ وَفِی الْحَدِیْثِ رَایْ حَدِیْثِ عُبَادَۃَ) دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ وَاجِبَۃٌ عَلَی الْاِمَامِ وَالْمُنْفَرِدِ وَالْمَامُوْمِ فِی الصَّلٰوٰتِ کُلِّھَا (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص۶۳ ج۳)	یعنی حضرت عبادہؓ بن صامت کی یہ حدیث اس امر پر دلیل ہے کہ سورت فاتحہ کا پڑھنا۔ امام اکیلے مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں فرض ہے۔"

۴۔ امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بایں الفاظ باب باندھ کر اس مسئلہ کی توضیح کر دی ہے۔

بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَۃِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ فِی الصَّلٰوٰتِ کُلِّھَا فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا یُجْھَرُ فِیْھَا وَمَا یُخَافَتُ (صحیح بخاری ص۱۰۴ ج۱)	یعنی امام اور مقتدی کے لیے سب نمازوں میں قرأت (سورت فاتحہ) واجب ہے۔ نماز حضری ہو یا سفری جہری ہو یا سری یعنی ہر قسم کی نماز میں امام و مقتدی کیلیے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔
۵۔ وَھٰذَا مَذْھَبُ الْجُمْھُوْرِ۔ (قسطلانی شرح بخاری ص۴۳۵ ج۲)	یعنی جمہور (صحابہ و تابعین و ائمہ و علماء) کا بھی یہی مذہب ہے۔"

۶۔ علامہ عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری صفحہ ۶۴ ج ۳

۶۔ اِسْتَدَلَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَاَبُوْ ثَوْرٍ وَدَاوُدُ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ جَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ۔

یعنی اس حدیث (حضرت عبادہ) سے امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ امام ابو ثورؒ۔ امام داؤدؒ نے (مقتدی کیلئے) امام کے پیچھے تمام نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے وجوب[1] پر دلیل پکڑی ہے۔

۷۔ امام نووی المجموع شرح مہذب صفحہ ۳۲۶ ج ۳ مصری میں فرماتے ہیں:

وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ لِلْقَادِرِ عَلَيْهَا فَرْضٌ مِّنْ فُرُوْضِ الصَّلٰوةِ وَرُكْنٌ مِّنْ اَرْكَانِهَا وَمُتَعَيِّنَةٌ لَا يَقُوْمُ مَقَامَهَا تَرْجَمَتُهَا بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ وَلَا قِرَاءَةُ غَيْرِهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَيَسْتَوِيْ فِيْ تَعَيُّنِهَا جَمِيْعُ الصَّلَوَاتِ فَرْضُهَا وَنَفْلُهَا وَجَهْرُهَا وَسِرُّهَا وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ وَالْمُسَافِرُ وَالصَّبِيُّ وَالْقَائِمُ وَالْقَاعِدُ

یعنی جو شخص سورت فاتحہ پڑھ سکتا ہے اس کے لیے اس کا پڑھنا نماز کے فرائض میں سے ایک فرض اور نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اور فاتحہ نماز میں ایسی معین ہے کہ نہ تو اس کی بجائے غیر عربی میں اس کا ترجمہ قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی قرآن مجید کی کوئی دیگر آیت۔ اور اس تعین فاتحہ میں تمام نمازیں برابر ہیں۔ فرض ہوں یا نفل۔ جہری ہوں یا سری۔ مرد ہو یا عورت۔ مسافر۔ لڑکا (نابالغ) اور کھڑا ہو کر نماز

---

[1] واضح رہے کہ محدثین کے نزدیک وجوب اور فرض میں کوئی فرق نہیں۔

وَالْمُضْطَجِعُ وَفِيْ حَالِ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَغَيْرِهَا سَوَاءٌ فِيْ تَعَيُّنِهَا الْإِمَامُ وَالْمَامُوْمُ وَالْمُنْفَرِدُ۔

پڑھنے والا۔ اور بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے والا اور حالت خوف اور امن میں نماز پڑھنے والا۔ سب اس حکم میں برابر ہیں۔ اور اس تعیین فاتحہ میں امام مقتدی اور اکیلا نماز پڑھنے والا بھی برابر ہے۔

۸۔ علامہ قسطلانی شرح صحیح بخاری ص ۴۴۰ ج ۲ میں فرماتے ہیں:۔

وَقَدْ ثَبَتَ الْإِذْنُ بِقِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ لِلْمَامُوْمِ فِي الْجَهْرِيَّةِ بِغَيْرِ قَيْدٍ۔

یعنی مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے کی اجازت جہری نمازوں میں بغیر کسی قید کے ثابت ہے۔

۹۔ امام نووی شرح مسلم ص ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں:۔

فِيْهِ دَلِيْلٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَمَنْ وَافَقَهُ اَنَّ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ عَلَى الْإِمَامِ وَالْمَامُوْمِ وَالْمُنْفَرِدِ

یعنی اس حدیث (عبادہ رضی اللہ عنہ) میں امام شافعی رحمہ اللہ اور دیگر آئمہ کے لیے دلیل ہے کہ امام مقتدی اور منفرد کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

۱۰۔ علامہ سندھی حنفی حاشیہ بخاری ص ۹۵ ج ۱ پر لکھتے ہیں:۔

فَالْحَقُّ اَنَّ الْحَدِيْثَ يُفِيْدُ بُطْلَانَ الصَّلٰوةِ اِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

یعنی حق بات یہ ہے کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے اس حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس نماز کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۱۱۔ فَفَادُ الْحَدِيْثُ نَفْيَ الْوُجُوْدِ

یعنی جس نماز میں فاتحہ نہ پڑھی جائے حدیث

الشَّرْعِيِّ لِلصَّلٰوةِ الَّتِیْ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهُوَ عَيْنُ نَفْيِ الصِّحَّةِ ۔ (حاشیۃ سندھی بخاری ص ۹۵ ج ۱)

عبادہؓ سے اس نماز کے وجود شرعی کی نفی ہوتی ہے۔ اور وہ بعینہٖ صحت نماز کی نفی ہے۔ (یعنی وہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔) ۔۔

۱۲۔ علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ نیل الاوطار ص ۲۱۷ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَعَيُّنِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهٗ لَا يُجْزِئُ غَيْرُهَا وَاِلَيْهِ ذَهَبَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَجُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ وَكَذَا فِي تَفْسِيْرِ فَتْحِ الْبَيَانِ ص ۲۷ ج ۳

یعنی یہ حدیث (عبادہؓ) نماز میں سورۂ فاتحہ کے معین ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اُس کی جگہ کوئی اور (آیت) کفایت نہیں کرسکتی۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ جمہور صحابہؓ، تابعینؒ اور اُن کے بعد والوں کا یہی مسلک ہے۔

.....

...

۱۳۔ وَظَاهِرُ هٰذِهِ الْاَدِلَّةِ وُجُوْبُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِّنْ غَيْرِ فَرْقٍ بَيْنَ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ وَبَيْنَ اِسْرَارِ الْاِمَامِ وَجَهْرِهٖ (نیل الاوطار ص ۲۲ ج ۲ وکذا فی فتح البیان ص ۲۸ ج ۳)

یعنی (مذکورہ) دلائل ظاہر دلالت کرتے ہیں۔ کہ سورۂ فاتحہ ہر ایک رکعت میں پڑھنا فرض ہے۔ امام ہو یا مقتدی قرأت سری ہو یا جہری ہر حال میں سب پر سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

۱۴ غایۃ المامول شرح التاج الجامع صفحہ ۱۸۶ ج ۱ لاصلوٰۃ کے تحت لکھا ہے۔

اَیْ لَاصَلٰوۃَ صَحِیْحَۃٌ عِنْدَ الْجُمْہُوْرِ لِاَنَّ النَّفْیَ اَقْرَبُ اِلَی الصِّحَّۃِ۔

یعنی جمہور (اکثر) علماء کے نزدیک بغیر سورۃ فاتحہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ کیونکہ نفی صحت کے زیادہ قریب ہے۔

۱۵۔ "غایۃ المامول صفحہ ۱۸۶ ج ۱ میں لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کے تحت لکھا ہے"

مُنْفَرِدًا کَانَ اَوْ غَیْرَہٗ فِی السِّرِّ اَوِ الْجَہْرِ لِہٰذَا وَ لِحَدِیْثِ الدَّارَقُطْنِیِّ وَ صَحَّحَہٗ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (دارقطنی صفحہ ۱۲۲ ج ۱)

یعنی اکیلا ہو یا کوئی اور مقتدی یا امام نماز سرّی ہو یا جہری اس حدیث (عبادۃؓ) اور دارقطنی کی حدیث کی بنا پر اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔ جو سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے"

۱۶۔ حافظ ابن عبدالبر کتاب التمہید شرح مؤطا میں لکھتے ہیں"

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا یَتْرُکُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَامُوْمِیْنَ قِرَاءَۃَ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ اِمَامِہٖ بِمَا جَھَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ لِاَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ

دیگر محدثین فرماتے ہیں۔ کہ مقتدیوں میں سے کوئی بھی اپنے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا نہ چھوڑے۔ اگرچہ امام قرأت جہر کر رہا ہو۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب عام ہے

اِلْكِتَابِ عَامٌّ لَا يَخُصُّهُ شَيْءٌ	اس کو خاص کرنے پر کوئی دلیل نہیں
لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ لَمْ يَخُصَّ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ	نے کسی نمازی کو خاص نہیں کیا۔
مُصَلِّيًا مِّنْ مُّصَلٍّ ۔ قَالُوْا	(بلکہ سب کے لیے حکم عام ہے)
فَهٰذَا اَرَاىِٔ حَدِيْثُ عُبَادَةَ	اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ حضرت
عَلٰى عُمُوْمِهٖ فِى الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ	عبادہؓ کی یہ حدیث اپنے عموم کے اعتبار
لِاَنَّهٗ لَمْ يَخُصَّ اِمَامًا مِّنْ مَّاْمُوْمٍ	سے امام مقتدی دونوں کو شامل ہے
وَلَا مُنْفَرِدٍ (تحقیق الکلام ص۹)	کیونکہ آپؐ نے امام مقتدی یا اکیلے کو خاص نہیں کیا

۱۷ مولانا سید احمد حسن دہلوی حاشیہ بلوغ المرام ص۴۴ ج۱ طبع امرتسر میں لکھتے ہیں

وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَعَيُّنِ	یہ حدیث سورہ فاتحہ کے معین ہونے
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِى الصَّلٰوةِ	پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ کہ وہ نماز
وَعَلٰى اَنْ لَّا تُقْبَلَ صَلٰوةٌ لَا	قبول نہیں ہوتی جس میں سورت
يُقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ كَمَا فِى	فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ جیسا مسند
رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاِلَيْهِ ذَهَبَ	احمد میں ہے۔ جمہور
جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ	صحابہؓ تابعینؒ۔ اور ان کے بعد
وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ	والوں کا یہی مسلک ہے۔
(ص۴۴ طبع سرگودھا)	

......

۱۸ امام خطابیؒ معالم السنن شرح ابوداؤد ص۲۹۵ ج۱ مطبع انصار السنۃ المحمدیہ ۱۳۶۷ھ میں فرماتے ہیں :-

قُلْتُ: اَلْاَصْلُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ لَا تُجْزِئُ اِلَّا بِقِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

میں کہتا ہوں اصل اور حقیقت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۹۔ امام ابو عیسیٰؒ ترمذی شریف مع تعلیق احمد محمد شاکر مصری ص ۲۶/ج ۲ میں فرماتے ہیں:

وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ وَغَیْرُھُمْ قَالُوْا لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِقِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَبِہٖ یَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔

یعنی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں اکثر اہل علم صحابہؓ کرام کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ جابر بن عبداللہؓ عمران بن حصینؓ اور ان کے غیر نے فرمایا۔ کہ کوئی نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی ہے۔ امام عبداللہ ابن مبارک، امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ (بھی) یہی فرماتے ہیں۔

الامیر الامام محمد بن اسمٰعیل سبل السلام ص ۱۷۰/ج ۱ میں لکھتے ہیں:

۲۰۔ ثُمَّ ظَاھِرُ الْحَدِیْثِ وُجُوْبُ قِرَاءَتِھَا فِیْ سِرِّیَّۃٍ وَجَھْرِیَّۃٍ

یعنی اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ اکیلا اور مقتدی کے لیے نماز سری وجہری

لِلْمُنْفَرِدِ وَالْمُؤْتَمِّ — میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

حدیث ۲

٢١۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذًّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا (ابوداؤد ص۱۱۹ ج۱ ترمذی ص۴۱ ج۱ و قال حسن ص۷۲ ج۱ نور محمد کراچی۔)

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا۔ (قرأت کی) تو آپ پر پڑھنا دشوار ہوگیا جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے (کچھ) پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا سوائے فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیوں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

٢٢۔ امام محمد بن عیسٰی الترمذیؒ ص۴۱ ج۱ میں فرماتے ہیں:۔

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ

یعنی امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھنے کے بارے میں اکثر اہل علم صحابہ کرامؓ اور تابعین کا اسی حدیث (عبادہؓ) پر عمل ہے

اَلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ التَّابِعِیْنَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ یَرَوْنَ الْقِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ ترمذی ص ۴۱ ج ۱ نور محمد کراچی۔

اور امام مالکؒ۔ امام عبد اللہ بن مبارکؒ (شاگرد امام ابو حنیفہؒ) امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ امام اسحٰقؒ (بھی) امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھنے کے قائل تھے۔"

....

۲۳۔ امام خطابیؒ معالم السنن شرح ابی داؤد ص ۳۹ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔ (ایک طبع میں ص ۲۰۵ ج ۱ ہے)

ھٰذَا الْحَدِیْثُ نَصٌّ بِاَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ سَوَاءٌ جَھَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ اَوْ خَافَتَ بِھَا وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ لَا طَعْنَ فِیْہِ اَیْضًا مرعاۃ ص ۶۱۹ ج ۱

یعنی یہ حدیث نص ہے۔ کہ مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے۔ خواہ امام قرأت بلند آواز سے کرے یا آہستہ (کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مقتدیوں کو خطاب کر کے خاص سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کی نماز نہیں ہوتی ہے"

۲۴۔ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص ۲۲۶ ج ۲ میں لکھتے ہیں:۔

وَالْحَدِیْثُ اِسْتَدَلَّ بِہٖ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَھُوَ الْحَقُّ۔

اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور یہی حق ہے۔

۲۵- غَایَۃُ الْمَأْمُوْل شرح التاج الجامع صہ ۱۱ ج ۱ میں لکھا ہے :-

هٰذَا وَالَّذَانِ قَبْلَهُ صَرِيْحَةٌ فِيْ وُجُوْبِ الْفَاتِحَةِ عَلٰى كُلِّ مُصَلٍّ وَلَوْ مَأْمُوْمًا وَلَوْ فِي الْجَهْرِ وَبِهٖ قَالَ مِنَ الصَّحْبِ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَابْنُ عَمْرٍو وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَحُذَيْفَةُ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَعُبَادَةُ وَفَرِيْقٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ وَالْفُقَهَاءِ وَمِنْهُمْ إِسْحٰقُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَاللَّيْثُ وَأَبُوْ ثَوْرٍ وَالشَّافِعِيَّةُ

یہ حدیث اور اس سے پہلی دو حدیثیں ہر نمازی کے لیئے اگرچہ مقتدی ہو۔ اور نماز جہری ہو۔ سورہ فاتحہ فرض ہونے کے بارہ میں صریح ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ۔ علیؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ عبداللہ بن عمروؓ ابو سعید خدریؓ۔ حذیفہؓ۔ ابو ہریرہؓ۔ عبادہؓ تابعین۔ فقہاء کی جماعت۔ امام اسحٰقؒ امام لیثؒ۔ امام ابو ثورؒ اور شوافع کا بھی مسلک ہے (کہ ہر نمازی پر سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے)

۲۶- حافظ ابن حجرؒ فتح الباری صہ ۲۰۱ ج ۲ میں فرماتے ہیں :-

وَقَدْ ثَبَتَ الْإِذْنُ بِقِرَاءَةِ الْمَأْمُوْمِ الْفَاتِحَةَ فِي الْجَهْرِيَّةِ بِغَيْرِ قَيْدٍ

یعنی جہری نمازوں میں مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا بغیر کسی قید کے ثابت ہے :-

۲۷ مولانا عبدالحی حنفی سعایہ صہ ۳۰۲ میں لکھتے ہیں :-

وَقَدْ ثَبَتَ بِحَدِيْثِ عُبَادَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَوِيُّ السَّنَدِ أَمْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یعنی حضرت عبادہؓ کی حدیث سے جو کہ صحیح اور قوی السند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مقتدی

وَسَلَّمَ بِقِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ لِلْمُقْتَدِي

کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں ثابت ہو چکا ہے!!

....

۲۸- شرح جامع صحیح مسند الربیع بن حبیب ص۳۵ ج۱ میں لکھا ہے:-

ثُمَّ اسْتَدَلَّ الرَّبِيعُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى ذٰلِكَ بِحَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَفِي آخِرِهِ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِهَا وَهُوَ مَذْهَبُنَا وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَتَجِبُ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مُنْفَرِدًا أَوْ عِنْدَ إِمَامٍ جَهْرًا أَوْ سِرًّا۔

امام ربیعؒ نے حضرت عبادہؓ کی حدیث سے (ہر آدمی کے لیے اگرچہ وہ مقتدی ہو سورہ فاتحہ پڑھنے کے فرض ہونے پر) استدلال کیا ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔ کیوں کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور امام شافعیؒ اور اس کے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔ لہذا ہر نماز میں سورت فاتحہ فرض ہے اکیلا ہو۔ یا امام کے پیچھے۔ نماز جہری ہو یا سری اور حضرت عبادہؓ کی حدیث خاص ہے

وَحَدِيثُ عُبَادَةَ خَاصٌّ وَالْخَاصُّ مُقَدَّمٌ عَلَى الْعَامِّ

اور خاص عام سے مقدم ہوتا ہے۔

۲۹ امام نسائیؒ اپنی سنن نسائی ص۱۱۱ ج۱ میں امام کے پیچھے مقتدی کے لیے فاتحہ کی فرضیت پر یوں باب باندھتے ہیں:-

قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ

یعنی جب امام بلند آواز سے قرأت

الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ۔ — کرے۔ تو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے

احمد محمد شاکر تعلیق ترمذی صـ۱۱۸ ج۔۲ میں فرماتے ہیں:۔

۳۰۔ فَأَمَّا مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ سِرِّيَّةً كَانَتْ أَوْ جَهْرِيَّةً فَاسْتَدَلَّ بِأَحَادِيثِ الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ الرَّاجِحُ الْمَنْصُوْرُ۔ — جس شخص نے یہ کہا ہے کہ (سورہ فاتحہ) امام کے پیچھے تمام نمازوں میں فرض ہے۔ نمازیں سری ہوں یا جہری۔ اس نے باب (ترمذی میں) مذکورہ احادیث سے استدلال کیا ہے۔ اور یہی قول راجح اور دلائل کے لحاظ سے قوی ہے۔

۳۱۔ علامہ جمال الدین القاسمی تفسیر القاسمی المسمی محاسن التاویل صـ۲۹۳۴ ج۔۷ میں لکھتے ہیں:۔

نَعَمْ وَرَدَتِ السُّنَّةُ الصَّحِيحَةُ بِاسْتِثْنَاءِ الْفَاتِحَةِ وَحْدَهَا لِلْمَأْمُومِ۔ — ہاں۔ مقتدی کے لیے صرف سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق سنت صحیحہ ثابت و وارد ہیں۔

الامیر الامام محمد بن اسمٰعیل سبل السلام صـ۱۷۱ ج۔۱ میں لکھتے ہیں:۔

۳۲۔ فَإِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى إِيجَابِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ تَخْصِيصًا كَمَا دَلَّ اللَّفْظُ الَّذِي عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ لِعُمُومِهِ وَهُوَ أَيْضًا ظَاهِرٌ فِي عُمُومِ الصَّلَوٰةِ — یعنی یہ حدیث تخصیصاً: امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر دلیل ہے۔ اور اپنے ظاہر کے لحاظ سے، نماز جہری و سری اور نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے کی دلیل ہے:۔

الجھریۃ والسریۃ و
فی کل رکعۃ ایضا۔

حدیث ۳

۳۳۔ عن عبادۃ بن الصامت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوۃ التی یجھر فیھا بالقراءۃ فقال لا یقرأن احد منکم اذا جھرت بالقراءۃ الا بام القرآن۔ نسائی ج۱ ص۱۰۶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے (فجر کی نماز) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔

حدیث ۴

۳۴۔ قال نافع ابطأ عبادۃ بن الصامت رض عن صلوۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلوۃ فصلی ابو نعیم بالناس واقبل وانا معہ حتی صففنا خلف ابی نعیم

نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (ایک دن) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں دیر ہو گئی۔ تو ابو نعیم مؤذن نے لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اور (اس کے بعد) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ اور میں آپ کے ساتھ تھا حتی کہ ابو نعیم کے پیچھے صف میں کھڑے ہو گئے۔ اور ابو نعیم بلند آواز

وَاَبُوْنُعَیْمٍ یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ یَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ یَجْهَرُ قَالَ اَجَلْ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِیْ یُجْهَرُ فِیْهَا الْقِرَاءَةُ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَیْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِیْ یُنَازِعُنِی الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ ابوداؤد ص ۱۱۹ ج ۱

الدارقطنی ص ۱۳۱ ج ۱ کلھم ثقات

البیھقی ص ۱۶۴ ج ۲

سے قرات پڑھ رہے تھے حضرت عبادہؓ سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا میں نے آپ کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ ابو نعیمؒ بلند آواز سے قرآت کر رہے تھے آپ نے فرمایا ہاں (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں قرآت بلند آواز سے پڑھی جاتی تھی آپ کو قرآت میں التباس ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب میں بلند آواز سے قرآت کرتا ہوں تو کیا تم کچھ پڑھتے ہو۔ ہم سے بعض نے کہا (ہاں) ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پس نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں منازعت ہوتی ہے۔ جب میں بلند آواز سے پڑھوں۔ تو تم قرآن میں سے سوائے سورت فاتحہ کے کچھ نہ پڑھا کرو۔

۳۵ علامہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی تفسیر القرطبی ص ۱۲۰ ج ۱ میں لکھتے ہیں:۔

وَهٰذَا نَصٌّ صَرِيْحٌ فِي الْمَامُوْمِ.

یہ حدیث مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں صریح نص ہے۔

حدیث ۵

(٣٦) عَنْ عُبَادَةَ اَنَّ مَحْمُوْدًا صَلّٰى اِلٰى جَانِبِهٖ فَسَمِعَهٗ يَقْرَأُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَسَاَلَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنَا يَوْمًا وَانْصَرَفَ اِلَيْنَا وَقَدْ غَلَطَ فِيْ بَعْضِ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ قَدْ عَجِبْتُ مِنْ هٰذَا الَّذِيْ يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنَ اِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَلَا يَقْرَأْ مَعَهٗ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ (كتاب القراءة للامام البيهقي ص ٤١ دہلی)

حضرت عبادہؓ بن صامت نے فرمایا۔ کہ محمود بن ربیع نے اس کے (عبادہؓ) کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ تو اس کو (حضرت عبادہؓ کو) امام کے پیچھے پڑھتے ہوئے سنا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد محمود نے حضرت عبادہؓ سے اس کے متعلق پوچھا۔ تو حضرت عبادہؓ نے فرمایا۔ کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کرائی قرآن میں اختلاط کی وجہ سے سلام کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ کچھ پڑھا ہے۔ ہم نے کہا ہاں (ہم نے پڑھا ہے) آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تعجب کیا کہ کون ہے وہ شخص۔ جو قرآن میں مجھ سے منازعت کرتا ہے۔

جب امام پڑھے تو تم میں سے کوئی بھی سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔

حدیث ۶

۳۷۔ عن عبادة بن الصامت قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح فثقلت عليه القراءة أقبل علينا بوجهه فقال إني لأراكم تقرءون خلف إمامكم إذا جهر قال قلنا أجل والله يا رسول الله فقال لا تفعلوا إلا بأم القرآن فإنه لا صلوة لمن لم يقرأ بها۔ كتاب القراءة ص۳۷ وهذا إسناد صحيح جزء القراءة ص۲۸ دہلی البیہقی ص۱۶۴ ج۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی۔ تو آپ پر قرآت بھاری ہو گئی (نماز سے) فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ جب امام بلند آواز سے پڑھتا ہے تو میں تم کو اپنے امام کے پیچھے پڑھتا ہوا دیکھتا ہوں۔ راوی نے کہا۔ ہم نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم یا رسول اللہ (ہم آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیوں کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی

حدیث ۷

۳۸۔ عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب إمام و

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ امام ہو یا غیر امام۔ یعنی مقتدی ہو۔ یا اکیلا

وَغَیْرِاِمَامٍ۔ کتاب القرأۃ ص۱۷ دھلی — بدون فاتحہ کے اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

یہ حدیث صریح نص ہے۔ کہ کسی شخص کی بھی سوائے فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ خواہ امام ہو۔ یا مقتدی۔ یا اکیلا۔

حدیث ۸

۳۹۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ

"حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں ہوتی۔"

کتاب القرأۃ ص۴۷ دھلی

وقال ھذا اسناد صحیح

۴۰۔ انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:۔

وَھُوَ نَصٌّ فِی الْخِتَامِ وَنَصٌّ فِی الْفَاتِحَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ فصل الخطاب۔ برحاشیہ الکتاب المستطاب ص۱۴۷

"یہ حدیث امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں انگوٹھی کے چمکتے ہوئے نگینے کی طرح نص ہے۔"

حدیث ۹

۴۱۔ امام سیوطی جامع صغیر میں معجم طبرانی سے نقل کرتے ہیں۔ اور اسے حسن کہتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَلْیَقْرَأْ — حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ ذطب عن عُبَادَةَ (ح) جامع صغیر ص۷۵ ج۲ طبع رابع۔ ایک مطبع میں ص۱۲۹ ج۲ ہے السراج المنیر شرح جامع صغیر ص۳۷ ج۳

علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ وہ سورت فاتحہ پڑھا کرے ۱۱

— ۰ —

علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد ص۱۸۶ ج۱ میں اس حدیث کی نسبت لکھا ہے۔ رِجَالُہٗ مُوَثَّقُوْنَ۔ یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

اور یہ احادیث نص صریح ہیں۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور جو شخص سورت فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ اُس کی نماز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص لفظ فاتحہ اور خلف الامام کا ذکر فرمایا ہے۔

۴۲۔ السراج المنیر ص۳۷۸ ج۲ میں ہے۔

قَالَ الْمُنَاوِیُّ۔ وَلَا یُجْزِیْہِ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ وَعَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ کَذَا فِیْ فیض القدیر شرح جامع الصغیر ص۲۷۱ ج۶ عبد الرؤف مناوی۔ طبع اول ۱۳۵۷ھ

یعنی مقتدی کو امام کی قرأت کافی نہیں ہے۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے۔

— ۰ —

....

حدیث ۱۰

۴۳۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

حضرت عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ صلی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ مَعِيْ قُلْنَا نَعَمْ۔ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (كتاب القراءة ص٤٤ دہلی البيهقي ص١٦٥ ج٢ المستدرك ص٢٣٨ ج١

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا تم میرے ساتھ نمازیں پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو"

حدیث ۱۱

٤٤۔ عَنْ عُبَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ رواه الدارقطني وقال هذا اسناد صحيح ص١٢٢ شرح مهذب ص٣٢٩ ج٣ كتاب القراءة ص٩ دہلی الدراية ص٦٦ وَقَالَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

حضرت عبادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نماز میں آدمی سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ وہ نماز کفایت نہیں کرتی۔ یعنی باطل ہے۔ کیوں کہ اجزاء کے بعد باطل ہی ہوتا ہے"

حدیث ۱۲

٤٥۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ

نافع بن محمود نے کہا۔ میں نے عبادہ بن

الربیع کذا قال انہ سمع عبادۃ بن الصامت یقرأ بأم القرآن وأبو نعیم یجھر بالقراءۃ فقلت رأیتک صنعت فی صلوتک شیئا قال وما ذاک قال سمعتک تقرأ بأم القرآن وأبو نعیم یجھر بالقراءۃ قال نعم صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجھر فیھا بالقراءۃ فلما انصرف قال منکم من احد یقرأ شیئا من القرآن اذا جھرت بالقراءۃ قلنا نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اقول مالی انازع القرآن فلا یقرأن احد منکم شیئا من القرآن اذا جھرت بالقراءۃ الا بأم القرآن۔ ھذا الاسناد

صامت کو جب کہ ابو نعیم بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) میں نے کہا میں نے آپ کو نماز میں کچھ کرتے دیکھا ہے۔ آپؓ نے فرمایا۔ وہ کیا؟ کہا میں نے آپ کو سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ حالانکہ ابو نعیم بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں (تم نے ٹھیک سنا ہے کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو وہ نماز پڑھائی جس میں قرأت بلند آواز سے کی جاتی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا۔ تو کیا تم میں سے کوئی کچھ پڑھتا تھا۔ ہم نے کہا۔ ہاں یا رسول اللہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاتا ہوں۔ پس جب میں بلند آواز سے قرأت کرتا ہوں۔ تو تم میں سے کوئی بھی قرآن سے سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھے۔ اس

حَسَنٌ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ
دارقطني ص۱۲۱ ج۱ البيهقي ص۱۶۵ ج۲

حدیث کی سند حسن ہے۔ اور اس کے سب راوی ثقہ و معتبر ہیں

حدیث ۱۱

۶۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْرَأَنَّ اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ كتاب القراءت ص۲۲

حضرت عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی بھی امام کے ساتھ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھے۔"

حدیث ۱۲

۷۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ تَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ اِذَا كُنْتُمْ مَعِيَ فِي الصَّلٰوةِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهُذُّهٗ هَذًّا قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ كتاب القراءة

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا تم میرے ساتھ نماز میں قرآن پڑھتے ہو۔ صحابہ کرام نے کہا۔ ہاں اے اللہ تعالےٰ کے رسول ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

ص۵۴ جزء القراءة گوجرانوالہ جزء القراءة ص۲۳ طبع جدید لاہور

حدیث ۱۵

٨٤۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَغْدُوْا اِلَى الْمَسْجِدِ مَعَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَاَبْطَاَ عُبَادَةُ ذَاتَ يَوْمٍ قَالَ فَجِئْنَا وَاَبُوْنُعَيْمٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الصُّبْحَ قَالَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَسَمِعْتُ عُبَادَةَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَبُوْنُعَيْمٍ قُلْتُ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ رَاَيْتُكَ تَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ وَلَا اَدْرِيْ تَعَمَّدْتَهٗ اَمْ سَهَوْتَ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلٰكِنْ تَعَمَّدْتُهٗ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ قَالَ

نافع بن محمود کہتے ہیں کہ میں صبح کے وقت حضرت عبادہؓ کے ساتھ مسجد میں جایا کرتا تھا۔ ایک دن حضرت عبادہؓ کو دیر ہو گئی ہم آئے تو ابو نعیمؓ لوگوں کو نماز صبح پڑھا رہے تھے۔ ہم ان کے پیچھے صف میں شامل ہو گئے۔ میں نے حضرت عبادہؓ کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا جب ابو نعیم نماز سے فارغ ہوئے تو

اے ابو الولید (حضرت عبادہؓ کی کنیت) میں نے آپ کو امام کے ساتھ (سورۃ فاتحہ) پڑھتے دیکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے عمداً ایسا کیا ہے۔ یا بھول گئے۔ آپ نے فرمایا میں بھولا نہیں۔ بلکہ عمداً ایسا کیا ہے (کیونکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض نمازیں پڑھائی جس میں قرأت بلند آواز

فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ هَلْ
تَقْرَءُوْنَ مَعِيَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَا
تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ
لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا وَهٰذَا
اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ .
کتاب القراءۃ للبیہقی ص۴۳

سے مل جاتی ہے۔ پس آپ کو التباس ہوگیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم میرے ساتھ کچھ پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جس شخص نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی، اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس حدیث کی سند صحیح۔ اور سب راوی ثقہ و معتبر ہیں۔

حدیث ۱۶

۱۶/ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ
قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلّٰى بِنَا نَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ فَالْتَبَسَتْ
عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
هَلْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا
جَهَرَ قَالُوْا نَعَمْ نَهُذُّ الْقُرْاٰنَ هَذًّا
قَالَ عَجِبْتُ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ وَ
قَالَ لَا تَقْرَءُوْا اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ

حضرت عبادہؓ نے لوگوں کے مجمع عام میں فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ اور قرآن مجید کو بلند آواز سے پڑھا۔ آپؐ پر قرأت خلط ملط ہو گئی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ جب امام بلند آواز سے پڑھتا ہے۔ کیا تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرامؓ نے کہا ہاں ہم جلد بعجلت قرآن پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تعجب کیا کہ میں

اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ کتاب القراءۃ ص۲۳

قرآن میں منازعت کیا جاتا ہوں اور فرمایا جب امام بلند آواز سے قرأت کرے تو سورۃ فاتحہ کے سوا مت پڑھو۔ کیونکہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

حدیث ۱۷

۵۰۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً جَھَرَ فِیْھَا فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَہٗ فَقَالَ لَا یَقْرَأَنَّ اَحَدُکُمْ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ جزء القراءۃ ص۱۵ گوجرانوالہ ، ص۲۲ طبع جدید لاہور

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور قرأت کو جہر کیا۔ ایک آدمی نے آپ کے پیچھے پڑھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب امام پڑھ رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔"

حدیث ۱۸

۵۱۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَکَانَ عَلٰی اِیْلِیَا فَاَبْطَأَ عُبَادَۃُ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُوْ نُعَیْمٍ الصَّلٰوۃَ وَکَانَ اَوَّلَ

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے۔ اور وہ بیت المقدس میں امیر تھے۔ ایک دن صبح کی نماز میں دیر کر دی تو ابو نعیم نے جماعت کھڑی کر دی۔ اور

من اذن ببيت المقدس
فجئت مع عبادة حتى صففنا
مع الناس وابو نعيم يجهر
بالقراءة فقرا عبادة بام
القرآن حتى ختمها وفي رواية
الحافظ حتى فهمتها منه
فلما انصرف قلت سمعتك
تقرأ بام القرآن قال نعم صلى
بنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعض الصلوة التي
كان يجهر فيها بالقراءة فقال
لا يقرأن احد منكم اذا جهرت
بالقراءة الا بام القرآن۔ کتاب
القراءة ص۲۲ جزء القراءة گوجرانوالہ
ص۱۵ ،، ص۲۲ طبع جدید لاہور دہلی

ابو نعیم نے بیت المقدس میں سب سے پہلے آذان دی تھی۔ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا۔ اور ہم لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے۔ اور ابو نعیم قرأت کو جہر سے پڑھ رہا تھا۔ اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس کو ختم کر دیا۔ اور میں اس کو سمجھ گیا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے۔ تو میں نے کہا۔ آپ سورت فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض جہری نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں قرأت کو جہر کروں تو تم میں سے کوئی بھی سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱۹

۵۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ

الحدیث صحیح مسلم ص ۱۶۹ / ۱۰۲۰

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز پڑھے۔ اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ تو وہ نماز بالکل ناقص ہے (مردہ ہے) ناقص ہے (مردہ) ناقص (مردہ) ہے کامل نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا گیا۔ کہ ہم لوگ امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ (تب بھی پڑھیں) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ ہاں اس کو آہستہ پڑھا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان" دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد سورت فاتحہ کی تقسیم کی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز ہے۔ اور محدثینؒ کے نزدیک بھی یہاں الصلوٰۃ سے مراد سورت فاتحہ ہے۔"

۵۳۔ امام نوویؒ شرح مسلم صفحہ ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ هٰهُنَا الْفَاتِحَةُ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا لَا تَصِحُّ اِلَّا بِهَا كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ۔ فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِهَا بِعَيْنِهَا فِي الصَّلٰوةِ (كذا فى نيل الاوطار ص ۲۱۴ ج ۲ و التعليق الممجد ص ۹۴ كراچى وتنوير الحوالك ص ۱۰۶ ج ۱ وشرح الزرقانى ص ۱۷۶ ج ۱)

یعنی علماء کرام فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ "الصلوٰۃ" (نماز) سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سورت فاتحہ کو نماز سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں کہ سورۃ فاتحہ کے سوا نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حج عرفہ ہے۔ کیونکہ عرفہ جائے بغیر حج نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ہی فرض ہے۔"

۵۴۔ امام نوویؒ شرح مسلم صفحہ ۱۷۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

فَفِيْهِ وُجُوْبُ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ وَاِنَّهَا مُتَعَيِّنَةٌ لَا يُجْزِئُ غَيْرُهَا اِلَّا لِعَاجِزٍ عَنْهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَجُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ۔

یعنی اس حدیث ابی ہریرہؓ میں سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے کا ثبوت ہے عاجز کے سوا۔ سورۃ فاتحہ ہی نماز میں متعین ہے ہے۔ کیوں کہ دوسری آیت (فاتحہ کی جگہ پر) کفایت نہیں کر سکتی ہے۔ یہی مذہب امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ جمہور صحابہ کرام۔ تابعینؒ اور ان کے بعد کے علماء ائمہ کا ہے۔

۵۵ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار صفحہ ۲۱۵ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

وَالْحَدِيْثُ اَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِى الصَّلٰوةِ وَ اِلَيْهِ ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ۔	یہ حدیث نماز میں سورت فاتحہ کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔"

۵۶:۔ علامہ زرقانی شرح مؤطا صـــ ج ا ۱۵۹ میں فرماتے ہیں:۔

فَهُوَ حُجَّةٌ قَوِيَّةٌ عَلٰى وُجُوْبِهَا فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ۔	یہ حدیث نماز میں سورۃ فاتحہ کے فرض ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور جمہور کا یہی مسلک

اِبْنُ الْعَرَبِى مالکی احکام القرآن صـــ ج ا ۵ میں فرماتے ہیں۔

۵۷۔ قَالَ اَصْحَابُ الشَّافِعِىِّ هٰذَا رقسمت الصَّلٰوةِ) يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْمَامُوْمَ يَقْرَأُهَا وَاِنْ لَّمْ يَقْرَأْهَا فَلَيْسَ لَهٗ حَظٌّ فِى الصَّلٰوةِ لِظَاهِرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔	اصحاب امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مقتدی سورت فاتحہ ضرور پڑھے۔ اگر نہیں پڑھے گا۔ تو اس کو اس حدیث کی بنا پر نماز میں کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ یعنی نماز مقبول نہیں ہوگی"

۵۸۔ ابن العربیؒ احکام القرآن صـــ ج ا ۴ میں لکھتے ہیں۔

فَقَدْ تَوَلّٰى سُبْحَانَهٗ قِسْمَةَ الْقُرْاٰنِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَبْدِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ هٰذَا دَلِيْلٌ	اللہ تعالےٰ نے خود قرآن (سورۃ فاتحہ) کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کیا ہے۔ پس اس شخص کی نماز نہیں ہے جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا یہ دلیل قوی ہے اور صحیح حدیث میں بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ

قَوِیٌّ مَعَ اَنَّہٗ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَثَبَتَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا ہے اس کی نماز مردہ ہے۔ پوری نہیں ہے"۔

۵۹۔ علامہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۱۰ مصری قدیم میں قسمت الصلوٰۃ کے تحت فوائد ہذا الحدیث کہہ کر لکھتے ہیں:۔

اَلْفَائِدَۃُ الثَّانِیَۃُ۔ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَمَّی الْفَاتِحَۃَ بِاسْمِ الصَّلٰوۃِ وَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَحْکَامٍ۔ اَلْحُکْمُ الْاَوَّلُ۔ اِنَّ عِنْدَ عَدَمِ الْفَاتِحَۃِ وَجَبَ اَنْ لَّا تَحْصُلَ الصَّلٰوۃُ وَذٰلِکَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ قِرَاءَۃَ الْفَاتِحَۃِ رُکْنٌ مِّنْ اَرْکَانِ الصَّلٰوۃِ کَمَا یَقُوْلُ اَصْحَابُنَا وَیَتَاَکَّدُ

اللہ تعالیٰ نے اس حدیث میں سورت فاتحہ کا نام الصلوٰۃ (نماز) رکھا ہے جس سے کئی احکام ثابت ہوتے ہیں بحکم اوّل جس نماز میں سورت فاتحہ نہیں۔ وہ نماز ہی نہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ سورت فاتحہ کا پڑھنا نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (فرض ہے) جیسے ہمارے اصحاب کہتے ہیں۔ اور دوسرے دلائل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے"۔

هٰذِهِ الدَّلِيلُ بِدَلَائِلَ أُخْرَى
أَحَدُهَا - إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاظَبَ عَلَى قِرَاءَتِهَا فَوَجَبَ
أَنْ يَجِبَ عَلَيْنَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى
فَاتَّبِعُوهُ وَلِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو[رۃ] فاتحہ کی قرات پر مداومت و ہمیشگی کی ہے لہٰذا ہم پر واجب ہے (کہ نماز میں ہمیشہ پڑھا کریں۔) کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اتباع فرض کی ہے۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری نماز جیسی نماز پڑھا کرو۔

وَثَانِيهَا - إِنَّ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِينَ
وَاظَبُوا عَلَى قِرَاءَتِهَا - فَوَجَبَ
أَنْ يَجِبَ عَلَيْنَا ذٰلِكَ لِقَوْلِهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي
وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
مِنْ بَعْدِي۔

خلفاء الراشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ علیؓ نے سورت فاتحہ ہمیشہ نمازوں میں پڑھا ہے۔ لہٰذا ہم پر واجب ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کو لازم پکڑو۔

وَثَالِثُهَا - إِنَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ
شَرْقًا وَغَرْبًا لَا يُصَلُّونَ
إِلَّا بِقِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فَوَجَبَ
أَنْ نَكُونَ مُتَابِعَتُهُمْ وَاجِبَةً
فِي ذٰلِكَ۔

(۳) مشرق و مغرب کے تمام مسلمان سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں پڑھتے ہیں (یہ اجماع ہے) لہٰذا ان کی پیروی ہم پر ضروری ہے۔

بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی: وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے خلاف راستہ اختیار کرنے والے کو جہنم کی وعید شدید سنائی ہے۔

وَرَابِعُھَا قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

۴۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود ہے۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔

وَعَاشِرُھَا اِنَّ ھٰذَا الْخَبَرَ الَّذِیْ رَوَیْنَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عِنْدَ فُقْدَانِ الْفَاتِحَۃِ لَا تَحْصُلُ الصَّلٰوۃُ۔

۱۰۔ وہ حدیث جو ہم نے اوپر روایت کی ہے دلالت کرتی ہے۔ کہ جہاں فاتحہ نہیں ہے۔ وہاں نماز نہیں ہے۔

۶۰۔ علامہ علاؤالدین علی بن محمد خازن تفسیر خازن ص ۱۶ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی وُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ وَاِنَّھَا مُتَعَیِّنَۃٌ وَھُوَ مَذْھَبُ الشَّافِعِیِّ وَجَمَاعَۃٍ (خازن ص ۱۶ ج ۱)

اس حدیث میں قرأت سورت فاتحہ کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اور یہ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ہی معین ہے۔ امام شافعیؒ اور جماعت محدثین کا یہی مذہب ہے۔

۶۱۔ علامہ علقمی شرح جامع صغیر میں لکھتے ہیں۔

اِسْتَدَلَّ الْجُمْھُوْرُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَغَیْرِہٖ عَلٰی وُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا

جمہور (اکثر محدثین) نے اس حدیث اور دیگر حدیثوں سے نماز میں سورت فاتحہ پڑھنے کے فرض ہونے پر استدلال کیا ہے۔

مُتَعَيِّنَةٌ لَا تُجْزِئُ غَيْرُهَا وَلَا يَقُومُ مَقَامَهَا تَرْجَمَتُهَا بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ وَلَا قِرَاءَةُ غَيْرِهَا فِي الْقُرْآنِ وَيَسْتَوِي فِي تَعَيُّنِهَا جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ فَرْضُهَا وَنَفْلُهَا وَجَهْرُهَا وَسِرُّهَا وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْمُسَافِرُ وَالصَّبِيُّ وَالْقَائِمُ وَالْقَاعِدُ وَالْمُضْطَجِعُ وَحَالُ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَغَيْرُهَا وَسَوَاءٌ فِي تَعَيُّنِهَا الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ وَهَذَا مَذْهَبُ مَالِكٍ رہ وَالشَّافِعِيِّ وَجُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ (تحقيق الكلام صـ ۴۴ ۱-۲۰)

اور یہ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ہی متعین ہے اس کا غیر (اس کی جگہ پر) کافی نہیں ہو سکتا اور غیر عربی میں اس کا ترجمہ بھی اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی قرآن کی کوئی دوسری آیت اس کے قائم مقام ہو سکتی ہے۔ اور اس کے معین ہونے میں سب نمازیں۔ فرض۔ نفل۔ جہری۔ سری برابر ہیں۔ اور آدمی۔ عورت۔ مسافر۔ بچہ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے والا۔ سخت خوف کی حالت ہو یا غیر خوف۔ (سب برابر ہیں) اور نماز میں سورۃ فاتحہ معین ہونے میں امام مقتدی دونوں برابر ہیں۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ جمہور علماء صحابہ کرامؓ تابعینؒ۔ اور بعد والوں کا یہی مذہب ہے۔

۴۲۔ حافظ ابن عبد البر کتاب الاستذکار میں لکھتے ہیں۔

فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا

حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث سے ثابت

مِنَ الْفِقْهِ اِيجَابُ الْقِرَاءَةِ بِالْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ — وَاِنَّ الصَّلٰوةَ اِذَا لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ - وَالْخِدَاجُ النُّقْصَانُ وَالْفَسَادُ - مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اِذَا وَلَدَتْ قَبْلَ تَمَامِ الْخِلْقَةِ وَذٰلِكَ نِتَاجٌ فَاسِدٌ -

ہوتا ہے۔ کہ ہر نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز خداج (باطل) ہے اور خداج۔ نقصان اور فساد کو کہتے ہیں۔ اسی لیے عرب لوگ اخدجت الناقۃ اُس وقت بولتے ہیں۔ جب اونٹنی بچے کو اُس کی خلقت (پیدائش) پوری ہونے سے پہلے گرا دے۔ اور یہ بچہ بے کار ہوتا ہے۔

وَقَالَ الْاَخْفَشُ خَدَجَتِ النَّاقَةُ اِذَا اَلْقَتْ وَلَدَهَا بِغَيْرِ تَمَامٍ وَاَخْدَجَتْ اِذَا قَذَفَتْ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَاِنْ كَانَ تَامَّ الْخَلْقِ -

اور اخفش نے کہا ہے۔ کہ خدجت الناقۃ اُس وقت بولتے ہیں۔ جب اونٹنی بچے کو پورا ہونے سے پہلے گرا دے۔ اور اخدجت الناقۃ اُس وقت کہتے ہیں۔ جب ولادت کے وقت سے پہلے گرا دے اگرچہ خلقت پوری ہو چکی ہو۔

وَقَدْ زَعَمَ مَنْ لَمْ يُوجِبْ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ فِي الصَّلٰوةِ اَنَّ قَوْلَهُ خِدَاجٌ يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ لِاَنَّهُ النُّقْصَانُ

اور جو حضرات سورۃ فاتحہ کو نماز میں فرض نہیں جانتے وہ کہتے ہیں۔ کہ لفظ خداج نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیوں کہ خداج کے معنی نقصان کے ہیں۔ اور

وَالصَّلٰوۃُ النَّاقِصَۃُ جَائِزَۃٌ وَھٰذَا الْحُکْمُ فَاسِدٌ وَالنَّظَرُ یُوْجِبُ فِی النُّقْصَانِ اَنْ لَّا یَجُوْزَ مَعَہُ الصَّلٰوۃُ لِاَنَّھَا صَلٰوۃٌ لَمْ تَتِمَّ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّتِمَّھَا۔ فَعَلَیْہِ اِعَادَتُھَا تَامَّۃً کَمَا اُمِرَ وَمَنِ ادَّعٰی اَنَّھَا تَجُوْزُ مَعَ اِقْرَارِہٖ بِنَقْصِھَا فَعَلَیْہِ الدَّلِیْلُ وَلَا سَبِیْلَ لَہٗ اِلَیْہِ مِنْ وَّجْہٍ یَّلْزَمُ۔ مرعاۃ المفاتیح ص۵۵۵ ج۱ و کذا فی تعلیق الممجد ص۹۳ طبع کراچی۔

ناقص نماز جائز ہوتی ہے۔ لیکن یہ اُن کا خیال محض باطل ہے۔ حالاں کہ نظر عمیق اس بات کو واجب قرار دیتی ہے کہ ناقص نماز نہیں ہوتی ہے۔ اور جو شخص اپنی نماز پوری کرنے سے پہلے نماز سے نکل جائے۔ اس کو پوری نماز دوبارہ پڑھنی ضروری اور لازمی ہے۔ اور جو شخص ناقص نماز کے اقرار کے باوجود دعوٰے کرتا ہے۔ کہ نماز جائز ہے۔ اس پر دلیل کا لانا ضروری ہے۔ اور وہ اس پر کسی طریقہ سے بھی دلیل نہیں لا سکتا ہے۔"

—— ⁘ ——

۶۳۔ تفسیر فتح البیان ص۱۲۸ ج۱ میں ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ النَّاقِصَۃَ لَا تُسَمّٰی صَلٰوۃً حَقِیْقَۃً۔

یعنی نماز ناقص کو درحقیقت نماز ہی نہیں کہا جا سکتا ہے۔"

۶۴۔ کتاب القراءۃ ص۲ پر ہے

فَھِیَ خِدَاجٌ اَلْمُرَادُ بِہِ النُّقْصَانُ الَّذِیْ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوۃُ مَعَہٗ۔

یعنی خداج سے ایسا نقصان مراد ہے۔ جو نماز کفایت نہیں کر سکتی۔

—— ⁘ ——

۶۵۔ امام خطابی معالم السنن شرح ابی داؤد ص۲۱۳ ج۱ (ایک طبع میں ص۲۰۳ ج۱ ہے) میں لکھتے ہیں۔

فهي خداج معناه ناقصة نقص فساد وبطلان تقول العرب أخدجت الناقة إذا ألقت ولدها وهو دم لم يستبن خلقه فهي مخدج والخداج اسم مبني منه كذا في تفسير القرطبي ص۱۰۳ ج۱ وشرح زرقاني ص۱۷۵ ج۱ و تنوير الحوالك ص۱۰۶ ج۱ وشرح مسلم ص۱۷۰ ونيل الأوطار ص۲۰۷ ج۲ ولسان العرب ص۲۰۷ ج۳۔

اس کا حاصل یہ ہے۔ کہ جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ فاسد اور باطل ہے۔ اہل عرب اخدجت الناقۃ اس وقت بولتے ہیں۔ جب اونٹنی اپنے بچے کو ایسی حالت میں گرا دے۔ کہ وہ ابھی خون ہو۔ اس کی خلقت و پیدائش ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اسی سے لفظ خداج جو حدیث میں مذکور ہے۔ لیا گیا ہے ثابت ہوا کہ خداج وہ نقصان ہے جس سے نماز نہیں ہوتی۔"

۶۶۔ جزء القراءۃ ص۱۴ طبع گوجرانوالہ میں ہے۔

وقال أبو عبيد يقال أخدجت الناقة إذا أسقطت۔ السقط ميت لا ينتفع به۔

ابو عبید نے فرمایا اخدجت الناقۃ اس وقت کہا جاتا ہے جب اونٹنی اپنے بچے کو گرا دے۔ (قبل از وقت) اور گرا ہوا بچہ مردہ ہوتا ہے جس سے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا۔"

اقرأ بها في نفسك

اس کا معنی دل میں تفکر و تدبر اور غور کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ زبان کے ساتھ آہستہ آہستہ سورت فاتحہ پڑھا کر۔ امام بیہقیؒ کتاب القراءۃ ص۱۷ میں فرماتے ہیں۔"

٦٧۔ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهِ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِهَا سِرًّا دُوْنَ الْجَهْرِ بِهَا وَلَا يَجُوْزُ حَمْلُهُ عَلٰى ذِكْرِهَا بِقَلْبِهِ دُوْنَ التَّلَفُّظِ بِهَا لِاِجْمَاعِ اَهْلِ اللِّسَانِ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُسَمّٰى قِرَاءَةً وَلِاِجْمَاعِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى اَنَّ ذِكْرَهَا بِقَلْبِهِ دُوْنَ التَّلَفُّظِ بِهَا لَيْسَ بِشَرْطٍ وَلَا مَسْنُوْنٍ۔ فَلَا يَجُوْزُ حَمْلُ الْخَبَرِ عَلٰى مَا لَا يَقُوْلُ بِهٖ اَحَدٌ وَلَا يُسَاعِدُهُ لِسَانُ الْعَرَبِ

یعنی اس قول اقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِکَ سے مراد یہ ہے کہ زبان سے آہستہ آہستہ پڑھے۔ اونچی ذکر کرے۔ اور اس کو ذکر قلب یعنی تدبر و تفکر و غور پر محمول کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اہل لغت کا اس پر اجماع ہے کہ اس کو قرأت نہیں کہتے۔ اور اس پر بھی اجماع ہے کہ زبان سے تلفظ کیے بغیر صرف دل سے ذکر کرنا نہ کی صحت کے لیے نہ شرط ہے۔ نہ ہی سنت لہٰذا حدیث کو ایسے معنی پر حمل کرنا جس کا کوئی بھی قائل نہیں اور نہ ہی لغت عرب اس کی تائید کرے۔ جائز نہیں ہے۔

٦٨۔ امام نوویؒ شرح مسلم صفحہ ١٧٠ ج ١ میں لکھتے ہیں۔

مَعْنَاهُ اِقْرَأْهَا سِرًّا بِحَيْثُ تُسْمِعُ نَفْسَكَ وَاَمَّا مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ بَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ وَغَيْرُهُمْ اَنَّ الْمُرَادَ تَدَبُّرُ ذٰلِكَ وَتَذَكُّرُهُ فَلَا يُقْبَلُ لِاَنَّ الْقِرَاءَةَ لَا تُطْلَقُ اِلَّا عَلٰى

یعنی اس قول کا معنی یہ ہے کہ (تو امام کے پیچھے) سورت فاتحہ آہستہ پڑھا کر۔ اس طرح کہ تو خود سنے۔ اور جو بعض مالکیہ وغیرہ نے اس کو سوچنے۔ اور تدبر و فکر پر محمول کیا ہے۔ وہ (بالکل غلط) اور نامقبول ہے۔ کیونکہ قرأت کا اطلاق حرکت لسان (زبان) پر ہی ہوتا ہے یعنی جب تک زبان نہ ہلے۔ اور فاتحہ کے

حَرَکَۃُ اللِّسَانِ بِحَیْثُ یُسْمِعُ نَفْسَہٗ" الفاظ زبان سے ادا نہ کیے جائیں۔ اس کو قرأت پڑھنا نہیں کہتے۔ اور حدیث میں قرأت کا حکم ہے۔ لہذا جب تک مقتدی فاتحہ کو زبان سے نہیں پڑھے گا۔ اس وقت تک حدیث پر عمل نہیں ہوگا۔"

۶۹۔ شرح الزرقانی ص۱۷۶ ج۱ میں ہے:۔

قَالَ الْبَاجِیُّ اَیْ بِتَحْرِیْکِ اللِّسَانِ بِالتَّکَلُّمِ وَاِنْ لَّمْ یُسْمِعْ نَفْسَہٗ کَمَا فِی التَّعْلِیْقِ الْمُمَجَّدِ ص۹۳ یعنی اقرء بہا فی نفسک کا مطلب یہ ہے کہ کلمات کے ساتھ زبان کو حرکت دینا اگرچہ اپنے نفس کو نہ سنائے"۔

۷۰۔ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص۲۱۴ ج۲ میں لکھتے ہیں۔

اَیْ اِقْرَأْھَا سِرًّا بِحَیْثُ تُسْمِعُ نَفْسَکَ یعنی فاتحہ آہستہ پڑھ کر تو اپنے نفس کو سنا سکے۔

۷۱۔ شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات ص۳۷۲ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

بخواں فاتحہ را پس امام نیز اما آہستہ چناں کہ بشنوانی خود را یعنی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھ کر تو خود سنے۔

۷۲۔ شاہ ولی اللہ دہلوی مصفّٰی شرح موطا فارسی مع مسوی ص۱۰۶ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

گفت بخواں آں را در نفس خود ای فارسی۔ یعنی آہستہ بخوان یعنی اے فارسی سورت فاتحہ کو آہستہ پڑھ تاکہ تیرا غیر نہ سنے۔

تا غیر تو نشنود۔

۷۳۔ ملا علی القاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۰ جلد ۱ طبع بمبئی میں لکھتے ہیں۔

اَیْ سِرًّا غَیْرَ جَھْرٍ۔ یعنی آہستہ پڑھے۔ جہر نہیں۔

۷۴۔ تفسیر جلالین صفحہ ۱۴۸ جلد ۱ مصری میں وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ کا معنی لکھا ہے اَیْ سِرًّا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو زبان سے آہستہ یاد کرو۔

وَکَذَا فِی التعلیق الْمُمَجَّدِ صفحہ ۹۳۔

۷۵۔ ہدایہ صفحہ ۹۸ جلد ۱ میں ہے:۔

اِنَّ الْقِرَاءَۃَ فِعْلُ اللِّسَانِ یعنی قرأت (پڑھنا) زبان کا کام ہے۔

۷۶۔ کفایہ صفحہ ۶۴ جلد ۱ میں ہے:۔

فَیُصَلِّی السَّامِعُ فِیْ نَفْسِہٖ اَیْ یُصَلِّی بِلِسَانِہٖ خَفِیًّا۔ یعنی خطیب جب آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھے۔ تو سامعین کو چاہیئے۔ کہ اپنی زبان سے آہستہ درود پڑھ لیں۔ یعنی فی نفسہٖ کا معنی زبان سے آہستہ اور پوشیدہ پڑھنا ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری حنفی العرف الشذی صفحہ ۱۵۹

۷۷۔ وَاَمَّا مَا قَالَ الْمُدَرِّسُوْنَ مِنْ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْقِرَاءَۃِ فِیْ نَفْسِہِ التَّدَبُّرُ وَالتَّفَکُّرُ فَلَا یُوَافِقُہُ اللُّغَۃُ فَاِنَّہٗ لَمْ یَثْبُتْ مَعْنَی التَّفَکُّرِ لِلْقِرَاءَۃِ اور مدرسین کا قرأت فی النفس سے تدبر و تفکر (غور و فکر) مراد لینا (صحیح نہیں ہے) کیونکہ لغت اس معنی کی موافقت نہیں کرتی ہے۔ اس لیے کہ قرأت فی النفس کا معنی تفکر کہیں ثابت نہیں ہوا

النفس۔

ان حوالجات سے واضح ہوگیا کہ فی نفسک کا معنی دل میں تدبر و فکر اور سوچنا ہے۔ سوچا کرنا۔ لغت اور اجماع اہل علم اور خود فقہاء کی تصریحات کے خلاف ہے کہ اس کا صحیح معنی یہ ہے۔ کہ زبان سے آہستہ پڑھا کرو یہی حدیث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا مقصد ہے۔"

۱۱۔ علامہ ابن الجوزیؒ تفسیر زاد المسیر ص ۳۱۳ ج ۳ میں وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ کے تحت لکھتے ہیں:۔

وَالثَّانِي اَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ سِرًّا فِي نَفْسِهٖ قَالَهُ قَتَادَةُ رحمه الله

یعنی حضرت قتادہؒ نے فرمایا ہے۔ کہ اس سے مراد امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) آہستہ پڑھنا ہے۔

حدیث ۲۰

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز ناقص (مردہ) ہے۔ راوی نے کہا۔ میں نے کہا اے ابوہریرہؓ میں

الْإِمَامِ فَقَالَ يَا فَارِسِيُّ أَوْ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ (کتاب القراءۃ ص ۲۱-۲۵ جزء القراءۃ ص۲۳ گوجرانوالہ جزء القراءۃ ص۲۲ طبع جدید لاہور)

امام کی قرأت کو سن رہا ہوتا ہوں (تب بھی سورۃ فاتحہ پڑھوں) آپ نے فرمایا۔ اے فارسی۔ یا اے فارسی کے بیٹے۔ اس کو آہستہ پڑھا کر۔

حدیث ۲۱

۸۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ غَمَزَ أَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِي فَقَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اور اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ وہ نماز ناقص (مردہ) ہے ناقص (مردہ) ہے ناقص (مردہ) ہے۔ پوری نہیں ہے میں نے کہا۔ اے ابوہریرہ! بے شک کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رض نے میرا ہاتھ ٹوہ کر فرمایا۔ اے فارسی کے بیٹے آہستہ پڑھ لیا کر۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا

نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا اَلْحَدِيْثَ (كتاب القراءة ص۲۲-۲۳ جزء القراءة ص۳)

ہیں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نصف میرے لیئے اور نصف میرے بندے کے لیئے ہے۔ اور یہ بندے کیلئے ہے جو اُس نے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو۔

حدیث ۲۲

۸۱۔ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا اَلْحَدِيْث (مسلم شریف ص۱۶۹)

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کوئی ایسی نماز پڑھتا ہے۔ کہ اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ وہ نماز ناقص (مردہ) ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔

حدیث ۲۳

۸۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ فَهِيَ خِدَاجٌ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی کوئی نماز بغیر قرأت (سورۃ فاتحہ) پڑھتا ہے۔ وہ نماز۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔

فِی خِدَاجٌ فِی خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّی لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقْرَأَ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ اَقْرَأْ فِی نَفْسِكَ۔ کتاب القرأۃ ص۱۸-۱۹

پوری نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ میں امام کے ساتھ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا۔ آہستہ پڑھا کر"۔

حدیث نمبر ۲۴

۸۳۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَکَیْفَ اَصْنَعُ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ قَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ۔ کتاب القرأۃ ص۱۹

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اور اس میں وہ سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ پس وہ نماز ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ ناقص ہے۔ پوری نہیں۔ میں نے کہا۔ اے ابوہریرہؓ۔ جب امام قرأت جہر سے کر رہا ہو۔ تو میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ آہستہ پڑھا کر۔

حدیث نمبر ۲۵

۸۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا یُقْرَأُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جاتے۔ وہ نماز

بِهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَكَذَا رَوَاهُ أَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ حِبَّانَ - شرح مسلم ص۱۷۰ ج۱ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَاهُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ بِهَذَا اللَّفْظِ وَفِيهِ قُلْتُ إِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ اقْرَأْ فِي نَفْسِكَ

تلخیص الحبیر ص۸۹ ج۱ دارقطنی ص۱۲۲ ج۱ التعلیق المجد ص۱۲۲ ج۱ کتاب القراءۃ ص۲۰

کفایت نہیں کرتی۔ راویؒ نے کہا، اگر میں امام کے پیچھے ہوں۔ ابو ہریرہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اسے فارسی۔ آہستہ پڑھا کر۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ جس شخص نے کسی نماز میں بھی فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز میں کمی اور باطل ہے۔ کیوں کہ اجزاء کے بعد باطل ہی ہوتا ہے۔

حدیث ۲۶

۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ - كتاب

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں مدینہ منورہ (کے بازاروں میں اس بات کی) منادی کر دوں کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی ہے۔

القراءة ص١٤-١٥ ترمذی ص٢ نور محمد کراچی البیہقی ص٣٧٥ ج٢

حدیث ۲۷

٨٦ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ شَيْئًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَقْرَأُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَقْرَأُ فَقَالَ اِقْرَءُوْا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ -
كتاب القراءة ص٥

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو۔ بعض نے کہا۔ ہم پڑھتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہم نہیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے اپنے مقتدیوں کو یعنی صحابہ کرام کو حکماً فرمایا کہ سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔

حدیث ۲۸

٨٧ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا صَلٰوةٍ لَّا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ جزء ص٣١
القراءة ص١٧-٢١ گوجرانوالہ۔ طبع جدید لاہور

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز ناقص ہے (مردہ ہے) ناقص ہے (مردہ ہے) ناقص ہے (مردہ ہے)

حدیث ۲۹

۸۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَا یَقْرَأُ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَمَّ هِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَامٍّ ثَلَاثًا فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ کَیْفَ اَصْنَعُ اِذَا کُنْتُ مَعَ الْاِمَامِ وَهُوَ یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ وَیْلَكَ یَا فَارِسِیُّ اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ جزء القراءة ص۲۵ طبع جدید لاہور، ص۱۹ طبع جدید گوجرانوالہ	حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی۔ اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی وہ نماز ناقص ہے (مردہ) ہے ناقص ہے (مردہ) ہے اور نا تمام ہے۔ میں نے کہا اے ابوہریرہؓ میں جب امام کے ساتھ ہوں۔ اور امام قرأت بلند آواز سے کر رہا ہو۔ تو میں کیا کروں؟ فرمایا افسوس ہو اے فارسی! اس کو دل میں پڑھ لیا کر۔ یعنی اتنی آہستہ کہ صرف تیرا دل سنے۔ اور بس۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حدیث ۳۰

۸۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص

مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔ کتاب القراءة ص٣٨ جزء القراءة ص٩

نے کسی نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی وہ نماز ناقص ہے (بے کار ہے) پوری نہیں ہے۔

حدیث ۳۱

٩٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ جزء القراءة ص٣ دہلی کتاب القراءة ص٣١ مصنف ابن ابی شیبہ ج١ ص٣٦٠ طبع ہند ١٣٨٦ھ

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ ناقص ہے۔ (مردود) ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ۳۲

٩١۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ

وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ۔ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَالَ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَأْ اَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ

کتاب القراءة ص۴۹ جزء القراءة

ص۲۸ الدارقطنی ص ۱۲۹/۱۰۲

نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ تو تم بھی اپنی نماز میں امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرامؓ خاموش ہو گئے۔ تین بار آپؐ نے یہی فرمایا پھر ایک یا زیادہ لوگوں نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں۔ (یعنی آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں) آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ تم میں سے ہر ایک صرف سورت فاتحہ اپنے نفس میں آہستہ سے پڑھا کرے۔

******

حدیث ۳۳

۹۲۔ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ وَاَنَا اَقْرَأُ فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكُمْ لِيَقْرَأْ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ سِرًّا منتخب کنز العمال

حضرت انس کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں پڑھ رہا ہوتا ہوں۔ تو کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ ایسا مت کرو۔ تم میں ہر ایک صرف سورت فاتحہ اپنے نفس میں آہستہ سے پڑھا کرے۔

ص ۱۸۶ ج ۲ - ۰ بر حاشیہ مسند احمد

حدیث ۳۴

۹۳۔ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّ اَحَدَکُمْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِکَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلٰکِنْ لِیَقْرَأْ اَحَدُکُمْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔

کتاب القراءۃ ص ۵ مرسل

ابو قلابہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے شاید تم میں سے ہر ایک امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ بے شک ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ لیکن ہر ایک تمہارا امام کے پیچھے سورت فاتحہ (آہستہ) سے پڑھا کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

حدیث ۳۵

۹۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَّا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ خِدَاجٌ خِدَاجٌ
کتاب القراءۃ ص۳۲ جزء القراءۃ ص۳ دھلی

ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (مردہ) ہے۔ ناقص ہے، ناقص ہے۔

****

****

حدیث ۳۶

۹۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَهُذُّهٗ هَذًّا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ کتاب القراءۃ ص۵۲ جزء القراءۃ دھلی

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرامؓ کو) مخاطب ہو کر فرمایا۔ کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ صحابہ نے کہا۔ ہاں اے اللہ کے رسول بے شک ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

****

حدیث ۳۷

۹۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کُنْتَ مَعَ الْاِمَامِ فَاقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ قَبْلَہٗ اِذَا سَکَتَ ۔ کتاب القرأۃ ص۵۴

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو امام کے ساتھ ہو تو امام سے پہلے سورت فاتحہ پڑھ، جب وہ سکتہ کرے ۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

حدیث ۳۸

۹۷ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (الاکمال) اَتَقْرَءُوْنَ فِیْ صَلٰوتِکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْیَقْرَأْ اَحَدُکُمْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فِیْ نَفْسِہٖ (حب) منتخب کنز العمال ص۱۸۶ ج۳ برحاشیہ مسند احمد

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مقتدیوں صحابہؓ کو مخاطب ہو کر) فرمایا جب امام پڑھتا ہے ۔ تو کیا تم اپنی نماز میں امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ ایسا مت کرو ۔ تم میں سے ہر ایک صرف سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھا کرے ۔"

یہ حدیث مقتدی کے لیے سورت فاتحہ کی فرضیت پر صریح نص ہے ۔ جس میں کسی قسم کا احتمال نہیں ہو سکتا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث ۳۹

۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً
لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ
فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔
كتاب القراءة ص۳۳

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جس شخص نے کوئی نماز پڑھی (اور) اس
میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ وہ نماز ناقص
ہے۔ پوری نہیں ہے"

حدیث ۴۰

۹۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ كتاب القراءة ص۳۳

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی
اس کی نماز نہیں ہے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

حدیث ۴۱

۱۰۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت عبداللہ اپنے باپ ابوقتادہؓ سے

عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِیْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

کتاب القراءۃ ص۵۳

روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا۔ ہاں! آپ نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ

حدیث ۲/۴

۱۰۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْرَأَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ

فتح العزیز شرح الوجیز۔ ذیل المجموع شرح مهذب ص۳/۳۱۳ مسك الختام شرح بلوغ المرام ص۱/۲۱۸ نیل الاوطار ص۲/۲۲۰ تفسیر فتح البیان ص۳/۴۸۲

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھا کریں۔"

اس حدیث سے تمام صحابہ کرامؓ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا...... ہر رکعت میں ثابت ہوا۔ کیوں کہ صحابہ کرامؓ نماز آپ کے پیچھے پڑھا کرتے تھے اور حکم بھی

ہے سب نمازوں کو شامل ہے۔ گویا اس سے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر صحابہ اکرامؓ کا اجماع ثابت ہوا۔

حدیث ۴۲

۱۰۲۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔ مسند احمد ص ۳ ج ۳، ابو داؤد ص ۱۸۸ ج ۱، کتاب القراءۃ ص ۱۲، جزء القراءۃ ص ۲، تفسیر القرطبی ص ۱۲۳ ج ۱۔

ابو نضرہؓ نے روایت کیا۔ کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم (صحابہؓ) سورت فاتحہ اور جو آسان ہو پڑھا کریں۔ اور ما تیسر (جو آسان ہو) سے مراد سورت فاتحہ ہے۔ جیسا کہ التاج الجامع ص ۱۷۵ ج ۱ میں ہے۔

حافظ ابن حجرؒ اور ابن حبانؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الدرایہ ص ۸۰، نیل الاوطار ص ۲۱۹ ج ۲۔

وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ۔ اس کی سند صحیح اور اس کے راوی مضبوط ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۴۳

عَنْ يُوسُفَ أَبِي عَنْبَسَةَ خَادِمِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابو امامہؓ کے خادم ابو عنبسہؒ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابو امامہؓ کو فرماتے ہوئے

اَبَا اُمَامَۃَ رض یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَصَلٰوتُہٗ خِدَاجٌ۔ کتاب القراءۃ ص۵۲

سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) نہ پڑھی۔ اس کی نماز ناقص ہے۔ (بے کار ہے)

حضرت مہران رضی اللہ عنہ

حدیث ۸۵

۱۰۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْکُوْفَۃِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَلٰوتُہٗ خِدَاجٌ قَالَ عَمْرٌو صَدَقَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اَبِیْہِ مِهْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عبدالرحمٰن بن سوار کہتے ہیں۔ کہ میں عمرو بن میمون بن مہران کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک کوفی آدمی نے عمرو سے کہا۔ اے ابو عبداللہ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں جس شخص نے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز بے کار ہے۔ عمرو نے کہا۔ سچ ہے۔ کیونکہ مجھ کو میرے باپ میمون نے اپنے باپ مہران رضؓ سے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ اُس کی نماز

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ ۔ كتاب القراءة ص۳

بے کار ہے۔ اس حدیث سے فاتحہ کی فرضیت اظہر من الشمس ہے۔ کیوں کہ اس حدیث میں خاص لفظ سورت فاتحہ اور خلف الامام (امام کے پیچھے) موجود ہے۔

ایک صحابی کی مرفوع روایت

حدیث ۴۶

۱۰۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَأُ قَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا اَنْ يَّقْرَأَ اَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ ۔ كتاب القراءة ص۱۵ جزء القراءة ص۹

دهلی

محمد بن ابی عائشہ۔ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اس صحابی نے کہا۔ کہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب امام پڑھتا ہے۔ شاید تم بھی پڑھتے ہو۔ صحابہؓ نے کہا۔ بے شک ہم پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ مگر (ہاں) تم میں سے ہر ایک سورت فاتحہ آہستہ پڑھا کرے۔"

****

***

ایک اور صحابی کی روایت

حدیث ۴۷

۱۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَوَادَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ اَبُوْہُ اَسِیْرًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْھَا فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ لَمْ تُقْبَلْ۔

کتاب القراءۃ ص۵۳

عبداللہ بن سوادہ ایک دیہاتی آدمی سے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسیر تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ بے کار ہے۔ **قبول** نہیں کی جاتی۔"

حدیث ۴۸

۱۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَوَادَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ عَنْ اَبِیْہِ

عبداللہ بن سوادہ ایک دیہاتی آدمی سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اُس کا باپ رسول اللہ صلی

وَكَانَ اَبُوْهُ اَسِيْرًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ تَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ الْقُرْاٰنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهُذُّهٗ هَذًّا قَالَ لَا تَقْرَءُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

كتاب القراءة صـ۵۳

اللہ علیہ وسلم کے پاس اسیر تھا۔ اُس نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم میرے پیچھے قرآن پڑھتے ہو؟ صحابہ نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

****

******

حدیث المنام ۴۹

۱۰۸۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ فِي التَّارِيْخِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَابِدِيَّ الْفَقِيْهَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا زَيْدٍ الْفَقِيْهَ الْمَرْوَزِيَّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ بِاَسْفَلِ الْمَاجَانِ

حاصل یہ ہے کہ ابوزیدؒ فقیہ مروزی فرماتے کہ میں نے ماجانؔ جگہ کے دامن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ دیوار کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ میں اور ابوالفضل حدادی آپؐ کے سامنے تھے۔ میں نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے روایت کیا گیا ہے۔ کہ آپؐ نے

ؔ نہر کا نام۔

كَانَّهٗ مُسْتَنِدٌ اِلَى جِدَارِ الْقِبْلَةِ وَاَنَا وَاَبُو الْفَضْلِ الْحَدَّادِيُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رُوِيَ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ. اَحَقٌّ مَا قِيْلَ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِاَبِي الْفَضْلِ الْحَدَّادِيِّ اِحْذَرِ الْاٰنَ فَاِنَّكَ اِنْ خَالَفْتَ كَفَرْتَ فَاِنَّكَ كُنْتَ تَقُوْلُ الْحَدِيْثُ لَايَصِحُّ وَقَدْ شَافَهَكَ بِهِ الْاٰنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ كتاب القراءة ص ١٥ دہلی

فرمایا ہے۔ کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ آپ کی طرف سے یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ کیا حق اور درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں (حق ہے) میں نے ابوالفضل حدادی سے کہا۔ اب (اللہ تعالیٰ سے) ڈر۔ کیوں کہ اگر تو نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی) مخالفت کی تو کافر ہو جائے گا۔ تو کہا کرتا تھا۔ کہ اس بارہ میں حدیث صحیح نہیں ہے۔ اب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سامنے تصدیق فرما دی ہے۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۵۰

۱۰۹۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَفِیْهِ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهٗ اِذَا اسْتَقْبَلْتَ الصَّلٰوۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ وَفِیْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ۔

نصب الرایہ ج ۱ ص ۳۶۷، البیہقی ج ۲ ص ۳۷۲-۳۷۳

رفاعہ بن رافعؓ سے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (نماز کو خراب کر کے پڑھنے والے) کو فرمایا۔ جب تو نماز کی طرف متوجہ ہو۔ تو اللہ اکبر کہہ! پھر سورت فاتحہ پڑھ۔ پھر جو تو چاہے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے۔ کہ یہ کام ہر رکعت میں کر۔

مولانا سید احمد حسن دہلوی حاشیہ بلوغ المرام ص ۴۶ ج ۱

طبع امرتسر میں لکھتے ہیں۔

۱۱۰۔ وَفِیْ حَدِیْثِ الْمُسِیْءِ اِذَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْلِیْمِ رَکْعَةٍ اِقْرَأْ بِاُمِّ الْکِتَابِ ثُمَّ قَالَ وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ کُلِّهَا فَدَلَّ عَلٰی اِیْجَابِهَا فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ مِّنْ غَیْرِ فَرْقٍ بَیْنَ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ

نماز کو خراب کر کے پڑھنے والے کو رکعت کی تعلیم دیتے ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورت فاتحہ پڑھا کر پھر فرمایا۔ یہ کام اپنی تمام نماز میں کر جس سے معلوم ہوا۔ کہ سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں فرض ہے۔ امام اور مقتدی نماز سری اور جہری کا کوئی فرق نہیں

وَبَيْنَ اِسْرَارِ الْاِمَامِ وَجَهْرِهٖ۔ ہے۔ ص۲۸ مطبع سرگودھا۔

۱۱۱۔ اسی حدیث محدث ابن حبانؒ نے فاتحہ کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے یوں باب منعقد کیا ہے۔

بَابُ فَرْضِ الْمُصَلِّي قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ۔ تحفۃ الاحوذی ص۲۴۶ ج۱ سبل السلام ص۱۶۱ ج۱ — یعنی نمازی کو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری۔ اور فرض ہے۔

امام ابن دقیق العید فرماتے ہیں۔

۱۱۲۔ قَالَ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ هٰذَا يَقْتَضِيْ وُجُوْبَ الْقِرَاءَةِ فِيْ جَمِيْعِ الرَّكْعَاتِ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّ الَّذِيْ اَمَرَ بِهِ الْاَعْرَابِيَّ هُوَ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ دَلَّ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَتِهَا فِيْ كُلِّ الرَّكْعَاتِ مرعاۃ المفاتیح ص۵۲۵ ج۱ — ابن دقیق العید فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث تقاضا کرتی ہے۔ کہ نماز کی تمام رکعات میں قرآت فرض ہے۔ اور جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ تو ثابت ہوگیا کہ نماز کی تمام رکعات میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۱۳۔ وَتَوَاتَرَ الْخَبَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ — یعنی اس بارہ میں کہ بغیر سورت فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث

جزء القراءۃ ص۴ مروی ہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ ص۱۶۶ ج۱ طبع دہلی میں فرماتے ہیں:۔

۱۱۴۔ مَنْ قَالَ بِتَعْيِينِ الْفَاتِحَةِ فَإِنَّهُ لَا يُجْزِئُ قِرَاءَةُ غَيْرِهَا قَدْ دَارَ مَعَ ظَاهِرِ الْأَحَادِيثِ الَّتِي كَادَتْ تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ مَعَ تَأْيِيدِ ذَالِكَ بِعَمَلِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ۔

یعنی جن علماء نے سورت فاتحہ کو نماز میں متعین کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ سورت فاتحہ کے سوا کچھ اور پڑھنا کفایت نہیں کر سکتا۔ اوّلاً تو اُن کے پاس احادیث نبویہ اس کثرت سے ہیں۔ کہ تواتر کو پہنچنے والی ہیں۔ ثانیاً سلف وخلف (صحابہ کرامؓ وتابعین وتبع تابعین وآئمہ عظام) کا عمل بھی تعین سورت فاتحہ در نماز کی تائید کرتا ہے۔

مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۱۹ ج۱ (مطبع نظامی) میں ہے

۱۱۵۔ وایں حدیث را شواہد بسیار است۔ یعنی قرأت فاتحہ خلف الامام کی حدیث کے شواہد بہت ہیں۔

تفسیر ابن کثیر ص۱۲ میں ہے:۔

۱۱۶۔ وَالْأَحَادِيثُ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيرَةٌ۔

یعنی قرأت فاتحہ کی احادیث بکثرت ہیں۔

احمد محمد شاکر تعلیق ترمذی ص۱۲۵ ج۲ میں فرماتے ہیں۔

۱۱۷۔ وَجَاءَتْ أَحَادِيثُ صِحَاحٌ مُتَوَاتِرَةٌ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ

یعنی اس بارہ میں صحیح اور متواتر احادیث موجود ہیں۔ کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ

لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ	نہ پڑھی۔ اُس کی نماز نہیں ہے۔
وَكُلُّ رَكْعَةٍ صَلٰوةٌ وَكُلُّ	اور ہر رکعت نماز ہے۔ اور ہر نمازی
مُصَلٍّ دَاخِلٌ تَحْتَ هٰذَا	اس واضح عموم میں شامل ہے۔ امام ہو
الْعُمُوْمِ الصَّرِيْحِ اِمَامًا كَانَ	یا مقتدی۔ یا اکیلا۔ کوئی فرد خارج نہیں
اَوْ مَامُوْمًا اَوْ مُنْفَرِدًا۔	ہے۔

احمد محمد شاکر تعلیق ترمذی صفحہ ۱۲۶ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔

۱۱۸۔ وَاَحَادِيْثُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ	یعنی سورۂ فاتحہ پڑھنے کی احادیث عام
عَامَّةٌ اَيْضًا تَشْمُلُ الْاِمَامَ	ہیں۔ جو امام۔ مقتدی۔ اکیلے سب
وَالْمَامُوْمَ وَالْمُنْفَرِدَ۔	کو شامل ہیں۔

تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۸۴ ج ۱ میں ہے۔

۱۱۹۔ وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَخْبَارٌ	یعنی سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں
كَثِيْرَةٌ۔	بکثرت احادیث مروی ہیں۔

بعض حضرات سورت فاتحہ کی احادیث کو صحیح تسلیم کرنے کے باوجود خبر واحد کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ حالانکہ قرأت فاتحہ کی احادیث بقول امام بخاریؒ اور امام شعرانیؒ اور احمد محمد شاکرؒ متواتر اور بقول دیگر علماء کرام بسیار اور بکثرت ہیں۔ اور مشہور احادیث سے تو کسی صورت میں ان کا درجہ کسی طرح کم نہیں ہے لہ

حدیث متواتر کا حکم قرآن حکیم کی طرح قطعی اور اٹل ہوتا ہے۔ اور مذکورہ احادیث متواتر کی تعریف میں شامل ہیں لہ

قرأت فاتحہ کی احادیث بخاری و مسلم میں بھی ہیں۔ اور کسی حدیث کا بخاری

ومسلم میں آجانا گویا اُس کے عمل پر تمام امت کا اجماع ہے۔ مولانا احمد علی حنفی سہارنپوری مقدمہ صحیح بخاری ص۴ میں لکھتے ہیں۔

وَاَجْمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی صِحَّۃِ هٰذَيْنِ الْکِتَابَيْنِ وَوُجُوْبِ الْعَمَلِ بِاَحَادِيْثِهِمَا۔

یعنی بخاری ومسلم کی احادیث کے صحیح اور واجب العمل ہونے پر تمام امت کا اجماع ہے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی حنفی نے بھی مقدمہ صحیح بخاری ص۔ میں یہی لکھا ہے
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ ص۱۳۴ مصری میں فرماتے ہیں۔

اَمَّا الصَّحِيْحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰی اَنَّ جَمِيْعَ مَا فِيْهِمَا مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوْعِ صَحِيْحٌ بِالْقَطْعِ وانهما متواتران اِلٰی مُصَنِّفِيْهِمَا وَاَنَّهٗ كُلُّ مَنْ يُّهَوِّنُ اَمْرَهُمَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

یعنی بخاری ومسلم کے متعلق تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ جو کچھ ان دونوں میں مرفوع متصل ہے۔ وہ یقیناً صحیح ہے۔ اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفوں تک بالتواتر ثابت ہیں۔ اور جو شخص بخاری ومسلم کی شان کی تخفیف وتوہین کرے وہ بدعتی ہے۔ اور ایمان والوں کے خلاف راستہ کی پیروی کرنے والا ہے۔

قرأت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت آثار صحابہؓ سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِتَّبِعُوْا اٰثَارَنَا۔ اَلْاِعْتِصَام لِلشَّاطِبِی ص ۹۱ ج ۱

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہمارے آثار کی پیروی کرو)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

فاتحہ خلف الامام کے بارے میں آپ کا فتویٰ سنیئے

۱۲۰۔ اثر ۱ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ رض عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ اِقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ قَالَ وَاِنْ كُنْتُ اَنَا. قُلْتُ وَاِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَاِنْ جَهَرْتُ. كتاب القراءة صـ دار قطنی ص۱۲۰ رواته کلهم ثقات - البیهقی ص۱۶۷ ج۲

یزید بن شریک نے حضرت عمرؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ پڑھا کر۔ میں نے کہا۔ اگر آپ (امام) ہوں (تب بھی پڑھا کروں) آپ نے فرمایا اگرچہ میں ہی (امام) ہوں۔ میں نے کہا۔ اگر آپ بلند آواز سے پڑھ رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ میں بلند آواز سے پڑھ رہا ہوں۔ تب بھی سورۃ فاتحہ پڑھا کرو

۱۲۱۔ اثر ۲ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ قُلْتُ وَاِنْ قَرَأْتَ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ قَرَأْتَ - جزء القراءۃ ص۵ دهلی۔

حضرت عمرؓ نے سائل کو (حکماً) فرمایا کہ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کر۔ میں نے کہا (یعنی سائل نے) اگر آپ پڑھ رہے ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۲۔ اثر ۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

یزید بن شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

شُرَيْكٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَؓ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَإِنْ كُنْتَ خَلْفَكَ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتُمْ خَلْفِي ۔ کتاب القراءۃ ص۶ کنز العمال مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

عمرؓ سے کہا۔ کیا میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کروں حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں میں نے کہا۔ اگر ہم آپ کے پیچھے ہوں فرمایا ہاں۔ اگرچہ تم میرے پیچھے ہو۔ (پھر بھی سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔

۱۲۳۔ اثر ۴ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ لَا تُجْزِئُ أَوْ لَا تَجُوْزُ صَلٰوۃٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۔ (محلی ابن حزم ص۲۴۳ ج۳)

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز کفایت نہیں کرتی۔ (وہ نماز جائز نہیں۔)

۱۲۴۔ اثر ۵ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَيَزِيْدَ التَّيْمِيِّ قَالَا أَمَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ نَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ ۔ کتاب القراءۃ ص۵۰

حارث بن سوید اور یزید تیمی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں حکم دیا۔ کہ ہم امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کریں

۱۲۵۔ اثر ۶ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَقْرَأُ وَرَاءَ الْإِمَامِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَإِنْ قَرَأْتَ يَا أَمِيْرَ

یزید بن شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رض سے کہا۔ کیا میں امام کے پیچھے پڑھا کروں اے امیر المؤمنین۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا، اے امیر المؤمنین اگرچہ

...ؤمنین قال وان قرأت — آپ (بلند سے آواز سے) پڑھ رہے ہوں۔ آپ نے
...تاب القراءۃ ص۵۹ — فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں (سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو)

ان اقوال سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت عمرؓ امام کے پیچھے نماز جہری ہو یا سری یعنی پانچوں نمازوں میں سورت فاتحہ مقتدی کے لیے فرض سمجھتے تھے۔ اسی چیز کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۶۔ اثر ۷ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ اِقْرَأْ فِیْ صَلٰوۃِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ۔

عبیداللہ بن ابی رافعؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھا کر۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَهٰذَا الْاِسْنَادُ مِنْ اَصَحِّ الْاَسَانِیْدِ فِی الدُّنْیَا۔ کتاب القراءۃ ص۱۲-۱۳-۱۴ کذا فی مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

اور یہ سند دنیا میں سب سے زیادہ صحیح سندوں میں سے ہے۔

۱۲۷۔ اثر ۸ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَاْمُرُ اَنْ یَّقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَّفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

المستدرک جلد ۱ صفحہ ۲۳۹ البیہقی جلد ۲ صفحہ ۱۶۸۔ کتاب القراءۃ صفحہ ۲۲ جزء القراءۃ صفحہ ۸

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جاتے۔ بیہقی میں ظہر وعصر کا ذکر ہے۔

:::::::::

:::

۱۲۸۔ اثر ۹ عَنِ الْحَکَمِ وَحَمَّادٍ اَنَّ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ کَانَ یَاْمُرُ بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ کتاب القراءۃ صفحہ ۳۲ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۳

حکم اور حماد کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم عام دیا کرتے تھے۔ کیوں کہ اس میں کسی نماز کی تخصیص نہیں ہے۔

۱۲۹۔ اثر ۱۰ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَمْ یُقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ۔ ترمذی شریف بتحقیق احمد شاکر مصری جلد ۲ صفحہ ۲۶ کتاب القراءۃ صفحہ ۳۲۔

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہر نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے۔ وہ بے کار ہے۔ پوری نہیں ہے۔

۱۳۰۔ اثر ۱۱ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَایَۃُ

امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورت

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَنَّهُمَا کَانَا یَاْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔
المستدرک ص ۲۳۹ ج ۱

فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے صحیح روایت ثابت ہے۔ اور یہ کہ یہ دونوں امام کے پیچھے (مقتدی کو سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۳۱۔ اثر ۱۲ فَقَالَ الشَّافِعِیُّ یَجِبُ عَلَیْہِ (الْمُقْتَدِیْ) قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ کَالْاِمَامِ وَالْمُنْفَرِدِ قَالَ الْبَغَوِیُّ کَذَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض وَمُعَاذٍ۔ تفسیر مظہری ص ۱۱۸ ج ۲ خازن ص ۳۳۱ ج ۲ معالم التنزیل ص ۳۳۱ ج ۲

امام شافعیؒ نے فرمایا۔ کہ مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا۔ امام اور منفرد کی طرح فرض ہے۔ امام بغویؒ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمان رضؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت معاذؓ سے یہی مروی ہے۔

....

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۳۲۔ اثر ۱۳ قَالَ الشَّافِعِیُّ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ فِیْ کُلِّ

امام شافعیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ سورت فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا فرض ہے۔ اگر

رکعۃٍ فَإِنْ تَرَکَہَا فِیْ رَکْعَۃٍ بَطَلَتْ صَلٰوتُہٗ قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ حَامِدِ الْاَسْفَرَائِنِیُّ وَھٰذَا الْقَوْلُ مُجْمَعٌ عَلَیْہِ بَیْنَ الصَّحَابَۃِ قَالَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

(تفسیر کبیر ص ۲۱۶ ج ۱ مطبعۃ البھیۃ المصریۃ)

کسی ایک رکعت میں سورت فاتحہ (نمازی) چھوڑ دے گا۔ تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ شیخ ابو حامد اسفرائنی نے فرمایا۔ کہ اس بات پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی یہی کہا ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۱۳۳۔ اثر ۱۴ عَنْ اَبِی الْمُغِیْرَۃِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ جزء القراءۃ ص ۸ دھلی، کتاب القراءۃ ص ۶۲

ابو المغیرہ (جو کبار تابعین سے ہیں) کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابی بن کعبؓ امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔

اُس سے معلوم ہوا۔ کہ ابی بن کعبؓ تمام نمازوں میں امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔ دوسرے اثر میں وضاحت ہے۔ کہ سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت عمرؓ قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں وَکَذٰلِکَ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ جزء القرأت ص ۵ یعنی حضرت

ابی بن کعبؓ کا فتویٰ بھی حضرت عمرؓ کے مطابق ہے۔"

۱۳۴۔ اثر ۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْھُذَیْلِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ نَعَمْ۔ کتاب القراءۃ صفحہ ۶۲ البیہقی ج۲ ص۱۶۹

عبداللہ بن ابی الہذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے سوال کیا۔ کیا میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں (ضرور پڑھا کر)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۵۔ اثر ۱۶ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ مَا کَانُوْا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یَّقْرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فِیْ نَفْسِہٖ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۵، ۱۴۷ جزء القراءۃ ص ۵ دھلی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ صحابہ اکرام رحم امام کے پیچھے سورت فاتحہ آہستہ پڑھنے کو بُرا نہیں سمجھتے تھے۔

۱۳۶۔ اثر ۱۷ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِمَکَّۃَ اَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنْ رَبِّ ھٰذِہِ الْبَیْتِ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃً لَا اَقْرَأُ فِیْھَا وَلَوْ بِاُمِّ

ابو العالیہؒ کہتے ہیں۔ کہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا۔ کہ کیا میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ اس گھر (بیت اللہ) کے رب سے مجھے شرم آتی ہے۔ کہ میں کوئی نماز پڑھوں

الکتاب جزء القراءۃ ص دھلی کتاب القراءۃ ص ۶۵-۱۴۷ البیہقی ج۲ ص ۱۶۱

اور اس میں کچھ بھی نہ پڑھوں۔ اگرچہ سورۃ فاتحہ ہی ہو۔

۱۳۷۔ اثر ۱۸۔ اِنَّ ابْنَ عُمَرَؓ لَمْ یَکُنْ یَدَعُ اَنْ یَقْرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ مِّنَ الْمَکْتُوْبَۃِ۔ محلی ابن حزم ج۳ ص ۲۳۷

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرض نماز کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ ضرور پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۸۔ اثر ۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۴-۱۳۷ وَھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ لَاغُبَارَ عَلَیْہِ البیہقی ج۲ ص ۱۶۹

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کر۔

۱۳۹۔ اثر ۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ جَھَرَ اَوْ لَمْ یَجْھَرْ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۴

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضرور پڑھا کر خواہ امام بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ۔

۱۴۰۔ اثر ۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاتَدَعْ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ جَھَرَ الْاِمَامُ اَوْ لَمْ یَجْھَرْ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا (امام کے پیچھے) سورت فاتحہ مت چھوڑ۔ خواہ امام بلند آواز سے قرأت

کتاب القراءۃ ص۴۵

۱۴۱۔ اثر ۲۲ عَنْ حَنَشٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ خَلْفَ الْاِمَامِ

کتاب القراءۃ ص۴۵

۱۴۲۔ اثر ۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَدَعْ اَنْ تَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ خَلْفَ الْاِمَامِ جَهَرَ اَوْلَمْ يَجْهَرْ۔ البیہقی ص۳۴۳ ج۲، مصنف ابن ابی شیبۃ ص۱۶۹ ج۱ ص۲۰۲ ج۱

۱۴۳۔ اثر ۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بُدَّ اَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ جَهَرَ اَوْلَمْ يَجْهَرْ

محلی ابن حزم ص۲۳۷ ج۳

کرے یا آہستہ۔

حنش کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھا کر۔

—٭—

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ کہ ہر رکعت میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو مت چھوڑ۔ امام جہر قرأت کرے۔ یا جہر نہ کرے۔

—٭—

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضروری ہے امام جہر قرأت کرے۔ یا جہر نہ کرے۔ (ہر حال میں سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔)

ان اقوال سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ترجمان القرآن حبرالامت امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا فرض اور ضروری سمجھتے تھے۔

٭٭٭٭٭

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۴۔ اثر ۲۵ وقال ابو مریم سمعت ابن مسعود یقرأ خلف الامام۔ جزء القراءۃ ص ۵۰۸ دہلی

ابو مریم کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۵۔ اثر ۲۶ عن عبد اللہ بن زیاد الاسدی قال صلیت الی جنب عبد اللہ بن مسعود خلف الامام فسمعتہ یقرأ فی الظہر والعصر۔ کتاب القراءۃ ص ۶۴

البیہقی ص ۱۶۹ ج ۲

عبداللہ بن زیاد اسدی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے پہلو میں کھڑے ہو کر امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو میں نے آپ کو ظہر عصر کی نماز میں (سورۃ فاتحہ) پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۴۶۔ اثر ۲۷ عن ابن مسعود انہ قرأ فی العصر خلف الامام فی الرکعتین الاولیین بام القرآن وسورۃ۔ کتاب القراءۃ ص ۶۱ مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۷۳ ج ۱

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دونوں رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت پڑھی۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۴۷۔ اثر ۲۸۔ عن مجاھد

مجاہد کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔ کتاب القراءۃ ص۶۵ البیہقی ص۶۹ ج۲ ومصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

امام کے پیچھے ظہر و عصر کی نماز میں (سورۃ فاتحہ) پڑھ رہے تھے۔"

—— ❊ ——

۱۴۸۔ اثر ۲۹۔ عَنْ مُجَاهِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ جزء القراءۃ ص۸ ومصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۳ ج۱

مجاہد کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتے ہوتے سنا۔

❊❊❊❊❊

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۔ اثر ۳۰ قلت یا ابا ہریرۃ کیف اصنع اذا کنت مع الامام وھو یجھر بالقراءۃ قال ویلک یا فارسی اقرأ بہا فی نفسک۔ جزء القراءۃ ص۱۰، ۱۱ دہلی۔ کتاب القراءۃ ص۱۹

(ابو السائب کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوہریرہ رضی سے کہا۔ کہ جب میں امام کے ساتھ (نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو میں کیا کروں؟ حضرت ابوہریرہ رضی نے فرمایا۔ اے فارسی تجھ پر افسوس (کہ تو اتنی بات نہیں سمجھتا) سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے آہستہ پڑھا کر۔

۱۵۰۔ اثر ۳۱ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رض اِنِّي اَكُوْنُ اَحْيَانًا

(عبدالرحمٰن بن یعقوب نے کہا) میں نے کہا۔ اے ابوہریرہ رضی میں کبھی امام کے

خَلْفَ الْاِمَامِ وَاَنَا اَسْمَعُ قِرَاءَتَہٗ فَقَالَ یَا بْنَ الْفَارِسِیِّ اِقْرَاْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ۔ کتاب القراءۃ ص۲۲

پیچھے ہوتا ہوں۔ اور امام کی قرأت کو سن رہا ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اے فارسی کے بیٹے۔ سورت فاتحہ کو آہستہ پڑھا کر۔

۱۵۱۔ اثر ۳۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَاْ بِھَا وَاسْبِقْہُ۔ جزء القراءۃ دہلی ص۲۰

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ کہ جب امام سورت فاتحہ پڑھے۔ تو تو بھی سورت فاتحہ پڑھ۔ اور اس سے سبقت کر۔

۱۵۲۔ اثر ۳۳ وَھُوَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَاْمُرُ بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ وَفِیْمَا خَافَتَ۔

معالم السنن ص۳۹۲ ج۱ مطبوعہ انصار السنۃ المحمدیۃ۔

یعنی حضرت ابوہریرہؓ جہری و سری تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

ان اقوال سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہؓ جہری و سری تمام نمازوں میں مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری و لازمی سمجھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۳۔ اثر ۳۴۔ وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تَاْمُرُ بِالْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ جزء القراءۃ ص۵ دہلی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا متفقہ بیان

۱۵۴۔ اثر ۳۵۔ اَنَّهُمَا كَانَا يَرَيَانِ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ ص۶۶

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ دونوں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کے قائل تھے۔

۱۵۵۔ اثر ۳۶۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَؓ وَعَائِشَةَ رضؓ اَنَّهُمَا كَانَا يَأْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ يُقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كتاب القراءة ص۶۶ البيهقي ص۱۷۱ ج۲

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ ظہر و عصر کی نماز میں امام کے پیچھے۔ پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کچھ قرآن مجید پڑھنے کا حکم کرتے تھے اور حضرت عائشہ فرماتی تھیں۔ کہ پچھلی دونوں رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھی جاسکے۔

—٭—

....

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۔ اثر ۳۷۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ صَلَّيْتُ صَلٰوةً وَاِلٰى جَنْبِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ کہ ہم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور میرے پہلو میں حضرت عبادہ بن صامت کھڑے تھے میں نے آپ کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے

فَلَمَّا فَرَغْنَا قُلْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ اَلَمْ اَسْمَعْكَ قَرَأْتَ بِفَاتِحَةِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِهَا۔ كتاب القراءة ص٦٣

سنا جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے حضرت عبادہؓ سے کہا کیا میں نے آپ کو امام کے پیچھے) سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا ہاں کیوں کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں.

١٥٧۔ اثر ٣٨۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رض يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ عُبَادَةُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ كتاب القراءة ص٦٣ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ كتاب القراءة ص٦٤

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ کہ میں نے سنا کہ حضرت عبادہؓ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبادہؓ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

١٥٨۔ اثر ٣٩۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَاقْرَأْ فِيْ نَفْسِكَ وَاِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ فَاَسْمِعْ اُذُنَيْكَ وَلَا تُؤْذِ مَنْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَمَنْ عَنْ يَسَارِكَ۔ كتاب القراءة ص٦٣

حضرت عبادہؓ بن صامت نے فرمایا۔ سوائے سورت فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ اگر تو امام کے پیچھے ہو تو سورت فاتحہ آہستہ پڑھو۔ اور اگر اکیلا ہے تو تو اپنے کانوں کو سنا۔ اور دائیں بائیں طرف کے لوگوں کو تکلیف مت دے یعنی زیادہ بلند آواز سے نہ پڑھو۔

١٥٩۔ اثر ٤٠۔ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ قَالَ اَرٰے

محمود بن ربیع کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عبادہؓ

أَنْ يَعُوْدَ لِصَلٰوتِهٖ وَإِنْ ذَكَرَ ذٰلِكَ وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَلَا أَرٰى إِلَّا أَنْ يَعُوْدَ لِصَلٰوتِهٖ
جزء القراءة ص۳ دھلی

سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ قرأت "سورۃ فاتحہ" کو بھول گیا۔ وہ کیا کرے حضرت عبادہؓ نے فرمایا۔ کہ وہ آدمی نماز دوبارہ پڑھے۔ اگرچہ اس کو دوسری رکعت میں یاد آئے تو بھی نماز دوبارہ پڑھے۔ کیوں کہ نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

ان اثروں سے صراحۃً ثابت ہوا۔ کہ حضرت عبادہ بن صامت خود امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھتے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

۱۴۰۔ اثر ۱۸۱۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کا فتوے بعینہ وہی ہے۔ جو حضرت عمرؓ کا ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ قُلْتُ وَإِنْ قَرَأْتَ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ قَرَأْتُ وَكَذٰلِكَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعُبَادَةُ۔ جزء القراءۃ ص۳

حضرت عمرؓ نے سائل کو حکماً فرمایا۔ کہ امام کے پیچھے "سورت فاتحہ" پڑھا کریں۔ میں نے کہا (سائل نے) اگرچہ آپ پڑھ رہے ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں اور حضرت ابی بن کعبؓ و حذیفہ بن یمان اور حضرت عبادہؓ نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے

۱۴۱۔ اثر ۱۸۲ وَقَالَ حُذَيْفَةُ يَقْرَأُ

فرمایا۔ کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے

جزء القراءۃ ص۳

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ

١٦٢۔ اثر ۴۳۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ رض قَرَأَ فَقِيْلَ لَهُ اَتَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ اِنَّا لَنَفْعَلُ۔ کتاب القرأۃ ص۶۷۔ البیہقی ص۱۷۰ ج۲

حمید بن ہلال کہتے ہیں۔ کہ ہشام بن نے "امام کے پیچھے سورت فاتحہ کو تو کہا گیا۔ کہ آپ امام کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ ہشام بن عامر نے فرمایا۔ کہ ہم (امام کے پیچھے سورت فاتحہ) پڑھا کرتے تھے

ہشام بن عامرؓ تمام صحابہ اکرامؓ کے متعلق فرما رہے ہیں۔ کہ امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے کسی ایک صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ گویا کہ تمام صحابہ کرامؓ کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے پر اجماع ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

١٦٣۔ اثر ۴۴۔ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القرأۃ ص۴۷ جزء القراءۃ ص۸-۱۴

البیہقی ص۱۷۰ ج۲

ابو نضرۃ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے امام کے پیچھے پڑھنے کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ سورۃ فاتحہ یعنی امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کر۔

۱۴۔ اثر ۴۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رض یَقُوْلُ اِقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ اَوْ قَالَ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ محلی ابن حزم ص ۲۳۸ ج ۲

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز کہتے ہیں۔ کہ ابوسعید خدری رض نے فرمایا۔ کہ ہر رکعت یا کہا ہر نماز میں سورت فاتحہ پڑھا کر۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۴۔ اثر ۴۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ یَقْرَأُ الْاِمَامُ وَمَنْ خَلْفَہٗ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ کتاب القرأۃ ص ۶۷

حضرت جابر بن عبداللہ رض نے فرمایا۔ کہ امام اور مقتدی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اس سے مراد ظہر و عصر کی نماز ہے۔

۱۴۔ اثر ۴۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَقْرَأُ فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ کتاب القرأۃ ص ۶۷

بیہقی ص ۱۶۰-۱۷۰ ج ۲

حضرت جابر بن عبداللہ رض نے فرمایا۔ ہم (صحابہ رض) امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۔۔۔۔۔

اس اثر سے معلوم ہوا۔ کہ سب صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۷۔ اثر ۴۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِقْرَأْ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِالْحَمْدِ وَالسُّوْرَةِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِالْحَمْدِ۔ کتاب القراءۃ۔ ص۲۲

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا۔ کہ پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کر۔

۱۶۸۔ اثر ۴۹ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا یُجْزِیْهِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ جزء القراءۃ ص۴ دہلی

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نمازی کو بغیر سورت فاتحہ کے نماز کفایت نہیں کرے گی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۹۔ اثر ۵۰۔ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ لَا تَتْرُكْ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ جَهَرَ اَوْ لَمْ یَجْهَرْ۔ کتاب القراءۃ ص۶۸

حسان بن عطیہؒ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا۔ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا مت چھوڑ۔ امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ

۱۷۰۔ اثر ۵۱۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ لَوْ اَدْرَكْتُ الْاِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ لَا اَحْبَبْتُ

حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا۔ کہ اگر میں امام کو رکوع کی حالت میں پاؤں۔ تو پسند کرتا

اَنْ اَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ - کتاب القرأة ص۵۹	ہوں۔ کہ سورت فاتحہ پڑھ لوں۔

حضرت ابوالدرداءؓ کے ان اثروں سے مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ فرض ثابت ہو رہی ہے۔ کہ کسی حالت میں بھی سورت فاتحہ نہ چھوڑی جائے۔ اور وھوا راکعٌ سے زیادہ تاکید کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۱۔ اثر ۵۲۔ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ - کتاب القرأة ص۶۸ ۱۲۴ البیہقی ص۱۷۰ ج۲	ثابت کہتے ہیں۔ کہ حضرت انسؓ ہم کو امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۱۷۲۔ اثر ۵۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضؓ قَالَ لَا تَزْكُوا صَلٰوةُ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَرُكُوْعٍ وَّ سُجُوْدٍ وَفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَرَاءَ الْاِمَامِ وَغَيْرِ الْاِمَامِ - کتاب القرأة ص۶۸	حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا۔ کہ کسی مسلمان کی نماز بغیر وضو اور رکوع و سجود اور سورت فاتحہ کے پاک نہیں ہوتی۔ امام کے پیچھے ہو یا امام کے پیچھے نہ ہو۔

اس اثر سے معلوم ہوا۔ کہ مقتدی وغیر مقتدی کیلئے سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

۱۷۳۔ اثر ۵۴۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض اَنَّهٗ قَالَ لَا يَجُوْزُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ البیہقی ص ۱۶۲ ج ۲

حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

۱۷۴۔ اثر ۵۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القراءۃ ص ۲۹ البیہقی ص ۱۷۱ ج ۲

حضرت عمر بن ابی سحیم کہتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم کو ظہر و عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے۔

۱۷۵۔ اثر ۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ جزء القراءۃ ص ۸ دہلی

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ امام کے پیچھے ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور دو سورتیں۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

جزء القراءۃ ص۵ دھلی

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما

۱۷۶۔ اثر ۵۷۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَكَذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔ کتاب القراءۃ ص۵ جزء القراءۃ ص۶ دھلی۔

مجاہد نے کہا۔ کہ جب آدمی امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھے۔ تو نماز دوبارہ پڑھے (کیونکہ بغیر فاتحہ کے اس کی نماز نہیں ہوتی) اور عبداللہ بن زبیر نے بھی یہی فرمایا ہے"

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۱۷۷۔ اثر ۵۸۔ سَأَلَ رَجُلٌ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رض عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِذَا قَرَأَ فَاقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَإِذَا لَمْ تَسْمَعْ فَاقْرَأْ فِي نَفْسِكَ وَلَا تُؤْذِ مَنْ عَنْ يَمِينِكَ وَلَا مَنْ عَنْ شِمَالِكَ کتاب القراءۃ ص۶۳ نیز ملاحظہ ہو تفسیر مظہری ص۱۱۸ ج۱ و معالم

ایک آدمی نے حضرت معاذ بن جبل رض سے قرأت خلف الامام کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب امام پڑھے تو سورت فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ۔ اور جب تو امام کی قرأت کو نہیں سنتا تو آہستہ پڑھ۔ اور (اونچی پڑھ کر) اپنے دائیں اور بائیں لوگوں کو تکلیف مت دے۔

التنزیل ص۳۳۱ ج۲ البیہقی ص۱۶۹ ج۲ و خازن ص۲۳۱ ج۲

حضرت ابو ایوب انصاریؓ و عثمانؓ بن ابی العاصی و خواتؓ بن جبیر وغیرہمؓ

۱۷۸ اثر ۵۹۔ وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِی وَعُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَاَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِی وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّھُمْ قَالُوْا لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَالْمَشْھُوْرُ مِنْ مَذْھَبِ الْاَوْزَاعِیِّ فَھٰؤُلَاءِ الصَّحَابَۃُ لَھُمُ الْقُدْوَۃُ وَفِیْھِمُ الْاُسْوَۃُ کُلُّھُمْ یُوْجِبُوْنَ

یعنی عمر بن الخطابؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ ابو ہریرہؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ ابو ایوب انصاریؓ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ عبادہ بن صامتؓ۔ ابو سعید خدریؓ عثمان بن ابی العاصؓ۔ خواتؓ بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمر کا یہی قول ہے۔ اور امام اوزاعیؒ کا مشہور مذہب یہی ہے۔ پس یہ صحابہ کرامؓ ہمارے پیشوا ہیں۔ اور انہیں میں اسوۂ حسنہ ہے۔ سب کے سب ہر رکعت میں سورت فاتحہ کو واجب قرار دیتے ہیں۔

الْفَاتِحَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تفسیر القرطبی ص۱۱۹ ج۱

....

۱۷۹۔ اثر ۶۰ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَكَرُوا الصَّلٰوةَ وَقَالُوا لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ وَلَوْ بِأُمِّ الْكِتَابِ قَالَ خَالِدٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ هَلْ سَمّٰى أَحَدًا مِنْهُمْ قَالَ نَعَمْ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ رض مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۱ ج۱ طبع ہند ۱۳۸۶ھ

خالد کہتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن حارث نے کہا۔ کہ میں صحابہ کرام کی انصاری جماعت کے پاس بیٹھا تو انہوں نے نماز کا ذکر کیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہے۔ اگرچہ صرف سورت فاتحہ ہو۔ خالد کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن حارث کے بیٹے کہا۔ کہ ان میں سے کسی کا نام لے سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں اس جماعت میں خوات بن جبیر بھی بیٹھے ہوتے تھے۔

تمام صحابہ کرامؓ کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا

۱۸۰۔ اثر ۶۱ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں۔

كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ جزء القراءۃ ص۳۱ و مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۱ ج۱

یعنی ہم صحابہ کرامؓ بیان کیا کرتے تھے کہ کوئی نماز بغیر سورت فاتحہ کے کفایت نہیں کرتی۔

اس میں کسی صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ عام بیان کیا گیا ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ کا یہی اعتقاد تھا۔ کہ بغیر سورت فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی ہے۔ گویا صحابہ کرامؓ کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔

پہلے ابو سعیدؓ خدریؓ کی روایت میں ص۶۴ پر گزر چکا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا یقینی بات ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ عام طور پر آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ اور وہ آپؐ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرامؓ بحکم نبویؐ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل و عامل تھے۔

(۱۸) اثر ۶۲۔ علامہ علی بن عبد الکافی السبکی فتاوی السبکی ص۱۴۸ میں فرماتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ كَثِيرَةٌ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ مَعًا عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ۔

یعنی صحابہ کرامؓ و تابعینؒ سے سری اور جہری نمازوں میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کے متعلق بہت آثار مروی ہیں۔

امام شعبی فرماتے ہیں۔

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ إِنَّمَا هَلَكْتُمْ حِينَ تَرَكْتُمُ الْآثَارَ وَأَخَذْتُمْ بِالْمَقَايِيسِ۔

یعنی جب تم نے آثار (احادیث نبویہ و اقوال صحابہؓ) کو چھوڑ دیا۔ اور قیاسات کو اپنا لیا۔ تو ہلاک

الاعتصام للشاطبی ص ۱۲۵ ج ۱ — ہو گئے۔

وَكَانَ يَقُوْلُ رَأَى اَبُوْحَنِيْفَةَ عَلَيْكُمْ بِاٰثَارِ مَنْ سَلَفَ وَ اِيَّاكُمْ وَرَاْيَ الرِّجَالِ وَاِنْ زَخْرَفُوْهُ بِالْقَوْلِ - میزان کبریٰ للامام شعرانی ص ۶۳ ج ۱ طبع دہلی

یعنی امام ابوحنیفہؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ سلف صالحین (صحابہ کرامؓ) کے آثار کو لازم پکڑو۔ اور آدمیوں کی رائے سے بچتے رہو۔ اگرچہ وہ بات کو کتنا ہی مزین و خوبصورت کر کے پیش کریں۔

تَعَلَيْكُمْ بِالْاٰثَارِ وَطَرِيْقَةِ السَّلَفِ میزان کبریٰ للشعرانی ص ۶۳ ج ۱ طبع دہلی

یعنی (صحابہ کرامؓ کے) آثار اور سلف صالحین کے راستہ کو لازم پکڑے رکھو۔

ان آثار صحابہؓ سے آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی۔ امام کی اقتداء میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور دوسروں کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

بعض حضرات قرآت فاتحہ کی احادیث کو رد کرنے کے لیے یہ بہانہ تلاش کرتے ہیں۔ کہ ابتداء اسلام مکہ میں واقعی تمام صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں مکہ ہی میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا۔ ان کا یہ کہنا سر اسر غلط ہے۔ کیوں کہ قرآت فاتحہ خلف الامام کی احادیث وہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ بھی روایت کرتے ہیں۔ جو بالکل متاخر الاسلام ہیں۔ اور ہجرت کے بعد اسلام لائے۔ اگر یہ حکم منسوخ ہوتا۔ تو جلیل القدر صحابہ کرام پر مخفی نہ رہتا۔ خصوصاً جو حضر و سفر میں آپ کے ساتھ رہنے والے

سنتے۔ اور قرأت فاتحہ کے متعلق آپ کی وفات کے بعد وہ روایات بیان کرتے۔ اور نہ ہی وہ صحابہؓ خود امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے۔ اور نہ دوسروں کو امام کے پیچھے پڑھنے کا حکم دیتے۔ اور نہ مذکورہ آثار صحابہ کرامؓ سے مروی ہوتے۔

قرأت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت

تابعینؒ و تبع تابعینؒ سے

حضرت سعید بن جبیرؒ کا فتوے

قرادت فاتحہ خلف الامام کے متعلق آپ کا فتوی یہ ہے۔

۱۸۲۔ فتوی ملے قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ نَعَمْ وَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ. کتاب القراءۃ ص۹۹ جزء القراءۃ ص۲۹

عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے پوچھا۔ کہ کیا میں امام کے پیچھے پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں (ضرور پڑھ) اگرچہ تو امام کی قرأت کو سن رہا ہو۔

حضرت رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ

١٨٣۔ فتوی ۲ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ رحمہ اللہ كَانَ يَقُوْلُ إِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَجَهَرَ أَوْ لَمْ يَجْهَرْ فَلَا بُدَّ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ محلی ابن حزم ص ۲۳۸ ج ۳۔ کتاب القراءۃ ص ۶۳

یعنی رجاء بن حیوہؒ فرمایا کرتے تھے اگرچہ (مقتدی) امام کے پیچھے ہو اور امام قرأت جہر کرے یا سر (دونوں حالتوں میں) سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

حضرت حماد استاذ امام ابوحنیفہؒ

١٨٤۔ فتوی ۳ وَقَالَ خَلَّالٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأُوْلٰى وَالْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَقَالَ أَنْ تَقْرَأَ۔ جزء القراءۃ ص ۵

حنظلہ بن ابی المغیرہ نے کہا۔ کہ میں نے (امام ابوحنیفہ کے استاذ) حضرت حماد سے ظہر وعصر میں قرأت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ سعید بن جبیر (امام کے پیچھے) پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا۔ آپ کو کیا پسند ہے۔ امام حماد نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ تو امام کے پیچھے پڑھا کر۔

حضرت امام عروہ بن زبیرؓ

۱۸۵۔ فتوی ۴ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رض عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيَّ اِقْرَءُوْا فِي سَكْتَةِ الْاِمَامِ فَاِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلٰوةٌ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ کتاب القراءۃ منک

ہشام بن عروہؒ اپنے باپ عروہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عروہؒ نے فرمایا۔ اے میرے بیٹو۔ امام کے سکتہ میں (سورت فاتحہ) پڑھا کرو۔ کیوں کہ سورت فاتحہ کے بغیر کوئی نماز پوری نہیں ہوتی

حضرت امام مکحولؒ کا فتوی

۱۸۶۔ فتوی ۵ قَالَ مَكْحُوْلٌ اِقْرَأْ بِهَا يَعْنِيْ بِالْفَاتِحَةِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ اِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا وَاِنْ لَّمْ يَسْكُتْ اِقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلٰى حَالٍ۔ کتاب القراءۃ منے ابوداؤد ص ۱۲۱/۱-۲۰ البیہقی ص ۱۷۱/۲-۲

حضرت امام مکحولؒ نے فرمایا ہے۔ کہ جب امام جہری نمازوں میں سورت فاتحہ سے فارغ ہو کر خاموش ہو جاتا ہے۔ تو سورت فاتحہ آہستہ پڑھو۔ اگر امام خاموش نہ ہو تو سورت فاتحہ امام سے پہلے۔ یا بعد یا اس کے ساتھ پڑھ لو۔ کسی حال میں بھی سورت فاتحہ نہ چھوڑ۔

۱۸۔ فتوی ع۱۶ كَانَ مَكْحُولٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا۔ ابوداؤد ص۱۲۰ ج۱

حضرت امام مکحولؒ خود امام کے پیچھے مغرب عشا اور صبح کی نماز میں سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں آہستہ پڑھتے تھے۔

۱۸۔ ع۱۷۔ مُوسَى بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنَّهُ لَيَقْرَأُ۔ کتاب القراءۃ ص۱۷

موسیٰ بن یسار کہتے ہیں۔ کہ امام مکحولؒ کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ حالانکہ امام (بلند آواز سے) پڑھ رہا تھا۔

حضرت امام حسن بصریؒ کا فتوے

آپ قرأت فاتحہ خلف الامام کا فتویٰ دیتے تھے۔

۱۸۔ فتوی ع۱۸ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِكَ۔ کتاب القراءۃ ص۳۵ بیہقی ص۱۷۱ ج۲ ومصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹ ج۱ اس میں فِي كُلِّ رَكْعَةٍ کا لفظ ہے

حضرت امام حسن فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز و ہر رکعت میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھا کر۔

امام ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا فتوٰی

۱۹۰۔ فتوٰی ۹ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ لِلْاِمَامِ سَکْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوا الْقِرَاءَۃَ فِیْهِمَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ جزء القراءۃ ص۱۳

حضرت ابوسلمہؒ نے فرمایا۔ امام کے دو سکتے ہیں۔ پس ان میں سورت فا پڑھنے کو غنیمت سمجھو۔

* * *

۱۹۱۔ فتوٰی ۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ هِیَ خِدَاجٌ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَکَیْفَ اِذَا کَانَ الْاِمَامُ یَقْرَأُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ لِلْاِمَامِ سَکْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوْهُمَا کتاب القراءۃ ص۱۹، ۷۰ البیہقی ص۱۷۱ ج۲

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا۔ ہر نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ مردہ ہے۔ مردہ ہے۔ بعض نے جب امام پڑھ رہا ہو۔ تو کیا کیا جا حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ امام کے سکتے ہیں۔ سورت فاتحہ پڑھنے کے لئے ان کو غنیمت جانو۔

* * *

حضرت عطاءؒ کا فتوٰی

۱۹۲۔ فتوٰی ۱۱ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِذَا کَانَ الْاِمَامُ یَجْهَرُ فَلْیُبَادِرْ بِقِرَاءَۃِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ

حضرت عطاءؒ نے فرمایا۔ جب امام بل آواز سے پڑھ رہا ہو۔ تو مقتدی کو چاہیئے کہ سورت فاتحہ پڑھنے میں

أَوْ يَقْرَأَ بَعْدَ مَا يَسْكُتُ فَإِذَا قَرَأَ فَلْيُنْصِتْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ ص۸۰ جُزْءُ الْقِرَاءَتِ ص۱۴۔

جلدی کرے۔ یا امام کے (سکتہ) خاموش ہونے کے بعد پڑھے۔ پس جب امام قرأت کرے۔ تو چپ رہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

۱۹۳۔ ع۱۲ وَقَالَ عَطَاءٌ كَانُوْا يَرَوْنَ عَلَى الْمَامُوْمِ الْقِرَاءَةَ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ الْاِمَامُ وَفِيْمَا يُسِرُّ۔ غيث الغمام حاشيه امام الكلام۔ ص۱۵۶

حضرت عطاءؒ نے فرمایا۔ کہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نماز جہری و سری میں مقتدی کے لئے امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھنے کے قائل تھے۔

حضرت مجاہدؒ کا فتویٰ

۱۹۴۔ فتویٰ ع۱۳ قَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَكَذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ ص۱۰ (جزء القراءة ص۶)

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا جب مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھے تو نماز کو دوبارہ پڑھے (کیوں کہ بغیر فاتحہ اس کی نماز نہیں ہوتی) اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا بھی یہی فتوے ہے۔

۱۹۵۔ فتوی ۱۴ عَنْ مُجَاهِد اِذَا نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ لَا تُعَدُّ تِلْكَ الرَّكْعَةُ (جزء القرأة ص۸)

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی نمازی سورت فاتحہ پڑھنا بھول جائے۔ تو وہ اس رکعت کو شمار نہ کرے۔

—:—

۱۹۶۔ فتوی ۱۵ عَنْ مُجَاهِد قَالَ اِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ تِلْكَ الرَّكْعَةَ مُصَنَّفُ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ ص۳۶۱ ج۱ ۔ ص۳۶۲

امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب نمازی کسی رکعت میں سورت فاتحہ نہ پڑھے تو وہ اس رکعت کو دوبارہ پڑھے

—:—

مقصد یہ ہے کہ نمازی امام ہو یا مقتدی یا اکیلا۔ سب کے لیئے سورت فاتحہ ہر رکعت میں ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی

حضرت قاسمؒ بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ کا فتویٰ

آپ کا فتوے قرأت فاتحہ خلف الامام کے متعلق یہ ہے۔ کہ بڑے بڑے آئمہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۷۔ فتوی ۱۶۔ وَ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَانَ رِجَالٌ اَئِمَّةٌ يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ جُزْءُ الْقِرَأَتِ دہلی ص۵ کتاب

قاسم بن محمدؒ نے فرمایا۔ کہ بڑے بڑے امام صحابہ کرامؓ و تابعین امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھا کرتے تھے۔

—:—

ات ۔ البیہقی ص۱۶۱ ج۲

حضرت امام شعبیؒ کا فتویٰ

۱۹۸۔ فتویٰ ۱۷ عن الشعبی قال اقرأ ردفی روایۃ وکیع خلف الامام فی خمسھن من الصلوات کلھا کتاب القراءۃ ۔ البیہقی ص۱۶۲ ج۲	حضرت امام شعبیؒ نے فرمایا۔ کہ امام کے پیچھے تمام نمازوں میں (سورت فاتحہ) پڑھا کرو۔
۱۹۹۔ فتویٰ ۱۸ عن الشعبی انہ کان یقول اقرأ خلف الامام فی الظہر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ وفی الاخریین بفاتحۃ الکتاب کتاب القراۃ ۔ البیہقی ص۱۶۳ ج۲ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۴ ج۱	حضرت امام شعبیؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورت اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھا کرو۔
۲۰۰۔ ۱۹ عن مالک بن مغول قال سمعت الشعبی یحسن القراۃ خلف الامام کتاب القراءت ص۔	مالک بن مغول فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت امام شعبیؒ کو سنا۔ کہ وہ امام کے پیچھے اچھی طرح سورت فاتحہ

البیہقی ص۱۷۲ ج۲ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۵ ج۱ — پڑھ رہے تھے۔

۲۰۱۔ ح۲۰ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ الْقِرَاءَۃُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُوْرٌ لِّلصَّلٰوۃِ مُصَنَّفُ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ ص۳۷۲ ج۱

اسمٰعیل بن سالم کہتے ہیں۔ کہ میں نے امام شعبی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظہر و عصر میں امام کے پیچھے اسورت فاتحہ پڑھنا۔ نماز کے لیئے نور ہے ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ

۲۰۲۔ ح۲۱ عَنْ حُصَیْنٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ فَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ کِتَابُ الْقِرَاءَۃِ ص۱۰۷ البیہقی ص۱۶۹ ج۲

حضرت حصین کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ تو میں نے سنا۔ کہ آپ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔

حضرت امام اوزاعیؒ کا فتویٰ

۲۰۳۔ ح۲۲ کَانَ الْاَوْزَاعِیُّ یَقُوْلُ حَقٌّ عَلَی الْاِمَامِ اَنْ یَّسْکُتَ سَکْتَۃً بَعْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَسَکْتَۃً بَعْدَ

حضرت امام اوزاعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ امام پر دو سکتے لازم ہیں۔ ایک پہلی تکبیر کے بعد۔ دوسرا فاتحہ پڑھ لینے کے بعد۔ تاکہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے

فاتحة الكتاب يقرأ
خلفه بفاتحة الكتاب فإن
لكن قرأ معه بفاتحة الكتاب
قبلها وإذا أسمع القراءة ثم
جزء كتاب القراءت ص۱۰

اگر مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنا ممکن نہ ہو۔ تو امام کے ساتھ ہی سورت فاتحہ پڑھ لے۔ جب وہ پڑھے۔ تو جلدی جلدی پڑھے۔ اور سنے۔

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رح

۲۰۔ ۲۳ عن يزيد بن
رومان أن نافع بن جبير بن
مطعم كان يقرأ خلف الإمام
فيما لم يجهر فيه الإمام بالقراءة
كتاب القراءة ص۱۰

یزید بن رومان کہتے ہیں۔ جب امام بلند آواز سے قرأت نہیں کرتا تھا تو نافع بن جبیر امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرتے تھے۔

امام حکم رح

۲۰۔ ۲۴ عن الحكم قال
اقرأ خلف الإمام فيما لم
يجهر في الأوليين بفاتحة
الكتاب وسورة وفي الآخرين بفاتحة
الكتاب۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷۴ ج۱

امام حکم نے فرمایا۔ کہ جب امام بلند آواز سے قرأت نہ کرے۔ تو پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ پڑھ۔

امام ابن شہاب زہری رح

۲۰۔ ۲۵ عن ابن شہاب انہ کان یقرأ خلف
الإمام فيما لم يجهر فيه الإمام بالقراءة
کتاب القراءۃ ص۱۰

جب امام بلند آواز سے قرأت نہیں کرتا تھا تو امام ابن شہاب زہری رح امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرتے تھے۔

عمرو بن میمون بن مہران کا فتویٰ

۲۰۷ ـ ۲۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ قَالَ عَمْرٌو صَدَقَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيْهِ مِهْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ كِتَابُ الْقِرَاءَةِ ص ۵۲

عبدالرحمٰن بن سوار کہتے ہیں۔ کہ میں عمرو بن میمون بن مہران کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک کوفی آدمی نے عمرو سے کہا کہ اے ابوعبداللہ مجھے یہ بات پہنچی ہے۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ کہ جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز ناقص ہے۔ (مردہ ہے) عمرو نے فرمایا۔ سچ ہے۔ کیونکہ مجھ کو میرے باپ میمون نے اپنے باپ مہران سے بیان کیا۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی۔ اس کی نماز ناقص ہے مردہ ہے۔

سعید بن مسیب

۲۰۸ ـ فتویٰ ۲۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ يَقْرَأُ الْاِمَامُ

سعید بن مسیب نے فرمایا۔ کہ ظہر اور عصر کی نماز میں امام اور مقتدی

ومن خلفه فی الظهر والعصر سورت فاتحہ پڑھا کریں۔
بفاتحة الکتاب مصنف ابن
ابی شیبۃ ص۳۷۴ ج۱
نیز ملاحظہ ہو۔ جزء القرأت ص۷

ابو الملیح رح

۲۰۹۔ ۲۸۔ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ صَلَّیْتُ الْمَغْرِبَ وَالْحَکَمُ بْنُ اَیُّوْبَ اِمَامُنَا وَ اَبُوْ مَلِیْحٍ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ اُسَامَۃَ فَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۵ ج۱

یحیی بن ابی اسحق کہتے ہیں۔ کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی۔ اور حکم بن ایوب ہمارے امام تھے۔ اور ابو ملیح ابن اسامہ کے پہلو میں (ساتھ) کھڑے تھے۔ میں نے اس کو سورت فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔

نیز ملاحظہ ہو۔ جزء القرأت ص۷

یہ حضرات بھی قرأۃ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے

۲۱۰۔ ۲۹ میمون بن مہران جزء القرأت ص۵

۲۱۱۔ ۳۰۔ ابو مجلز جزء القرأت ص۷

۲۱۲۔ ۳۱۔ مالک بن عون جزء القرأت ص۷

۲۱۳۔ ۳۲۔ حمید بن ہلال جزء القرأت ص۶

۲۱۴ - ۳۳ سعید بن ابی عروبہ - جزء القرأت ص۷
جزء القراءۃ للامام البخاریؒ ص۵ دہلی میں ہے۔

۲۱۵ - ۳۴ وَمَالَا اُحْصِیْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَاَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّہٗ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاِنْ جَھَرَ کَذَا فِیْ کِتَابِ الْقِرَاءَۃِ لِلْاِمَامِ الْبَیْھَقِیّ ص۱۰۱

یعنی بے شمار تابعین اور اہل علم جن کی تعداد گنی نہیں جا سکتی، وہ سب یہ فرماتے ہیں۔ کہ مقتدی امام کے پیچھے (سورت فاتحہ ضرور) پڑھا کرے۔ اگرچہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو۔

الغرض :- امت کی اکثریت (صحابہ وتابعین) اسی چیز کی قائل ہے۔ کہ بغیر فاتحہ کے کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔

قرأت فاتحہ خلف الامام کا ثبوت ائمہ مجتہدین جمہور سلفؒ

امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ بن حنبل

و دیگر ائمہ عظام سے

امام نوویؒ المجموع شرح مہذب ص ۳۲۷ ج ۳ میں لکھتے ہیں۔

۲۱۶۔ مسئلہ مَذْهَبُنَا اَنَّ الْفَاتِحَةَ مُتَعَيِّنَةٌ لَا تَصِحُّ صَلٰوةُ الْقَادِرِ عَلَيْهَا اِلَّا بِهَا وَ بِهٰذَا قَالَ جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَنْ بَعْدَهُمْ وَ قَدْ حَكَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ الزُّهْرِيِّ

ہمارا مذہب (شوافع) یہ ہے کہ نماز میں سورت فاتحہ متعین ہے۔ (یعنی نماز میں سورت فاتحہ ہی پڑھنا فرض ہے، کوئی دوسری آیت اس کی جگہ کفایت نہیں کر سکتی) جو شخص سورت فاتحہ پڑھ سکتا ہے اس کی نماز سورت فاتحہ پڑھے بغیر صحیح نہیں۔ جمہور صحابہ کرامؓ و تابعین و آئمہ عظام۔ اسی کے

وَابْنِ عَوْنٍ وَالْاَوْزَاعِیْ وَ مَالِكٍ وَابْنُ الْمُبَارِكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَاَبِیْ ثَوْرٍ وَحَكَاهُ اَصْحَابُنَا عَنِ الثَّوْرِیْ وَدَاوٗدَ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ لَا تَتَعَیَّنُ الْفَاتِحَةُ لٰکِنْ تَسْتَحِبُ وَ فِیْ رِوَایَةٍ تَجِبُ شرح مھذب ص۳۲۷ ج ۳

قائل ہیں۔ کہ سورت فاتحہ ہر نماز میں ہر شخص امام ہو۔ یا مقتدی یا منفرد کے لیے پڑھنا فرض ہے۔ اور ابن المنذر نے حضرت عمرؓ۔ عثمانؓ بن عاص عبداللہ بن عباسؓ۔ ابوہریرہؓ ابوسعید خدریؓ۔ خوات بن جبیرؓ۔ امام زہریؒ۔ امام ابن عون۔ امام اوزاعیؒ۔ امام عبداللہ بن مبارک۔ امام احمدؒ۔ امام اسحاقؒ۔ امام ابو ثورؒ سے اور ہمارے اصحاب (شوافعی) نے امام سفیان ثوریؒ۔ اور امام داؤد ظاہریؒ سے یہی قول نقل کیا ہے۔

اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا۔ کہ سورت فاتحہ نماز میں متعین نہیں ہے۔ لیکن مستحب ہے۔ اور ایک روایت میں فرمایا۔ کہ سورت فاتحہ پڑھنا نماز میں واجب ہے۔

۱۱۷ امام نوویؒ شرح مسلم ص۱۷۰ ج ۱ میں رقم طراز ہیں۔

وَالصَّحِیْحُ الَّذِیْ عَلَیْهِ جُمْهُوْرُ اور صحیح بات جس پر جمہور علماء

الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ وُجُوْبُ الْفَاتِحَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ۔

شرح مسلم صـــ ۱۷۰ ج ۱

سلف و خلف اصحابہ اکرامؓ و تابعین و آئمہ دینؒ متفق ہیں - یہ ہے۔ کہ امام و مقتدی و منفرد وغیرہ کے لیئے ہر رکعت میں سورت فاتحہ فرض ہے۔

امام محمد بن عیسےٰ ترمذیؒ لکھتے ہیں۔

۲۱۸ - ۳ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحٰقُ ترمذی صـــ ۴۲ ج ۱

ترمذی مـــ نورمحمد کراچی

اکثر اہل علم۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اُن کے بعد والے اہل علم قرأت (فاتحہ) خلف الامام کے قائل تھے۔ امام مالکؒ۔ امام عبداللہ بن مبارکؒ۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ۔ امام اسحاقؒ۔ یہ سب آئمہ عظام قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

تفسیر خازن صـــ ۲۵ ج ۱ میں ہے۔

۲۱۹ - ۴ مَذْهَبُ مَالِكٍ وَ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدَ وَجُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ إِلٰى وُجُوْبِ الْفَاتِحَةِ وَإِنَّهَا مُتَعَيِّنَةٌ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئ

امام مالکؒ - امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ - اور جمہور علماء - (صحابہ کرامؓ و تابعینؒ و تبع تابعین و غیرہم) وجوب فاتحہ کے قائل

اِلَّا بِھَا۔ — تھے۔ اور (یہ سب علماء کرام فرماتے ہیں کہ) نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ہی فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی

تفسیر خازن صـ۲۵ ج۱

حافظ ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں صـ۱۲ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

۲۲۰۔ ـــ۵ـ اِنَّہٗ یَتَعَیَّنُ قِرَاءَۃُ الْفَاتِحَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَا تُجْزِئُ الصَّلٰوۃُ بِدُوْنِھَا وَھُوَ قَوْلُ بَقِیَّۃِ الْاَئِمَّۃِ مَالِكٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَصْحَابُھُمْ وَجُمْھُوْرُ الْعُلَمَاءِ

یعنی نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا متعین ہے۔ اس کے سوا نماز کفایت نہیں کرتی۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور اُن کے اصحاب اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔

تفسیر ابن کثیر صـ۱۲ ج۱

تفسیر فتح البیان صـ۳۵ ج۱ میں ہے۔

۲۲۱۔ ـــ۶ـ۔ اِخْتَلَفُوْا فِیْ وُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ فَذَھَبَ جُمْھُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنْھُمْ مَالِكٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ اِلٰی وُجُوْبِھَا وَاِنَّھَا مُتَعَیِّنَۃٌ فِی الصَّلٰوۃِ لَا تُجْزِئُ اِلَّا بِھَا

یعنی جمہور علماء (اکثر علماء) امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض اور متعین ہے۔ اس کے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی۔ کیونکہ

بقوله صلى الله عليه وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب اخرجه الشيخان عن عبادة بن الصامت	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی۔ اُس کی نماز نہیں ہے۔

۲۲۲-۷۔ علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری المتوفی سنہ ۶۷۱ھ اپنی تفسیر القرطبی المسمیٰ بالجامع لاحکام القرآن صفحہ ۱۱۹ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

وقال الشافعی فیما حکی عنه البویطی واحمد بن حنبل لا تجزی احدا صلوٰة حتی یقرأ بفاتحة الکتاب فی کل رکعة اماما کان او ماموما جهر امامه او اسر و (تفسیر القرطبی ص۱۱۹ ج۱)	امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔ کہ کسی آدمی کی کوئی نماز ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے بغیر کفایت نہیں کرتی۔ امام ہو یا مقتدی۔ امام قرأت جہر کرے یا ستر (پوشیدہ) ہر حال میں ہر شخص پر قرأت فاتحہ فرض ہے۔

اختلاف بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

۲۲۳-۸۔ الصحیح من هذه الاقوال قول الشافعی واحمد ومالک فی القول	یعنی امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا قول صحیح ہے۔ اور امام مالکؒ کا آخری قول بھی یہی ہے۔ کہ علی العموم

الآخر وإن الفاتحة متعينة في كل ركعة لكل أحد على العموم لقوله صلى الله عليه وسلم لا صلاة لمن لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب۔

ہر ایک کے لیئے ہر ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا متعین ہے۔ (فرض ہے) کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم عام ہے۔ کہ جو آدمی نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

اس کے بعد آگے لکھتے ہیں

٢٢٤۔ وبه قال عبد الله بن عون وأيوب السختياني وأبو ثور وغيره من أصحاب الشافعي وداود بن علي وروي مثله عن الأوزاعي وبه قال مكحول وروي عن عمر بن الخطاب وعبد الله بن عبد الله بن عباس وأبي هريرة وأبي بن كعب وأبي أيوب الأنصاري وعبد الله بن عمرو بن العاص وعبادة

عبد اللہ بن عونؒ۔ ایوب سختیانیؒ ابو ثورؒ وغیرہ من اصحاب الشافعیؒ داؤد بن علیؒ۔ امام اوزاعیؒ۔ امام مکحولؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔ اور حضرت عمرؓ۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ۔ ابو ہریرہؓ۔ ابی بن کعبؓ۔ ابو ایوب انصاریؓ۔ عبد اللہ بن عمروؓ۔ عبادہؓ بن صامتؓ۔ ابو سعید خدریؓ۔ عثمان بن ابی العاصؓ۔ خوات بن جبیر عبد اللہ بن عمرؓ۔ یہ سب صحابہ کہتے ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر

بن الصامت وابي سعيد الخدري
وعثمان بن ابي العاص وخوات
بن جبير انهم قالوا لا صلوٰة الا
بفاتحة الكتاب وهو قول ابن
عمر والمشهور من مذهب
الاوزاعي فهؤلاء الصحابة بهم
القدوة وفيهم الاسوة كلهم
يوجبون الفاتحة في كل ركعة
تفسير القرطبي ص۱۱۹

نماز نہیں ہوتی۔ صحابہ کرامؓ ہمارے پیشوا ہیں۔ اور ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہیں۔ سب کے سب ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیتے ہیں ۱۱

۲۲۵۔ ث وقال ابو ثور لا
تجزي صلوٰة الا بقراءة فاتحة
الكتاب في كل ركعة كقول الشافعي
المصري وعليه جماعة اصحاب
الشافعي وكذالك قال ابن خويز
منداد المالكي قراءة الفاتحة
واجبة عندنا في كل ركعة و
هذا هو الصحيح في المسئلة
تفسير القرطبي
ص۱۲۵ ج۱

امام ابوثور نے امام شافعیؒ کے قول کی طرح فرمایا۔ کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی۔ امام شافعی کے اصحاب کا یہی مذہب ہے۔ اور ابن خزیر منداد مالکی نے بھی یہی فرمایا ہے۔ کہ ہمارے نزدیک ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ میں یہی مذہب صحیح ہے۔

حافظ ابن عبدالبرؒ استذکار میں لکھتے ہیں :-

۲۲۶ - نمبر۱ وَ قَالَ آخَرُوْنَ لَا يَتْرُكُ اَحَدٌ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ اِمَامِهٖ فِيْ مَا اَسَرَّ وَ فِيْ مَا جَهَرَ ۞ وَ مِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الشَّافِعِيُّ بِمِصْرَ وَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ اَصْحَابِهٖ وَ هُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْ ثَوْرٍ وَ هُوَ قَوْلُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ مُحَقَّقُ الْكَلَامِ ۱۲

میں لکھتے ہیں۔ دیگر حضرات نے فرمایا۔ کہ مقتدیوں میں سے کوئی ایک بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا نہ چھوڑے۔ امام خواہ قرأت سری پڑھے۔ یا جہری۔ امام شافعیؒ۔ اور ان کے اکثر اصحاب اور امام اوزاعیؒ۔ امام لیثؒ بن سعد۔ امام ابو ثور۔ حضرت عبادہؓ بن صامتؓ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی مذہب ہے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

۲۲۷ - نمبر۱۲ امام ابوبکر محمد بن موسیٰ حازمی کتاب الاعتبار صفحہ ۹۹ میں لکھتے ہیں۔

وَ قَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى اِيْجَابِ الْفَاتِحَةِ فِيْ

اہل علم کی جماعت کا یہ مذہب ہے۔ کہ تمام حالات میں سورت

فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ عبداللہ بن عونؒ۔ اور امام اوزاعیؒ۔ اہل شام۔ امام

الْاَقْوَالِ کُلِّهَا وَ اِلَيْهِ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَ اَهْلُ الشَّامِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَصْحَابُهٗ وَمِمَّنْ اَمَرَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُمْ وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَحَادِيْثُ ثَابِتَةٌ	عبداللہ بن عونؒ۔ اور امام اوزاعیؒ اہل شام۔ امام شافعیؒ اور امام شافعی کے اصحاب۔ اور حضرت ابوسعید خدریؓ۔ حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہم نے سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ان کی دلیل احادیث صحیحہ ہیں۔

۲۲۸۔ ۱۳ وَقَالَ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ لَا يَصِحُّ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ تفسیر مظہری ج ۱ ص ۱۱	امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔

۲۲۹۔ ۱۴ وَقَالَ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ لَا يَصِحُّ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِلْاِمَامِ وَ الْمُنْفَرِدِ (تفسیر مظہری ج ۱ ص ۱۱)	امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا ایسے ہی فرض ہے جیسے امام اور اکیلے پر فرض ہے۔

۲۳۰۔ ۱۵۔ قُلْتُ (شاہ ولی اللہ) قَالَ الشَّافِعِیُّ الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاجِبَةٌ سَوَاءٌ جَهَرَ الْاِمَامُ اَوْ اَسَرَّ فَاِنْ اَمْكَنَهٗ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ سَكَتَاتِ الْاِمَامِ بَيْنَهَا وَاِلَّا قَرَاَ مَعَهٗ ۔ مُسَوّٰی شرح موطا۔ امام مالک ص۱۰۱

میں کہتا ہوں۔ کہ امام شافعیؒ نے فرمایا۔ کہ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنا فرض ہے امام جہری قرأت کرے یا سری اگر سکتات (امام) میں ممکن ہو تو ٹھیک ہے۔ ورنہ امام کے ساتھ ہی پڑھ لے۔

کذا فی مصفیٰ ص۱۰۱

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں :-

۲۳۱۔ ۱۶۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوَكِّدُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ حَتّٰی يُوْجِبَ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ وَاِنْ سَمِعَ الْاِمَامَ يَقْرَاُ وَهٰذَا هُوَ الْجَدِيْدُ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِیِّ وَقَوْلُ طَائِفَةٍ مَعَهٗ ۔ الْقَوَاعِدُ النورانية الفقهية ص۵۵ فتاوی ابن تیمیہ ص۳۲۷ ج ۲۳۔

یعنی بعض حضرات امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ مقتدی امام کی قرأت کو سن رہا ہو۔ امام شافعیؒ کا آخری قول۔ اور ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

۱۷ انہا ای الفاتحۃ فی الجھر واجبۃ وھو قول الشافعی فی الجدید و ابن حزم۔ فتاوی ابن تیمیہ ص ۲۷۶ ج ۲۳

امام شافعیؒ کے آخری قول میں مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور امام ابن حزم کا یہی مذہب ہے۔

جمہور سلف وخلف

۲۲۔ ۱۸ وقال جمھور السلف والخلف ان الفرض فی الصلوٰۃ قراءۃ الفاتحۃ و ما تیسر معک من القرآن والفاتحۃ لحدیث احمد و ابن حبان ثم اقرء بام القرآن وما شئت۔ التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول ص ۱۷۵ ج ۱

یعنی جمہور (اکثر) سلف و خلف فرماتے ہیں۔ کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور ما تیسّر سے مراد سورت فاتحہ ہے۔ کیوں کہ مسند احمد اور ابن حبانؒ کی حدیث میں (ما تیسّر کی جگہ) سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم مذکور ہے۔

امام بخاریؒ امام دار قطنیؒ

٢٣٤ـ ١٩ـ وَقَدْ رَوَى النَّاسُ فِي قِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً أَعْظَمُهُمْ فِي ذٰلِكَ اهْتِبَالًا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَدْ جَمَعَ الْبُخَارِيُّ فِي ذٰلِكَ جُزْءً وَكَانَ رَأْيُهُ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ وَهِيَ إِحْدٰى رِوَايَاتِ مَالِكٍ وَهُوَ اخْتِيَارُ الشَّافِعِيِّ۔

أَحْكَامُ الْقُرْآنِ لِابْنِ الْعَرَبِيِّ الْمَالِكِي ص۱۱۶ ج۲

لوگوں (محدثین عظامؒ) نے مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارے میں بہت احادیث روایت کی ہیں۔ خصوصاً امام دارقطنیؒ امام بخاریؒ نے تو اس مسئلہ میں مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور امام بخاریؒ جہری نمازوں میں بھی مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنا فرض سمجھتے تھے۔ امام مالکؒ سے ایک آخری روایت بھی ہے۔ اور امام شافعیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

امام مالکؒ سے آخری روایت مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ کے فرض ہونے کی ہے۔ جیسا کہ تفسیر القرطبی ص۱۱۹ ج۱ میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ

۲۰ـ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُبَارَكٍ اَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ يَقْرَءُوْنَ اِلَّا قَوْمٌ مِّنَ الْكُوْفِيِّيْنَ۔ ترمذی شریف ص۴۲ ج۔۱

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا۔ کہ میں امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھتا ہوں اور سب لوگ امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھتے ہیں مگر کوفیوں کی ایک قوم نہیں پڑھتی۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اس قول سے معلوم ہوا۔ کہ صرف کوفہ والوں میں سے ایک قوم کے سوا سب لوگ قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل و عامل تھے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ تبع تابعین سے ہیں۔ اور مشہور محدث وفقیہ ہیں۔

لیث بن سعدؒ امام مزنیؒ امام بویطیؒ امام ابوثورؒ

حافظ ابن عبدالبرؒ کتاب التمہید میں لکھتے ہیں۔

۲۳۶۔ ۲۱ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذِهِ الْجُمْلَةِ الْاَوْزَاعِيُّ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِمِصْرَ وَعَلَيْهِ اَكْثَرُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمُ الْمُزَنِيُّ وَالْبُوَيْطِيُّ وَبِهٖ قَالَ اَبُوْثَوْرٍ۔ تحقیق الکلام ص۱۸ ج۔۱

یعنی امام اوزاعیؒ۔ امام لیثؒ بن سعد۔ اور امام شافعیؒ۔ اور اُن کے اکثر اصحاب امام مزنی امام بویطی اور امام ابوثور مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ فرض سمجھتے تھے۔

ص ۱۰۸
ج ۱

۲۳۷ - ۲۲ ، علامہ حافظ ابن حزمؒ محلی ص ۲۳۶ ج ۳ منیر یہ مصر میں لکھتے ہیں:

۲۳۷ - ۲۲ وَقِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَرْضٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ مِنْ کُلِّ صَلوٰةٍ اِمَامًا کَانَ اَوْ مَامُوْمًا اَوْ مُنْفَرِدًا وَ الْفَرْضُ وَالتَّطَوُّعُ سَوَاءٌ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَوَاءٌ	ہر نماز کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ امام ہو۔ یا منفردی یا اکیلا۔ نماز فرض ونفل دونوں برابر ہیں۔ اور اس حکم میں آدمی اور عورتیں یکساں ہیں۔
اَیْضًا عُمْدَةُ الْقَارِی شرح بخاری ص ۶۴ ج ۳ علامہ عینی حنفی۔	

۲۳۸ - ۲۳ علامہ ابن الجوزی زاد المسیر فی علم التفسیر ص ۱۸ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

نَقَلَ الْاَکْثَرُوْنَ عَنْ اَحْمَدَ اَنَّ الْفَاتِحَةَ شَرْطٌ فِیْ صِحَّةِ الصَّلوٰةِ فَمَنْ تَرَکَهَا مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَیْهَا لَمْ تَصِحَّ صَلوٰتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِیْ وَدَاوٗدَ	امام احمد بن حنبلؒ سے اکثر حضرات نے نقل کیا ہے۔ کہ نماز کے صحیح ہونے کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنا شرط ہے۔ جو آدمی قدرت کے باوجود سورت

...لسیر۔

صـ۱۸ ج-۱

۲۳۹-۲۴- وَاخْتَارَ أَحْمَدُ مَعَ هٰذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَأَنْ لَا يَتْرُكَ الرَّجُلُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ

ترمذی صـ۴۲ ج-۱

فاتحہ پڑھنا چھوڑ دے گا۔ اس کی نماز صحیح نہیں ہے۔ امام مالک امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ (اور فرمایا) کہ کوئی آدمی سورت فاتحہ نہ چھوڑے۔ اگرچہ امام کے پیچھے ہو۔

۲۴۰-۲۵ کتاب الدین والصلوٰۃ علی المذاهب الاربعۃ صـ۱۱۶ پر ہے۔

قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ رَكَعَاتِ الْفَرْضِ وَالنَّفْلِ قَدْ صَحَّتِ الْأَحَادِيثُ فِي افْتِرَاضِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَمَا دَامَتِ الْأَحَادِيثُ فِي ذٰلِكَ صَحِيحَةً صَرِيحَةً فَلَا مَجَالَ لِلْخِلَافِ وَلَا

یعنی فرض اور نفل نماز کی ہر ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کے فرض ہونے پر بہت احادیث صحیح و ثابت ہیں۔ اور جب تک یہ صحیح اور صریح احادیث موجود ہیں۔

مَوْضِعٌ لَهُ

کسی کو قطعاً اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

۱۴۲ صـ۲۶ تفسیر غرائب القرآن - صـ۸۴ ج۱ میں ہے۔

أَجْمَعَ الْأَكْثَرُوْنَ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ عَلَى أَنَّ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ فِي الصَّلٰوةِ وَإِنْ تَرَكَ مِنْهَا حَرْفًا وَاحِدًا وَهُوَ يُحْسِنُهَا لَمْ تَصِحَّ صَلٰوتُهُ

یعنی اکثر علماء نے اس بات پر اجماع کیا ہے۔ ان میں سے ایک امام شافعیؒ ہیں۔ کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اور اگر کوئی آدمی سورت فاتحہ اچھی طرح پڑھ لینے کے باوجود ایک حرف بھی چھوڑ دے گا اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

وَعِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ قِرَاءَتُهَا غَيْرُ وَاجِبَةٍ دَلِيْلُنَا أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاظَبَ طُوْلَ عُمُرِهِ عَلَى قِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَتَجِبُ عَلَيْنَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَاتَّبِعُوْهُ وَأَيْضًا أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ مَعْنَاهُ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ أَتَى بِهَا الرَّسُوْلُ صَلَّى

اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ساری عمر نماز میں سورت فاتحہ پڑھتے رہے ہیں۔ لہذا ہم پر بھی واجب ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ فِيْهَا فَتَجِبُ وَاَيْضًا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَخْبَارٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلُ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ

اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہی نماز مقصود و مطلوب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ سورت فاتحہ (نماز میں) پڑھا کرتے تھے۔ لہذا ہم پر واجب ہے۔ اور بہت احادیث اس بارہ میں مروی ہیں۔ کہ سورت فاتحہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور فاسد ہوتی ہے۔

* * * * *

وَاَيْضًا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَاظَبُوْا عَلٰى قِرَاءَتِهَا طُوْلَ الْعُمْرِ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ

تفسیر غرائب القرآن

ص ۸۳
ج ۱

اور خلفائے راشدین بھی ساری عمر نماز میں سورت فاتحہ پڑھتے رہے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔

۲۴۲۔ ۲۷۔ علامہ محمد عبدہٗ المصری تفسیر المنار ص ۸۳/۸۴ ج ۱ میں لکھتے ہیں

فِيْ وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي الصَّلٰوةِ اَحَادِيْثُ قَوْلِيَّةٌ صَحِيْحَةٌ صَرِيْحَةٌ وَجَرٰى عَلَيْهَا الْعَمَلُ مِنْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ اِلَى الْيَوْمِ وَاِنْ تَنَازَعَ بَعْضُ اَهْلِ الْخِلَافِ وَالْجَدَلِ فِيْ تَسْمِيَةِ هٰذَا الْوَاجِبِ فَرْضًا وَعَدِّهِ شَرْطًا۔

نماز میں سورت فاتحہ فرض ہونے کے بارے میں صریح صحیح قولی احادیث موجود ہیں۔ اور شروع اسلام سے آج تک اسی پر عمل رہا ہے۔ اگرچہ بعض اہل اختلاف نے اس میں جھگڑا کیا ہے۔

—:—

وَاَصَحُّ مَا وَرَدَ وَاَصْرَحُهُ فِيْهِ مَا رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ لَفْظٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيْ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ لَا تُجْزِيُ صَلٰوةٌ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهُوَ تَفْسِيْرٌ لِلَفْظِ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ نَفْيَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ نَفْيُ صِحَّتِهَا

سب سے زیادہ صحیح اور صریح حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کی وہ حدیث ہے۔ جس کو (محدثین) کی جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سورت نہیں پڑھی۔ اُس کی نماز نہیں ہے۔ اور دارقطنی کی روایت میں ہے۔ کہ جو شخص سورت فاتحہ نہیں پڑھتا ہے۔ اُس کی نماز کفایت نہیں کرتی ہے۔ دارقطنی کی حدیث

وَوَجْهُهَا اِنَّ الْحَقِيْقَةَ الْمُؤَلَّفَةَ مِنْ عِدَّةِ اُمُوْرٍ كَانَ ذَاتِيَّةً تَنْتَفِيْ بِانْتِفَاءِ رُكْنٍ مِنْهَا كَقَوْلِكَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَغْسِلْ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْعَمَلِ بِهٰذَا فَلَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خُلَفَاءُهُ وَاَصْحَابُهُ وَلَا التَّابِعُوْنَ وَلَا غَيْرُهُمْ مِنَ الْخُلَفَاءِ وَاَئِمَّةِ الدِّيْنِ صَلٰوةً بِدُوْنِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِيْهَا

تفسیر المنار

صـ ۸۳ و ۸۴
ج-۱

محدثین کی روایت کردہ حدیث کی تفسیر و توضیح کرتی ہے۔ کیوں کہ نماز کی نفی سے مراد۔ نماز کی صحت کی نفی ہے۔ کیوں کہ جب ایک چیز کئی ذاتی چیزوں سے مرکب ہو۔ تو ایک کی نفی سے تمام چیز کی نفی ہو جاتی ہے جیسے تو کہے۔ اس آدمی کا وضو نہیں ہے۔ جس نے اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک نہیں دھوئے سورت فاتحہ پڑھنے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ اور تابعین وغیرہم خلفاء و آئمہ دین میں سے کسی نے بھی کوئی نماز سورت فاتحہ کے بغیر نہیں پڑھی۔

۳۴۲- سـ۲۸) علی بن عبدالکافی السبکی لکھتے ہیں۔

اِنَّ قِرَاءَةَ الْمَأْمُوْمِ الْفَاتِحَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّهُ اِذَا فَعَلَ

خلاصہ یہ ہے کہ اگر مقتدی سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑھ لے گا۔

ذٰلِكَ صَحَّتْ صَلٰوتُهٗ بِلَا خِلَافٍ فَاِنَّ اِبْنَ عَبْدِ الْبَرِّ نَقَلَ اِجْمَاعَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فَصَلٰوتُهٗ تَامَّةٌ وَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِهٰذَا تَرْجِيْحًا لِمَنْ يَقْصِدُ الْاِحْتِيَاطَ لِصِحَّةِ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا تَرَكَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ هَلْ صَلٰوتُهٗ صَحِيْحَةٌ اَمْ بَاطِلَةٌ فِي السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ مَعًا۔

تو اُس کی نماز بلا اختلاف سب کے نزدیک صحیح ہوگی۔ حافظ ابن عبد البرؒ نے اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ کہ اس کی نماز پوری ہے اور اعادہ لازم نہیں ہے۔ سورت فاتحہ پڑھنے کی ترجیح کے لیئے یہی دلیل کافی ہے۔ کیوں کہ احتیاط اسی میں ہے۔ اور جب فاتحہ چھوڑ دے گا۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ کہ اس کی نماز صحیح ہے یا باطل۔

وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ مَعًا عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَوَجَدْنَا الدَّلِيْلَ الصَّحِيْحَ مِنَ السُّنَّةِ وَالنَّظَرُ يَقْتَضِيْ

امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے بارہ میں نماز سرّی ہو یا جہری صحابہ کرامؓ اور تابعین سے بہت آثار مروی ہیں۔

اور (مقتدی کے لیے سورت فاتحہ فرض ہونے پر) ہمیں سنت

وُجُوبَ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

سے صحیح دلیل مل گئی ہے اور نظر بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے سے فرض ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔

وَاَمَّا السُّنَّةُ فَمَا رَوَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ الخ

سنّت تو وہ ہے۔ جو حضرت عبادہؓ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قرآت کی۔ اور آپ پر قرآت دشوار ہو گئی۔ الخ

لَا يَقْرَأَنَّ اَحَدُكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

سلام کے بعد آپ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ جب میں بلند آواز سے قرآت کر رہا ہوتا ہوں تو تم میں سے کوئی بھی سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرے۔

وَ هٰذَا نَصٌّ صَرِيْحٌ وَهُوَ وَالَّذِيْ قَبْلَهُ يَدْفَعُ جَمِيْعَ شُبَهِ الْمُخَالِفِيْنَ لِوُجُوْهٍ

یہ حدیث اور اس سے پہلی حدیث (مقتدی کے لیے سورت فاتحہ فرض ہونے پر) واضح دلیل ہے۔ جو مخالفین کے تمام شبہات کو کئی وجہ سے باطل کرتی ہے۔

مِنْهَا تَصْرِيْحُهُ بِالْجَهْرِيَّةِ وَاِذَا ثَبَتَ ذَالِكَ فِي الْجَهْرِيَّةِ فَالسِّرِّيَّةُ اَوْلٰى

ایک تو یہ کہ اس حدیث میں جہری قرأت کی تصریح وضاحت موجود ہے۔ جب قرأت جہریہ کے موقع پر فاتحہ پڑھنے کے بارے میں آپ کا حکم ثابت ہے۔ تو سریہ میں بالا ولیٰ ہو گا۔

وَمِنْهَا تَصْرِيْحُهُ بِاَنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا وَهُوَ يَدُلُّ فِي هٰذَا السِّيَاقِ عَلَى الْقَطْعِ بِدُخُوْلِ الْمَاْمُوْمِ فِيْ ذَالِكَ

دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جو آدمی سورت فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ اس کی نماز نہیں ہو گی۔ (چوں کہ صبح کی نماز تھی۔ قرأت بلند آواز سے تھی۔ اس حال میں آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا۔ کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہے۔) یہ سیاق اس بات پر قطعی دلیل ہے۔ کہ سورت فاتحہ کی فرضیت میں مقتدی داخل ہے۔

فَالْقِيَاسُ عَلٰى جَمِيْعِ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَوَاجِبَاتِهَا لَا نُفَرِّقُ فِيْهِ بَيْنَ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فَلَمَّا لَا يَتَحَمَّلُ الْاِمَامُ قِيَامًا وَلَا قُعُوْدًا وَلَا رُكُوْعًا وَلَا سُجُوْدًا

یعنی نماز کے تمام ارکان اور واجبات کو لیجیے۔ تو اس میں امام اور مقتدی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے جس طرح۔ قیام قعود رکوع۔ سجدہ۔ اور دیگر واجبات نماز میں امام مقتدی کے لیے

وَلَا غَيْرُهَا مِنْ وَاجِبَاتِ الصَّلٰوةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَتَحَمَّلُ الْفَاتِحَةَ فَاِذَا صَحَّ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا

کافی نہیں ہوسکتا ہے۔ (یعنی یہ چیزیں مقتدی کو لازماً خود ادا کرنی پڑتی ہیں۔) اسی طرح سورت فاتحہ میں بھی مقتدی کی طرف سے امام کافی نہیں ہوسکتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث موجود ہے۔ کہ جو شخص "سورت فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ یہ بخاری ومسلم کی حدیث ہے"

قَامَ الدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ الْاِتْيَانُ بِهَا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَلَمْ يَفْتَرِقِ الْحَالُ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ مَامُوْمًا اَوْ غَيْرَهُ

(فتاوی۔ السبکی)

ص ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰

تو یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے۔ کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ اس میں مقتدی اور غیر مقتدی کا کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۴۴۔ ۲۹ وَقَالَ الْعَلْقَمِيُّ قَالَ الدَّمِيْرِيُّ اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ قِرَاءَةِ الْمَامُوْمِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَمَذْهَبُنَا

علامہ علقمی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ کہ علامہ دمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی کے پڑھنے کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ ہمارا

وُجُوْبُهٗ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ عَلَى الْمَامُوْمِ فِيْ كُلِّ الرَّكْعَاتِ مِنَ الصَّلٰوٰتِ السِّرِّيَّةِ وَالْجَهْرِيَّةِ وَبِهٖ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ صـ ۲۸۳ ج ۲ شرح جامع صغیر۔

مذہب یہ ہے کہ تمام نمازوں سری وجہری کی ہر ایک رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا مقتدی کے لیے فرض ہے اور اکثر علماء بھی فرماتے ہیں۔

امام غزالی رح

۲۴۵ سنـ ۳۰۔ امام غزالی نے نماز کے فرائض شمار کرتے ہوئے سورت فاتحہ کو بھی شمار کیا ہے۔ احیاء العلوم صـ ۱۴۱ ج ۱

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

۲۴۶۔ سـ ۳۱ وَيَقْرَأُ الْمَامُوْمُ الْفَاتِحَةَ احیاء العلوم صـ ۱۳۹ ج ۱

یعنی مقتدی سورت فاتحہ پڑھے۔

حافظ ابن حجر رح فتح الباری صـ ۱۹۱ ج ۱ باب ما یقول بعد التکبیر میں لکھتے ہیں۔

۲۴۷۔ سـ ۳۲ اِنَّ الْغَزَالِيَّ قَالَ فِي الْاِحْيَاءِ اِنَّ الْمَامُوْمَ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ۔

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے۔ کہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے۔

علامہ خطابی رح

۲۳ - ۳۳ : وَاَمَّا قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ مَامُوْرٌ بِهَا فِيْ كُلِّ حَالٍ اِنْ اَمْكَنَهُ اَنْ يَّقْرَأَ فِي السَّكْتَتَيْنِ فَعَلَ وَاِلَّا قَرَأَ مَعَهُ لَا مَحَالَةَ معالم السنن صـ ۳۹۴ ج ۱

سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم ہر حال میں دیا گیا ہے۔ اگر ممکن ہو تو سکتوں میں پڑھ لے ورنہ امام کے ساتھ ہی ضروری طور پر پڑھ لے۔

حافظ ابن القیم رح فرماتے ہیں

۲۴ - ۳۴ : رَدُّ النُّصُوْصِ الْمُحْكَمَةِ الصَّرِيْحَةِ الصَّحِيْحَةِ فِيْ تَعْيِيْنِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فَرْضًا بِالْمُتَشَابِهِ الخ اعلام الموقعین صـ ۲۸۶ ج ۲ - الروضة المدینة صـ ۸۸ ج ۱

کئی صریح صحیح صاف صاف محکم حدیثوں سے ثابت ہے کہ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا ہی فرض اور معین ہے۔ لیکن احناف متشابہ کہہ کر نہیں مانتے۔

بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آپ کے درخشاں و تاباں ستاروں۔ صحابہ کرام رض کے آثار اور زمانہ مشہود لہا بالخیر کے آئمہ تابعین۔ شاگردان صحابہ کرام رض کے فتاوٰے آپ کے سامنے ہیں۔

اور آئمہ اسلام وجمہور سلف وخلف کے حوالے بھی آپ دیکھ لیجئے۔ کہ ان سب حضرات کے نزدیک قرآت فاتحہ خلف الامام ضروری ہے۔ اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان مومنین سلف صالحین ؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

مزید تسلّی وتشفّی کے لیے آئمہ حنفیہ۔ اور فقہاء۔ علماء احناف اور بزرگان دین کے حوالے پیش کیے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی مومن کو حق سے انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

قرات فاتحہ خلف الامام کا ثبوت

امام ابو حنیفہؒ وامام محمدؒ اور فقہاء وعلماء حنفیہ سے

امام ابو حنیفہ کا مذہب

اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ
(صحیح حدیث میرا مذہب ہے)

یہ تو مشہور ہے کہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کا حکم تینوں مذہبوں میں ہے۔ یعنی امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ آئمہ ثلاثہ کے نزدیک مقتدی کے لیے الحمد شریف پڑھنا ضروری ہے۔

۲۶۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص ۲۲۹ ج ۱ طبع اوّل میں ہے:

اِتَّفَقَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ فِيْ جَمِيْعِ رَكَعَاتِ الصَّلٰوةِ	آئمہ ثلاثہ (امام مالکؒ، امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ) اس امر پر متفق ہیں۔ کہ نماز کی تمام رکعات

فَرْضٌ بِحَيْثُ لَوْ تَرَكَهَا الْمُصَلِّي عَامِدًا فِي رَكْعَةٍ مِّنَ الرَّكْعَاتِ بَطَلَتِ الصَّلٰوةُ لَا فَرْقَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ اَنْ تَكُوْنَ الصَّلٰوةُ مَفْرُوْضَةً اَوْ غَيْرَ مَفْرُوْضَةٍ اَمَّا لَوْ تَرَكَهَا سَهْوًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَ بِالرَّكْعَةِ الَّتِي تَرَكَهَا فِيْهَا۔

میں سورت فاتحہ پڑھنا ایسا فرض ہے۔ کہ اگر نماز پڑھنے والا جان بوجھ کر نماز کی رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں بھی سورت فاتحہ چھوڑ دے۔ تو نماز باطل ہو جائے گی۔ اس حکم میں نماز فرضی۔ اور غیر فرضی برابر ہے۔ لیکن اگر بھول کر چھوڑ دے تو جس رکعت میں سورت فاتحہ چھوڑ دی ہے۔ اس کو دوبارہ پڑھے۔

(نیز ملاحظہ ہو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص ۱۲ ج ۳، تفسیر خازن ص ۱۵ ج ۱، ترمذی ص ۴۲ ج ۱ وغیرہا) :۔

اور جمہور صحابہ کرامؓ و تابعینؒ و تبع تابعین اور اکثر آئمہ سلف و خلف کا یہی مذہب ہے۔ (کمامر)۔ اب اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ اور بعض علمائے احناف و مشائخین حنفیہ و اولیائے عظام۔ اور جماعت صوفیہ کے نزدیک بھی مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا چاہیئے۔ تو ہر مومن قانت اور انصاف پسند آدمی کے نزدیک یہ مسئلہ بالکل طے ہو گیا۔ کیوں کہ جب قرأت فاتحہ خلف الامام کے متعلق احادیث کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور جمہور صحابہ کرام

اور اکثر ائمہ اسلام کا یہی مسلک ہے (کما سبق) اور اگر آئمہ اربعہ اس مسئلہ پر متفق ہو جائیں۔ تو کسی مسلمان کو بھی انکار اور نزاع کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

امام ابو حنیفہؒ و امام محمدؒ

۲۵۔ ۲۔ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ مُحَمَّدٍ قَوْلَانِ اَحَدُھُمَا عَدَمُ وُجُوْبِھَا عَلَی الْمَاْمُوْمِ بَلْ وَلَا تُسَنُّ وَ ھٰذَا قَوْلُھُمَا الْقَدِیْمُ اَدْخَلَہٗ مُحَمَّدٌ فِیْ تَصَانِیْفِہِ الْقَدِیْمَةِ وَ انْتَشَرَتِ النُّسَخُ اِلَی الْاَطْرَافِ وَ ثَانِیْھِمَا اِسْتِحْسَانُھَا عَلٰی سَبِیْلِ الْاِحْتِیَاطِ وَ عَدَمِ کَرَاھَتِھَا عِنْدَ الْمُخَافَتَةِ لِلْحَدِیْثِ الْمَرْفُوْعِ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَا تَقْرَءُوْا

یعنی امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے اس مسئلہ (قرآت فاتحہ خلف الامام) میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ مقتدی کے لیئے الحمد شریف نہ واجب ہے۔ نہ سنت اور یہ اُن کا پہلا قول ہے۔ امام محمدؒ نے اپنی قدیم تصنیفات میں اسی قدیم قول کو داخل کیا۔ اور ان کے نسخے اطراف میں پھیل گئے۔ (اس لیئے یہ قول زیادہ مشہور ہو گیا)۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مقتدی کو اخفیاطاً امام کے پیچھے۔ سورت فاتحہ پڑھنا مستحسن و بہتر ہے۔ اور آہستہ

بِشَیْئٍ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَ قَالَ عَطَاءٌ كَانُوْا يَرَوْنَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ الْقِرَاءَةَ فِيْمَا يُسِرُّ فَرَجَعَا مِنْ قَوْلِهِمَا الْاَوَّلِ اِلَى الثَّانِيْ اِحْتِيَاطًا۔

غیث الغمام حاشیہ امام الکلام ص ۱۵۶۔

نماز میں کوئی کراہت نہیں ہے (یہ قول اس لیئے اختیار کیا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اکرام مقتدیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ جب میں بلند آواز سے پڑھ رہا ہوں۔ تو سوائے سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔

اور امام صاحب کے استاد حضرت عطاء جلیل القدر تابعیؒ نے فرمایا۔ کہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نماز جہری و سری میں مقتدی کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ (پس ان دلائل صحیح کی بنا پر امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے احتیاطاً اپنے پہلے قول سے رجوع کیا اور دوسرے قول کے قائل ہو گئے۔ کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔ آئمہ دین کا یہی شیوہ تھا۔ جب اپنے قول کے خلاف حدیث کو دیکھتے۔ تو اپنے قول کو چھوڑ دیتے اور صحیح حدیث کے مطابق فتوے صادر فرماتے۔ اسی لیئے امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا:

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ اِنْ تَوَجَّہَ لَکُمْ دَلِیْلٌ فَقُوْلُوْا

دِبِہٖ .... در مختار صفحہ ۵۰ مع رد المختار

یعنی حدیث میرا مذہب ہے۔ اگر تم کو کوئی دلیل قرآن وحدیث سے مل جائے۔ تو اس پر عمل کرو۔ اور اسی کے مطابق فتوے دیا کرو۔

امام صاحب کا یہ ارشاد بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَ کِتَابُ اللّٰہِ یُخَالِفُہٗ فَاتْرُکُوْا قَوْلِی بِکِتَابِ اللّٰہِ نَقِیْلَ اِذَا کَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) یُخَالِفُہٗ فَقَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِی بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نَقِیْلَ اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِی بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ۔

عقد الجید صہ ۵۳

یعنی جب میرا قول قرآن مجید کے خلاف ہو۔ تو میرا قول چھوڑ دو۔ کہا گیا۔ جب آپ کا قول حدیث کے خلاف ہو۔ تو ہم کیا کریں۔ امام صاحب نے فرمایا۔ میرے قول کو چھوڑ دو۔ کہا گیا کہ جب آپ کا قول صحابہ اکرامؓ کے قول کے مخالف ہو۔ فرمایا۔ اُس وقت بھی میرے قول کو چھوڑ دو۔

چونکہ قرأت فاتحہ خلف الامام کی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہیں۔ لہذا آپ کی وصیت اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ کے

مطابق آپ کا اصل فتوٰے یہی ہے۔ کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر ہمیشہ آخری فتوٰے کا اعتبار ہوتا ہے امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ میزان کبریٰ صفحہ ۴۳ ج ۱ طبع دہلی میں فرماتے ہیں میں فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مَذْهَبَ الْاِمَامِ (اَبِیْ حَنِیْفَةَ) حَقِیْقَةً هُوَ مَاقَالَهٗ. وَلَمْ یَرْجِعْ عَنْهُ اِلٰی اَنْ مَاتَ درمختار صفحہ ۵۰ ج ۱

یعنی امام ابوحنیفہ کا حقیقی مذہب وہ ہے۔ جو آپ نے فرمایا۔ اور پھر اس سے وفات تک رجوع نہیں کیا۔

درمختار صفحہ ۵۰ ج ۱ میں ہے۔

وَاِنَّ الْمَرْجُوْعَ عَنْهُ لَیْسَ قَوْلًا لَهٗ۔ درمختار صفحہ ۱۵۰ ج ۱

یعنی جس قول سے آپ نے رجوع فرما لیا۔ وہ آپ کا قول ہی نہیں ہے۔

وَاِنَّ الْمَهْجُوْعَ عَنْهُ لَیْسَ قَوْلًا لَهٗ۔ درمختار صفحہ ۱۵۰ ج ۱

اِنَّ مَا رَجَعَ عَنْهُ الْمُجْتَهِدُ لَا یَجُوْزُ الْاَخْذُ بِهٖ

یعنی جس قول سے مجتہد وامام نے رجوع کر لیا ہو۔ اس قول کو لینا اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

۲ چوں کہ امام صاحب نے پہلے قول (عدم جواز فاتحہ) سے رجوع کر لیا ہے۔ اور بعد میں قرآت فاتحہ خلف الامام کے قائل ہو گئے۔ لہذا اس مسئلہ میں آپ کا صحیح مذہب یہی ہے۔ کہ مقتدی امام کے پیچھے

سورۃ فاتحہ احتیاطاً ضرور پڑھا کرے۔

۲۵۲۔ امام نوویؒ شرح مہذب ج۳ ص۳۲۷ مصری میں لکھتے ہیں۔

لٰكِنْ تَسْتَحِبُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ تَجِبُ — یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ واجب ہے۔

۲۵۳۔ کِتَابُ الْفِقْهِ عَلَى الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ ج۱ ص۲۲۹ طبع اوّل میں ہے۔

اِنَّمَا هِيَ وَاجِبٌ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ — یعنی حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور سنت مؤکدہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

حنفی مذہب کے اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول شاشی ص۸ پر ہے

۲۵۴۔ وَ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ وَاجِبَةٌ بِحُكْمِ الْخَبَرِ — یعنی حدیث کی رو سے سورت فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

اور حاشیہ نمبر ۶ پر ہے۔ وایجاب الفاتحۃ عملاً بالخبر

امام ربانی حضرت عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین ص۱۲ میں فرماتے ہیں۔

فَاِنْ تَرَكَ وَاجِبًا سَاهِيًا سَجَدَ بِسُجُوْدِ السَّهْوِ وَ اِنْ — یعنی اگر نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر چھوڑ

تَرَكَهٗ عَامِدًا بَطَلَتِ الصَّلٰوۃُ۔

دے۔ تو سجدہ سہو کرے۔ اور اگر جان بوجھ کر چھوڑے گا۔ نماز باطل ہوجائے گی۔

عمدًا (جان بوجھ کر) نماز میں سورت فاتحہ چھوڑنے والے پیر صاحب کا ارشاد غور سے پڑھ لیں۔

۲۵۵۔ ملا جامع الرموز نماز ابو حنیفہ و محمد لا باس به ۔ آوردہ اند .. مسک الختام

امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ سے قرأت فاتحہ خلف الامام کے متعلق لا بأس به کا لفظ منقول ہے

شرح بلوغ المرام ص۲۱۹ ج۱ مطبع نظامی۔ جامع الرموز ص۱۰۶

یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ابو حنیفہ کے ایک قول میں نماز سری میں مقتدی کے لیے سورت فاتحہ با کراہت جائز ہے۔

۲۵۶ ک و در قولے از ابو حنیفہ در نماز سریہ بے کراہت جائز است مسک الختام ص۲۱۹ ج۱

۲۵۷۔ ۸۔ وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ لَا بَأْسَ بِاَنْ یَّقْرَأَ الْفَاتِحَۃَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبِمَا شَاءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ مفصل

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مقتدی کے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ ظہر و عصر میں (امام کے پیچھے) سورت فاتحہ اور جو قرآن سے چا

الخطاب بر حاشیہ الکتاب پڑھ لے
المستطاب ص۲۹۸ از انور شاہ کشمیری حنفی

انور شاہ صاحب کشمیری المقدمۃ الغزنویہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۵۸۔ وَاخْتَارَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا الْقِرَاءَةَ لِلْمُقْتَدِیْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ صَلٰوةِ الْمُخَافَتَۃِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ الْاَوَّلِ (فصل الخطاب ص۲۹۸)

ہمارے بعض اصحاب نے مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سری نماز میں (سورۂ فاتحہ) پڑھنے کو پسند کیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول اوّل بھی یہی ہے۔

۲۵۹۔ نمبر۱ حنفی مذہب کی معتبر کتاب ہدایہ ص۱۰۱ ج۱ میں ہے۔

وَ یُسْتَحْسَنُ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِحْتِیَاطِ فِیْمَا یُرْوٰی عَنْ مُحَمَّدٍ

یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا مستحسن و بہتر ہے۔ جیسا کہ امام محمدؒ سے مروی ہے۔

مولانا عبدالحی حنفی اس پر لکھتے ہیں۔

لِاِحْتِمَالِ اَنْ یَکُوْنَ الْوَاقِعُ مَا قَالَ الشَّافِعِیُّ حَاشِیَہ ھَدَایَۃ ص۱۰۱ ج۱

یعنی ممکن ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کا فتوٰی صحیح ہو۔ اس لئے احتیاطاً امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھ لینا ہی بہتر ہے یعنی امام محمدؒ و امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سری نماز میں مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھ لینا بہتر ہے جیسا کہ ہدایہ مجتبیٰ شرح مختصر قدوری وغیرہما میں اسکی تصریح ہے اور ہمارے

۲۶۰۔ وَرُوِیَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّہٗ اسْتَحْسَنَ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَۃِ لِلْمُؤْتَمِّ فِی السِّرِّیَّۃِ وَرُوِیَ مِثْلُہٗ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ صَرَّحَ بِہٖ فِی الْهِدَایَۃِ وَالْمُجْتَبٰی شَرْحِ

مُخْتَصَرِ الْقَدُوْرِيّ وَغَيْرِهِمَا وَهٰذَا هُوَ مُخْتَارُ كَثِيْرِ مَشَايِخِنَا وَعَلٰى هٰذَا لَا يُسْتَنْكَرُ اِسْتِحْسَانًا فِى الْجَهْرِيَّةِ اَيْضًا اَثْنَاءَ سَكَتَاتِ الْاِمَامِ بِشُرُوْطِ اَنْ لَا يُخِلَّ بِالْاِسْتِمَاعِ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ص۱۵۳ ج۔۱

(حنفیہ) کثیر مشایخ کا یہی مختار مذہب ہے۔ اور جہری نمازوں میں بھی استحساناً مقتدی کو امام کے سکتوں میں سورت فاتحہ پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ استماع میں مخل نہ ہو۔

۲۶۱۔ ۱۲، حنفی مذہب کے بہت بڑے امام علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص۲۹ ج۔۳ میں لکھتے ہیں۔

بعض اصحابنا استحسنوا ذلك على سبيل الاحتياط فى جميع الصلوات۔

ہمارے بعض فقہاء حنفیہ تمام نمازوں میں مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو مستحسن (بہتر) جانتے ہیں۔

۲۶۲۔ ۱۳، ملاجیون حنفی استاد بادشاہ عالمگیر تفسیر احمدی ص۲۸۱ علیمی دہلی میں لکھتے ہیں۔

فَاِنْ رَاَيْتَ الطَّائِفَةَ الصُّوْفِيَّةَ وَالْمَشَائِخَ الْحَنَفِيَّةَ تَرَاهُمْ يَسْتَحْسِنُوْنَ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ لِلْمُؤْتَمِّ كَمَا اِسْتَحْسَنَهُ مُحَمَّدٌ اَيْضًا اِحْتِيَاطًا فِيْمَا

یعنی صوفیہ کرام کی جماعت اور مشائخین حنفیہ (حنفی مذہب کے بڑے بڑے بزرگ) کو دیکھو گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ سب کے سب مقتدی

رَضِیَ عَنْہُ کے لیئے سورت فاتحہ پڑھنے کو بہتر و مستحسن جانتے تھے۔

ابوحفص کبیر حنفیؒ

۲۶۳: ۱۴۷ھ ابوحفص کبیر حنفی مذہب کے بہت بڑے۔ امام اور مشہور فقیہ ہیں اور امام محمدؒ کے تلامذہ سے ہیں۔ قراءت فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے و در کفایہ از امام محمد و ابوحفص عدم کراہت قراءت فاتحہ خلف امام نقل کردہ۔ مسک الختام ص ۲۱۹ ج ۱ - امام الکلام ص ۳۱

شیخ عبدالرحیم حنفی

۲۶۴- ۱۵ھ شیخ الاسلام عبدالرحیم حنفی مذہب کے مجتہد گذرے ہیں۔ باوجود حنفی المذہب ہونے کے امام ابوحنیفہؒ کے قول قدیم کو چھوڑ کر قول جدید کے مطابق امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کے قائل تھے۔ اور امام کے پیچھے خود بھی پڑھا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔

لَوْ كَانَ فِيْ فَمِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمْرَةٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُقَالَ لَاصَلٰوةَ لَكَ۔ اِمَامُ

یعنی قیامت کے دن میرے منہ میں انگارہ ہو تو میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ مجھ سے کہا

الکلام صـ۲۰ جائے ۔ کہ تیری نماز ہی نہیں ہوتی۔

(مسک الختام $\frac{۲۱۹}{ج ۱}$)

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ

۲۶۵ ۔ ۱۲ ۔ فَاِنَّ قِرَاءَتَهَا فَرِيضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا ۔

یعنی سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض اور نماز کا رکن ہے۔ سورت فاتحہ کے نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

غنیۃ الطالبین صـ۵۳ مطبع دہلی مترجم فارسی :-

دوسری جگہ بھی نماز کے ارکان بیان کرتے ہوئے سورت فاتحہ کو نماز کا رکن قرار دیا ہے۔

۲۶۶ ۔ ۱۷ ۔ وَقِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ

غنیۃ الطالبین صـ۱۰

یعنی نماز کے ارکان میں سے سورت فاتحہ کا پڑھنا بھی ایک رکن ہے۔

واضح رہے کہ نماز کے رکن کی ادائیگی میں کوئی دوسرا آدمی متحمل نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ ہر شخص کو خود وہ رکن ادا کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی ۔ جیسے رکوع اور سجدہ وغیرہ۔

اور صـ۱۲ پر فرماتے ہیں۔

وَاِنْ تَرَكَ رُكْنًا عَامِدًا اَوْ

یعنی نماز پڑھنے والا اگر نماز کا

اَوْ سَاهِيًا بَطَلَتْ — کوئی رکن جان بوجھ کر یا بھول کر چھوڑ دے۔ تو وہ نماز باطل ہو جائے گی

* * *

* * *

محمد بن احمد بن علی البخاری معروف بہ نظام الدین اولیاءؒ المتوفی ۷۲۵ھ

۲۶۷۔ نمبر ۱۸، سید عبدالحی حنفی ندوی نزھۃ الخواطر ص ۱۲۶ ج ۲ میں نظام الدین اولیاء کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

قَالَ الْكِرْمَانِيُّ فِيْ سِيَرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّهٗ كَانَ حَنَفِيًا وَ لٰكِنَّهٗ يُجَوِّزُ الْقِرَاءَةَ بِالْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَ كَانَ يَقْرَأُهَا فِيْ نَفْسِهٖ فَعَرَضَ عَلَيْهِ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ بِمَا يُنَافِيْ فَقَالَ اِنِّيْ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ فِيْهِ

علامہ کرمانی نے سیر العلماء میں لکھا ہے۔ کہ حضرت نظام الدین اولیاء باوجود حنفی ہونے کے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو تجویز کرتے تھے۔ یعنی اپنے معتقدین سے پڑھنے کی فہمائش کرتے تھے۔ اور خود بھی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

—٭—

جُمُرَةٌ فَقَالَ صَحَّ عَنْهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مُشْعِرٌ بِالْوَعِيْدِ وَالثَّانِيْ بِبُطْلَانِ الصَّلٰوةِ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْفَاتِحَةِ وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَتَحَمَّلَ الْوَعِيْدَ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ تُبْطَلَ صَلٰوتِيْ۔

کسی مرید نے پیش کیا۔ کہ مروی ہے۔ کہ جو شخص امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اُس کے منہ میں انگارہ ہوگا۔ آپ نے جواباً فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں ہے۔ کہ جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں ہوتی پہلی میں وعید ہے۔ اور دوسری میں سورت فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز کا باطل ہونا ہے۔ لہٰذا میں وعید برداشت کرسکتا ہوں۔ لیکن اپنی نماز کا باطل ہونا برداشت نہیں کرسکتا"

۲۶۸ - نمبر ۱۹ جلال الدین الحسین بن احمد البخاری معروف بہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ۔ المتوفی ۷۸۵ھ

سید عبدالحی حنفی ندوی نزہۃ الخواطر ص ۱/۱۰ طبع ثانی میں ان کے ذکر میں لکھتے ہیں

وَكَانَ يُجَوِّزُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ كَمَا فِيْ جَامِعِ الْعُلُوْمِ وَكَانَ يُجَوِّزُ

یعنی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو جائز فرماتے تھے۔ اور نماز با

صَلٰوۃَ الْغَائِبِ مِنَ الْمَوْتٰی — جنازہ بھی جائز فرماتے تھے
کَمَا فِی الْخَزَانَۃِ

۲۶۹۔ ہدایۃ اللہ المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم ص ۶۶۵ ج ۲ میں ہے۔
دعا گو اسی جہت سے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے۔۔۔۔۔۔ امام اگرچہ رکوع میں چلا جاتا ہے۔ میں جب تک فاتحہ کو تمام نہیں پڑھ لیتا ہوں رکوع نہیں کرتا ہوں۔

۲۷۰۔ ہدایۃ ۲۱ ص ۶۶۶-۶۶۷ پر ہے۔
جب تک میں فاتحہ پوری نہیں پڑھ لیتا ہوں۔ رکوع نہیں کرتا ہوں۔

وَقَالَ الشَّافِعِیُّ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ	امام شافعیؒ نے فرمایا۔ کہ فاتحہ
فِی الصَّلٰوۃِ فَرْضٌ لِلْمُقْتَدِیْ	الکتاب نماز میں فرض ہے
وَلِلْمُقْتَدِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ	امام و مقتدی دونوں پر اور
عِنْدَنَا قِرَاءَۃُ الْفَاتِحَۃِ	ایک روایت میں نزدیک ہمارے
خَلْفَ الْاِمَامِ مُسْتَحِقٌّ	پڑھنا فاتحہ کا پیچھے امام کے لائق
کَمَا قَالَ فِی الْمُتَّفِقِ	ہے۔ جیسا کہ متفق میں کہا ہے
وَکُلُّ مَا وُجُوْبُہٗ مُخْتَلِفٌ فَفِعْلُہٗ	ہر وہ چیز کہ اس کا وجوب مختلف
اَوْلٰی وَلَا یَخْلُفُ الدُّرُّ الْمَنْظُوْمُ	فیہ ہے۔ اس کا کرنا بہتر ہے

ص ۱۳۰۹ ھ
ص ۶۶۶ - ۶۶۷ مطبع انصاری دھلی ج ۲

ص ۶۶۶-۶۶۷ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ ج ۲

۲۷۱ - ۲۲ شیخ محمد ارشد جونپوری متوفی ۱۱۱۳ھ

کان یقرأ الفاتحۃ فی صلوٰۃ السریۃ - نزھۃ الخواطر ص۲۷۲ ج۲

ص۲۷۲ ج۲ -

۲۷۲ - ۲۳ شیخ محمد رشید عثمانی جونپوری مصنف رشیدیہ متوفی ۱۰۸۳ھ

ومن مختاراتہ انہ کان یقرأ الفاتحۃ خلف الامام فی صلوٰۃ السریۃ نزھۃ الخواطر ص۳۶۹ ج۵

شمس الدین مرزا مظہر جان جاناں

۲۷۳ - ۲۴) ابجد العلوم ص۹۰۰ میں ان کے ذکر میں لکھا ہے۔

ویقوی قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام — یعنی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو قوی بتاتے تھے۔

نیز ملاحظہ ہو مسک الختام ص۲۱۹ ج۱

---

۲۷۴ - ۲۵ دست در نماز برابر سینہ می بست وفاتحہ خلف الامام می خواند ورفع سبابہ می کرد۔ تقصار ص۱۱۳ -

یعنی نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور (تشہد میں) رفع سبابہ کرتے تھے۔

۲۷۵ - ۲۶ شیخ احمد فیاض امیٹھوی احد الفقہاء المشہورین فی عصرہ وکان یقرأ الفاتحۃ خلف الامام فی الصلوات

یعنی شیخ احمد فیاض تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے

نزھۃ الخواطر ص۳۲ ج۶

شیخ حسن عجمی حنفی رح

۲۷۶- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی در انسان العین فی مشائخ الحرمین ص۲۷) از شیخ خود ابو طاہر مدنی نقل کردہ اند، کہ مے گفت۔ شیخ حسن عجمی حنفی بود۔ اما در سفر جمع میکرد درمیان ظہر و عصر و مغرب و عشاء، و در حالت اقتداء سورت فاتحہ مے خواند۔ مسک الختام ص۲۳۸ ج-۱ انفاس العارفین ص۱۸۹ طبع ملتان۔

یعنی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے استاد شیخ ابو طاہر مدنی نے فرمایا۔ کہ شیخ حسن عجمی باوجود حنفی ہونے کے سفر میں جمع بین الصلوٰتین کرتے تھے۔ یعنی سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے اور امام کے پیچھے سورت فاتحہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

مرزا حسن علی حنفی رح

۲۷۷- ص۲۸ مرزا حسن علی محدث لکھنوی را دریں باب رسالہ مستقل است، در آں اثبات قرأت فاتحہ از کتب حنفیہ کردہ۔ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۲۱۹ ج-۱ یعنی مرزا حسن علی حنفی لکھنوی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں قرأت فاتحہ خلف الامام کو کتب حنفیہ سے ثابت کیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ

۲۷۸۶ - ۲۹ - حضرت شاہ ولی اللہ اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم کے متعلق انفاس العارفین صلـ۹۶ طبع ملتان میں لکھتے ہیں۔

کہ در اقتدا سورت فاتحہ می خواندند و در جنازہ نیز۔

یعنی شاہ عبدالرحیم امام کی اقتدا میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ اور نماز جنازہ میں بھی۔

شیخ عبدالاحد نے اس سلسلہ میں عرض کیا۔

کہ مشابہ آں است کہ جماعتے پیش بادشاہ بغرض احوالِ خود الیستادہ شوند۔ آں جا ادب آں است۔ کہ ہمہ کار عرض بیکے گذارند نہ ہریکے گوید

یعنی جب بادشاہ کی خدمت میں وفد حاضر ہو۔ تو مناسب و ادب یہ ہے کہ سب کی طرف سے ایک ہی شخص تمام وفد کے کام پیش کر دے۔ نہ کہ ہر شخص بولنا شروع کر دے۔

شاہ عبدالرحیم صاحب نے جواب میں فرمایا۔

قیاس مع الفارق است اصل در صلوٰۃ مناجات و تہذیب نفس است بدماد خضوع چنانچہ حدیث لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْکِتَابِ دلالت مے کند۔ خدائے تعالےٰ سمیع است ہیچ

اگر ہمہ عالم در یک میدان ایستادہ نشوند۔ ہر یکے بہ لغتے چیزمی گوید۔ استماع مناجات یک را مناجات دیگرے خلل نہ کند۔

یعنی یہ قیاس مع الفارق ہے۔ (جو درست نہیں کیوں کہ دونوں میں فرق ہے۔ نماز تو اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز ہے۔ اور دعا و عاجزی کے ذریعہ نفس کی اصلاح ہے۔ چنانچہ حدیث لَاصَلٰوۃَ لِمَن لَّم یَقرَأ بِاُمِّ الکِتَاب دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع (سننے والا) ہے۔ کہ اگر سارا جہان ایک میدان میں (ایک ہی وقت میں) اپنی مختلف زبانوں میں اپنی معروضات پیش کرے۔ تو اللہ تعالیٰ سب کی معروضات کو سن لے گا۔ اور کسی کی عرض کسی دوسرے کی عرض میں خلل پیدا نہیں کر سکے گی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ صہ ج ۲ میں اَلاُمُورُ الَّتِی لَا بُدَّ مِنھَا فِی الصَّلٰوۃِ کے تحت ان امور کا۔ جن کے چھوڑ دینے سے نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۲۷۹۔ ۳۰ وَمَا ذَکَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِلَفظِ الرُّکنِیَّۃِ

یعنی اُس چیز کے چھوڑ دینے سے بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا

كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

فرض ہے۔ جیس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن قرار دیا ہے۔ جیسا کہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہے۔

۲۸۰۔ ۳۱۔ فَاِنْ جَهَرَ الْاِمَامُ لَمْ يَقْرَأْ اِلَّا عِنْدَ اِسْكَاتَةٍ وَاِنْ خَافَتَ فَلَهُ الْخَيْرَةُ فَاِنْ قَرَءَ الْفَاتِحَةَ فَلْيَقْرَأِ الْفَاتِحَةَ قِرَاءَةً لَا يُشَوِّشُ عَلَى الْاِمَامِ وَهٰذَا اَوْلَى الْاَقْوَالِ عِنْدِیْ۔ حُجَّةُ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ ص۹ ج۲

یعنی اگر امام جہر سے قرأت کر رہا ہو۔ تو مقتدی امام کے سکتوں میں پڑھے۔ اور اگر امام سری قرأت کرے۔ تو مقتدی کو اختیار ہے۔ جب چاہے پڑھے۔ مقتدی کو سورت فاتحہ پڑھنے میں یہ اختیار کرنا چاہیے کہ امام کو غلجان میں نہ ڈال دے (یعنی آہستہ آہستہ پڑھے) اور پڑھنے کا مسلک میرے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کی فرضیت کو ترجیح دی ہے۔ آپ کا فتوے بزبان فارسی در بارہ قرأت فاتحہ خلف الامام مع ترجمہ من وعن ذکر کیا جاتا ہے

سوال

۲۸۱ ۔ ۳۲ مقتدی را باقتدائے امام در نماز بلا حظہ حدیث لَا صَلٰوۃَ إِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْكِتَابِ و آیت کریمہ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا چہ حکم خواہد شدہ وازقول ابوحنیفہؒ چناں معلوم می شود کہ خواندن فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را ممنوع است ۔ و نزد شافعیؒ بغیر خواندن فاتحہ عدم جواز الصلوٰۃ قرار یافتہ چہ باید کرد۔ و عمل بر فتوائے کدام بزرگ دریں امر مستحسن است۔ بَيِّنُوا تُوجَرُوا۔ فقط

ترجمہ۔ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے متعلق بلحاظ حدیث لَا صَلٰوۃَ إِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْكِتَابِ اور بہ لحاظ آیت کریمہ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الخ کیا حکم ہوگا۔ اور امام ابوحنیفہؒ کے قول سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا مقتدی کے لیئے منع ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سورت فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ کیا کرنا چاہیئے۔ اور کس بزرگ کے فتوے پر عمل کرنا بہتر ہے؟

جواب

خواندن سورت فاتحہ باقتدائے امام مقتدی را نزد امام ابوحنیفہؒ ممنوع است۔ و نزد محمدؒ ہر گاہ کہ امام حنفی بخواند جائز بلکہ اولیٰ۔ و نزد شافعیؒ بدون خواندن فاتحہ عدم جواز الصلوٰۃ و نزد فقیر ہم قول شافعیؒ

ارجح است واولیٰ۔ چراکہ بملاحظہ حدیث صحیح لَا صَلٰوۃَ اِلَّا
بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بطلان نماز ثابت می شود۔ وقول ابوحنیفہؒ جابجا
وارد است کہ جائیکہ حدیث صحیح وارد شود۔ وقول من خلافش افتد۔ قول
مارا ترک باید نمود۔ وبہ حدیث عمل باید کرد۔ وحال آیت کریمہ وَاِذَا
قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الآیۃ این است کہ ہرگاہ امام سورت دیگر ضم
کند۔ مقتدی خاموش گردیدہ سماعت کند نہ کہ برائے سورت فاتحہ
کہ ام الکتاب است۔ مستثنیٰ است از مفہوم بعض احادیث
صحیح وعلمائے محققین ومحدثین ومفسرین درین باب بسیار گفتگو کردہ
اند۔ منقح برین معنی گردید کہ سورت فاتحہ درپیں امام باید خواند بایں طور
ہرگاہ امام لفظ الحمد بخواند۔ مقتدی بشنود وبگو الحمد للہ
تا آخر سورت۔ بہمیں طور باخفاء ضم کردہ باشد۔ وہرگاہ امام
بآمین برسد۔ ہمہ مقتدیان بگویند بآمدو بالجہر آمین ودرین باب ہم
درصحیح امام بخاری حدیثے دارد۔
الحال شان نزول موافق بیان وتحقیقات الشیخ الاکمل شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی درباقیت باید کرد کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
درمسجد مدینہ نماز ادا می فرمودند وصحابہ نیز باقتدائے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نماز می خواندند وہر سورت را کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بجہر ضم می فرمودند۔ ومقتدیان آن را بخفی می خواندند۔ ہرگاہ کہ الحمد
تمام نمودہ شروع سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِي آیات فرمودند

صحابہؓ نیز بمتابعت شروع سورت مذکورہ نمودند۔ دریں اثنا ایں آیت نازل گردید۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الآیۃ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند وَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ قِرَاءَۃٌ لَّہٗ ازیں جا صاف ثابت شد کہ آیت مذکورہ برائے ممانعت سورت دیگر وارد گردید، نہ کہ برائے فاتحہ۔ وباز ہمہ صحابہ بہ تبعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورت فاتحہ ہمیشہ ادا می نمودند، گاہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت نفرمود۔ ولہذا لازم است کہ ضم فاتحہ مقتدی بہ تبعیت امام نیز کردہ باشند داخل تابعان۔ مفسرین و محدثین خواہد شد۔ ودریں معنی از ترک فاتحہ خلاف حدیث صحیح عملش واقع خواہد شد۔ وچہ عجیب کہ صحت ایں حدیث بامام ابوحنیفہؒ نرسیدہ باشد۔ ہرگاہ الحال از صدہا و ہزارہا مردم علماء محققین مثل امام بخاریؒ وصاحب مسلمؒ وغیرہم صحت ایں ثابت شد۔ از ترکش ملام مطعون خواہد شد۔

ترجمہ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا منع ہے۔ اور امام محمدؒ (شاگرد امام صاحبؒ) کے نزدیک جب امام آہستہ پڑھے۔ تو مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا جائز بلکہ اولیٰ (بہتر) ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ فقیر (شاہ عبدالعزیز صاحبؒ) کے نزدیک بھی امام شافعیؒ کا قول زیادہ راجح اور بہتر ہے۔ کیوں کہ حدیث میں لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (بغیر سورت فاتحہ کے

نماز نہیں ہوتی۔) سے نماز کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد بجا وارد ہے کہ جس جگہ صحیح حدیث وارد ہو۔ اور میرا قول اس کے خلاف ہو تو میرا قول چھوڑ کر حدیث، پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور آیت کریمہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب امام سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد دوسری سورت ملاتے۔ تو مقتدی خاموش ہو کر سنے نہ کہ یہ خاموشی سورت فاتحہ کے لیئے ہو۔ کیوں کہ اُم الکتاب (سورت فاتحہ) بعض احادیث صحیحہ کی بنا پر عموم (آیت) سے مستثنٰی ہے۔ اور علماء محققین و محدثین و مفسرین نے اس مسئلہ کے بارہ میں مفصل گفتگو فرمائی ہے۔ تمام گفتگو کا نتیجہ و خلاصہ یہ ہے۔ کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس طرح کہ جب امام لفظ الحمد پڑھے۔ تو مقتدی سن کر الحمد للہ کہے۔ پھر اسی طرح پوری سورت آہستہ پڑھ لے۔ جب امام آمین پر پہنچے۔ تو سب مقتدی بلند آواز سے آمین کہیں۔ اور اس بارہ میں بھی صحیح بخاری میں حدیث وارد ہے۔ اب اس آیت کا شانِ نزول موافق بیان و تحقیقات شیخ کامل شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے معلوم کرنا چاہیئے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد (نبویؐ) میں نماز پڑھ رہے تھے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورت فاتحہ پڑھنے کے بعد

جب سورت کو بلند آواز سے پڑھتے۔ تو مقتدی۔ صحابہ کرامؓ بھی اس سورت کو آہستہ پڑھا کرتے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الآیۃ شروع کی۔ تو صحابہ کرامؓ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں اس سورت کو (آہستہ) پڑھنا شروع کر دیا۔ اسی اثنا میں یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الآیۃ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ یہاں سے صاف ثابت ہوا۔ کہ یہ آیت سورت فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھنے سے منع کے لیے نازل ہوئی ہے۔ نہ کہ سورت فاتحہ سے۔ اور پھر تمام صحابہ کرامؓ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرامؓ کو) کبھی منع نہیں فرمایا۔

پس لازم ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھا کرے تاکہ مفسرین و محدثین کے تابعداروں میں شامل ہو جائے۔ اور امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھنے سے اس کا عمل صحیح حدیث کے خلاف ہوگا۔ اور کیا تعجب ہے۔ کہ اس حدیث کی صحت (یا حدیث ہی) امام ابوحنیفہؒ تک نہ پہنچی ہو۔ جب حال یہ ہو۔ کہ صدہا۔ سینکڑوں۔ بلکہ ہزاروں علماء محققین مثل

امام بخاریؒ و امام مسلمؒ وغیرہم کے نزدیک یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے تو مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ چھوڑنے سے قابل ملامت اور مستوجب طعن ہوگا۔ نتقلا۔

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ

۲۸۲- ۳۳ لٰکِنْ یَظْهَرُ بَعْدَ التَّأَمُّلِ فِی الدَّلَائِلِ اِنَّ الْقِرَاءَةَ اَوْلٰی مِنْ تَرْکِهَا۔

یعنی دلائل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے سے پڑھنا بہتر ہے۔

تنویر العینین ص۲۹ لاہور ایضا

۲۸۳- ۳۴ مولانا خرم علی بلھوری۔ نزھۃ الخواطر ص۵۸ ج ۷

ولہ رسالۃ فی قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام فی الصلوۃ =

نزھۃ الخواطر۔ ص۱۵۸ ج ۷

حضرت مولانا عبدالحی حنفیؒ

مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل کتاب امام الکلام کے نام سے لکھی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے باوجود حنفی ہونے کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ امام کے پیچھے مقتدی کو نماز سری میں الحمد شریف پڑھنا مستحسن و مستحب ہے۔ اور نماز جہری میں بھی سکتات امام میں پڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ امام الکلام ص۱۵۶ پر

لکھتے ہیں۔

۲۸۴۔ ۳۵۔ فَاِذَنْ ظَهَرَ حَقَّ الظُّهُوْرِ اَنَّ اَقْوَی الْمَسَالِكِ الَّتِیْ سَلَكَ عَلَیْهَا اَصْحَابُنَا

یعنی نہایت اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ جن مسلکوں کو ہمارے فقہاء حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ قوی یہی مسلک ہے۔

هُوَ مَسْلَكُ اِسْتِحْسَانِ الْقِرَاءَةِ فِی السِّرِّیَّةِ كَمَا هُوَ رِوَایَةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَاخْتَارَهَا جَمْعٌ مِنْ فُقَهَاءِ الزَّمَنِ وَاَنَا اَرْجُوْا مِنْ جَاءٍ مُوْثِقًا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمَّا جَوَّزَ الْقِرَاءَةَ فِی السِّرِّیَّةِ وَاسْتَحْسَنَهَا لَا بُدَّ اَنْ یُجَوِّزَ الْقِرَاءَةَ فِی الْجَهْرِیَّةِ فِی السَّكْتَاتِ عِنْدَ وُجُوْدِ اِنَّهَا لِعَدَمِ الْفَرْقِ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ۔

کہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنا سری نماز میں مستحسن ہے جیسا کہ امام محمدؒ سے روایت ہے۔ اور اسی مسلک کو فقہائے زمانہ کی جماعت نے اختیار کیا ہے۔ اور میں امید واثق رکھتا ہوں۔ کہ امام محمدؒ نے جب سری نماز میں مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنے کو جائز و مستحسن کہا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ جہری نمازوں میں بھی سکتات امام میں سورت فاتحہ پڑھنے کو جائز و مستحسن کہتے ہوں گے؛ کیوں کہ جہری نمازوں

سکتات امام کے وقت پڑھنے اور جہری نماز میں امام کے پیچھے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں ہے۔

۲۸۵- بمطـ ۳۶ء - عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ صفحہ ۱۷۴ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

وَيَشْهَدُ لِجَوَازِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي السِّرِّيَّةِ وَكَذَا فِي الْجَهْرِيَّةِ اِثْنَاءِ السَّكْتَةِ حَدِيْثُ عُبَادَةَ رض صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَاءَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِيْ وَاللهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالطَّبْرَانِيُّ فِيْ مُعْجَمِهِ الصَّغِيْرِ وَغَيْرُهُمْ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

یعنی مقتدی کے لیے امام کے پیچھے نماز سری میں - اور نماز جہری میں سکتات میں سورت فاتحہ پڑھنے پر حضرت عبادہ رض کی یہ حدیث شہادت دے رہی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ تو آپ پر قرآت دشوار ہوگئی سلام کے بعد آپ نے صحابہ کرام رض سے فرمایا۔ کہ تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم (ہم آپ کے پیچھے پڑھتے ہیں) آپ نے فرمایا۔ سورت فاتحہ

کے سوا کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیوں کہ جس شخص نے سورت فاتحہ نہیں
اس کی نماز نہیں ہوتی۔

مولانا رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں۔

۲۸۶۔ نمبر ۳۷۔ الحاصل جب آپ کو قرآت میں منازعت
اور تقل ہوا۔ اور لوگوں کا پڑھنا معلوم ہوا۔ تو آپ نے
حکم فرمایا۔

لَا تَفْعَلُوا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ	یعنی اگر جلدی جلدی سکتات امام میں ہی پڑھتے ہو۔ تاہم مت پڑھو (سوائے سورت

فاتحہ کے۔ کیوں کہ سورت فاتحہ کے سوا نماز نہیں ہوتی۔)

قوسین کے درمیان والا ترجمہ مولانا گنگوہی نے نہیں کیا۔
معلوم نہیں کیوں اور کس مصلحت کے تحت ان الفاظ کا ترجمہ
چھوڑ گئے ہیں۔

پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے۔ تو اگر سکتات
میں اس کو پڑھ لو۔ تو رخصت ہے۔ اور یہ قدر قلیل آیات میں۔ محل
ثنا میں ختم بھی ہو سکتی ہیں۔ اور غلط قرآت امام کی نوبت نہیں آتی۔
سبیل الرشاد ص ۲۰، ۲۱ ایک نسخہ میں ص ۱۶ ہے۔

—:—

مولانا انور شاہ کشمیریؒ

۲۸۷ - نمبر ۳۸ - مولانا انور شاہ کشمیری حنفی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں کئی مقامات پر مقتدی کے لیے سورت فاتحہ پڑھنے کو مباح قرار دیا ہے۔

حُكْمُهَا هٰهُنَا اَیْ لِلْمُقْتَدِیْ هُوَ الْاِبَاحَة لَا غَیْرُ۔ فصل الخطاب برحاشیہ الکتاب المستطاب
یعنی سورت فاتحہ مقتدی کے لیے مباح ہے۔

ص ۲۷۸-۹۸
۲۴۴-۵

مولانا ظفر احمد عثمانی حنفی

مولانا صاحب کا مضمون فاتحہ کے متعلق فاران کراچی ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۶۰ء میں دو قسطوں میں شائع ہوا ہے۔ اسی سے یہ اقتباس ہے۔

۲۸۸ نمبر ۳۹ اور امام محمدؒ کے قول میں سری نمازوں کی قید صراحۃً مذکور ہے۔ اور اس میں کسی کو نزاع نہیں۔ بلکہ ہم (حنفیہ) تو جہری نمازوں میں بھی امام کی قرأت سے پہلے یا پیچھے مقتدی کو قرأت فاتحہ کی اجازت دیتے ہیں۔

۲۸۹ - نمبر ۴۰ دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ حنفیہ۔۔۔ سب کو جمع کر کے یہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں امام کی قرأت کے ساتھ

قرأت کرنا منع ہے۔ اس سے پہلے یا پیچھے سکتات امام میں اور سری
نمازوں میں قرأت خلف الامام جائز یا مستحسن ہے۔

۲۹۰۔ ص ۱۴۱، اور جگہ لکھتے ہیں۔ جو لوگ سکتات امام کی رعایت
کر کے سورت فاتحہ خلف الامام پڑھ سکیں۔ اس کو کسی نے
ناجائز اور حرام نہیں کہا اسی طرح سری نمازوں میں بھی قرأت فاتحہ
خلف الامام آہستہ آہستہ جائز ہے۔ جب کہ امام سے منازعت
اور تشویش نہ ہو۔ فاران کراچی ص ۱۱۶

ہم اہل حدیث بھی یہی کہتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے الحمد
شریف آہستہ پڑھے۔ تاکہ امام سے منازعت اور تشویش
نہ ہو۔

احناف کے تمام دلائل کے

متعلق مولانا عبدالحی حنفی کا فیصلہ

۲۹۱۔ ص ۱۱ لَمْ يَرِدْ فِي حَدِيثٍ مَرْفُوعٍ صَحِيحٍ النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ

یعنی کسی مرفوع صحیح حدیث میں امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کی نہی (منع) وارد نہیں ہوئی

خَلْفَ الْاِمَامِ وَكُلُّ مَا ذَكَرُوْهُ مَرْفُوْعًا فِيْهِ إِمَّا لَا أَصْلَ لَهٗ وَإِمَّا لَا يَصِحُّ تعليق المجد على موطا امام محمد ص ۱۰۱

اور اس بارے میں علماء حنفیہ جس قدر دلائل ذکر کرتے ہیں۔ یا تو وہ بے اصل اور من گھڑت ہیں۔ یا وہ صحیح نہیں ہیں۔

۲۹۲-۲۳ تَظْهَرُ اَنَّهٗ لَا يُوْجَدُ مُعَارِضٌ لِاَحَادِيْثِ تَجْوِيْزِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ مَرْفُوْعًا۔ التعليق المجد ص ۱۰۱

یعنی امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھنے کی احادیث کے معارض و مخالف کوئی مرفوع حدیث نہیں نہیں پائی جاتی حنفیہ کے دلائل کے جواب ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

۲۹۳-۲۴ وَبِالْجُمْلَةِ لَا يَظْهَرُ لِاَحَادِيْثِ تَجْوِيْزِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ مُعَارِضٌ يُسَاوِيْهَا فِي الدَّرَجَةِ وَيَدُلُّ عَلَى الْمَنْعِ تعليق المجد ص ۱۰۱۔

یعنی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے (سورت فاتحہ) پڑھنے کی احادیث کے درجہ کی کوئی مخالف و معارض حدیث نہیں ہے۔ اور نہ ہی (امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کے) منع ہونے پر کوئی حدیث دلالت کرتی ہے

مولانا انور شاہ دیوبندی کا فیصلہ

انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔

۲۸۔ ۴۵۔ وَلَمْ يَجِئْ عَنْهُ نَهْيٌ عَنِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِعُنْوَانِ النَّهْيِ صَرِيْحًا مِمَّا يَأْتِيْ بَلْ إِنَّمَا كَرَاهَةُ الْقِرَاءَةِ لِلْمُنَازَعَةِ أَوْ كَرَاهَةُ الْمُنَازَعَةِ بِعَيْنِهَا فَصْلُ الْخِطَابِ حَاشِيَةُ الْكِتَابِ الْمُسْتَطَابِ ص۹

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مقتدی) کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کی صراحتاً نہی ثابت نہیں ہے۔ ہاں منازعت کے لیے (بلند آواز سے) کراہت قرأت ہے۔ یا نفس منازعت کی کراہت ہے۔

۲۹۔ ۴۶۔ وَلَمْ يَنْهَهُ عَنِ الْفَاتِحَةِ صَرِيْحًا فصل الخطاب ص۵

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صریحاً مقتدی کو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے سے نہیں روکا۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ

جس طرح دوسری نمازوں میں ہر شخص کے لیے سورت فاتحہ فرض ہے۔ اسی طرح نماز جنازہ میں بھی ہر شخص کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت اور ضروری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱) سابقہ احادیث چوں کہ ہر نماز کو شامل ہیں۔ کسی نماز کو مستثنےٰ نہیں کیا گیا۔ لہٰذا وہ احادیث نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے پر بھی چسپاں ہیں۔ یعنی سابقہ احادیث کی رو سے نماز جنازہ میں سورت فاتحہ ضروری ہے۔

۲۹۶۔ (۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اِنَّهَا سُنَّةٌ بخاری شریف ص ۱۷۸ ج ۱ کتاب الام ص ۲۳۹ ج ۱ البیہقی ص ۳۸-۳۹ ج ۴ ابوداؤد ص ۱۰۰ ج ۱ ترمذی ص ۱۲۲ ج ۱۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو آپ نے سورت فاتحہ پڑھی اور (نماز کے بعد) فرمایا کہ (میں نے سورت فاتحہ کو جنازہ میں اس لیے پڑھا ہے) تاکہ تم جان لو کہ (نماز جنازہ میں) سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے

۲۹۷۔ (۳) علامہ عینی حنفی لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ .... کے تحت عمدۃ القاری ص ۱۳۰ ج ۸ میں لکھتے ہیں۔

اَیْ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ سُنَّةٌ

یعنی نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۲۹۸۔ (۴) ملا علی قاری حنفی مرقاۃ ص ۵۵ ج ۲ طبع بمبئی میں لکھتے ہیں۔ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا اَیْ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ۔

۲۹۹۔ (۵) وَ قَالَ الْقَسْطَلَّانِی اِنَّھَا اَیْ قِرَاءَۃُ الْفَاتِحَۃِ فِی الْجَنَازَۃِ سُنَّۃٌ (ارشاد الساری ج ۲ ص ۷۴)	علامہ قسطلانی فرماتے ہیں۔ کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۳۰۰۔ (۶) نسائی شریف ج ۱ ص ۲۲۲ مطبع انصاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

فَقَرَءَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَجَھَرَ حَتّٰی اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سُنَّۃٌ وَحَقٌّ	یعنی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز جنازہ میں سورت فاتحہ اور کسی سورت کو بلند آواز سے پڑھا حتی کہ ہم کو سنایا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ہاتھ

پکڑ کر سوال کیا تو آپ نے فرمایا سنت ہے اور حق ہے۔

۳۰۱۔ (۷) امام حاکمؒ نے حضرت جابرؓ سے باسناد روایت کیا ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر علی جنائزنا اربعا ویقرأ بفاتحۃ الکتاب فی التکبیرۃ الاولٰی	حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جنازوں کی نماز پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ اور پہلی تکبیر میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔
تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۲۵۸ للمستدرک ج ۲ ص ۱۴۲	
کتاب الام للامام الشافعی ج ۱ ص ۲۳۹	
تعلیق المجد ص ۱۶۹ طبع یوسفی البیہقی ج ۴ ص ۳۹	

۳۰۲ - (۸) عَنْ اُمِّ عَفِيْفِ النَّهْدِيَّةِ قَالَتْ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى مَيِّتِنَا رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ كَذَا فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِيْ - تحفۃ الاحوذی ص۱۴۲ ج۲ عمدۃ القاری ص۱۴۰ ج۸ مصری

ام عفیف نہدیہ کہتی ہیں - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا - کہ ہم میت پر (نماز جنازہ میں) سورت فاتحہ پڑھا کریں -

۳۰۳ - (۹) عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ابن ماجہ ص۱۰۹ عمدۃ القاری ص۱۴۰ ج۸

ام شریک انصاریہ کہتی ہیں - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا - کہ ہم جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کریں -

۳۰۴ (۱۰) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رض قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ نسائی شریف ص۱۰۲ ج۱ مطبع انصاری

حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں - کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے والا پہلی تکبیر میں سورت فاتحہ آہستہ پڑھے - پھر تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر (کے بعد) سلام

عمدۃ القاری ص ۱۴۰ ج ۸

۳۰۵ (۱۱) اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ السُّنَّۃُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ اَنْ یُّکَبِّرَ ثُمَّ یَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ثُمَّ یُخْلِصُ الدُّعَاءَ لِلْمَیِّتِ وَلَا یَقْرَاُ اِلَّا فِی الْاُوْلٰی قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِی الْفَتْحِ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ تعلیق الممجد ص ۱۶۹ طبع یوسفی عمدۃ الرعایہ ص ۲۵۳ ج ۱ فتح الباری ص ۱۵۸ ج ۳ کذا فی کتاب الام

ہے۔

حضرت ابو امامہؓ نے فرمایا۔ کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ (نماز جنازہ پڑھنے والا) اللہ اکبر کہے۔ پھر سورت فاتحہ پڑھے پھر درود شریف پڑھے۔ پھر میت کیلئے دعا کرے۔ (اور سورت فاتحہ) پہلی تکبیر میں پڑھے۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا ہے۔ کہ اس کی سند صحیح ہے۔

---

۳۰۶ (۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّۃِ الْقِرَاءَۃُ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ۔ ترمذی ص ۱۲۲ ج ۱ قول الصحابی من السنۃ حکمہ حکم المرفوع علی القول الصحیح

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

یعنی صحابیؓ کا من السنۃ کہنا مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتا ہے۔

امام شافعی کتاب الام ص ۲۴۰ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

وَاَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلُوْنَ بِالسُّنَّۃِ وَالْحَقِّ اِلَّا لِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

یعنی صحابہ کرامؓ سنت اور حق کا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بولتے ہیں۔

۳۰۷ (۱۳) عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے

أَنَّہٗ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ كِتَابُ الْأُمِّ لِلْإِمَامِ الشَّافِعِي ص٢٤٠ ج١

بارہ میں حضرت ضحاک بن قیس کا قول حضرت ابی امامہ کے قول کی طرح ہے

قَالَ الْحَاكِمُ اَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ مِنَ السُّنَّةِ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ حاشیہ بلوغ المرام ص١١٣ حامد فقی - المستدرک ص٣٥٨ ج١

یعنی امام حاکمؒ نے فرمایا - کہ تمام محدثین کا اس امر پر اجماع ہے کہ صحابی کا من السنۃ (یعنی کام سنت ہے) کہنا حدیث مرفوع ہوتا ہے

وَهٰكَذَا قَوْلُ الصَّحَابِيِّ مِنَ السُّنَّةِ كَذَا فَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مُسْنَدٌ مَرْفُوْعٌ مقدمہ ابن الصلاح ص٤٥ - الكفاية ص٤٢١

یعنی صحابہ کا من السنۃ کہنا علی الاصح مرفوع حدیث ہے

٢٠٨ (١٤) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ قَرَأَ الَّذِي صَلَّى عَلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رواه البخاري فِي تَارِيْخِهٖ المنتقى مع شرح نيل الاوتار ص٦٥ ج٤ عمدة القاري ص١٤١ ج٨

حضرت فضالہ بن ابی امیہ کہتے ہیں کہ جس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ پڑھی تھی - اُس نے (نماز جنازہ میں) سورت فاتحہ پڑھی تھی -

وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ صفوة الصفوة ص١٠١ ج١

یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی تھی -

وَصَلّٰى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ صفوة الصفوة ص١١٢ ج١

حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی تھی -

٢٠٩ (١٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو نماز جنازہ میں پہلی

بن العاص أنه كان يقرأ بأم القرآن بعد التكبيرة الأولى على الجنازة وبلغنا ذلك عن أبي بكر الصديق وسهل بن حنيف وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

کتاب الام شافعی ص ۲۴۰ ج ۱

تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور یہی بات ہمیں ابوبکر صدیق رضؓ و سہل بن حنیف رضؓ اور دیگر صحابہ کرام رضؓ سے پہنچی ہے کہ وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۰ (۱۶) عن أبي عبيد السباق قال صلى بنا سهل بن حنيف على جنازة فلما كبر التكبيرة الأولى قرأ بأم القرآن حتى أسمع من خلفه الحديث البيهقي ص ۳۹ ج ۴ دارقطني ص ۱۵۱ ج ۱

عبداللہ بن سباق کہتے ہیں کہ ایک جنازہ پر سہل بن حنیف رضؓ نے ہمیں نماز پڑھائی پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھی حتیٰ کہ مقتدیوں کو سنائی یعنی بلند آواز سے پڑھی۔

❖

۳۱۱ (۱۷) وروى سعيد بن منصور وابن المنذر كان عبد الله بن مسعود يقرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب التعليق الممجد ص ۱۶۹ الطبع يوسفی عمدة القاری

سعید بن منصور اور ابن المنذر نے روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

❖

۳۱۲ - (۱۸) وروينا عن ابن مسعود وعبد الله بن عمرو بن العاص في قراءة الفاتحة في صلوة الجنازة البيهقي ص ۳۹ ج ۴۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

❖

۳۱۳ (۱۹) عن مجاهد قال سألت

حضرت مجاہد رحؒ نے فرمایا کہ میں نے اٹھارہ صحابہؓ

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ صَحَابِيًّا فَقَالُوا يَقْرَأُ
رواه الاثرم۔ تعليق المجد ص۱۶۹۔

کرامؓ سے (نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق) سوال کیا تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ نماز جنازہ پڑھنے والا سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔

۳۱۴ (۲۰) وَفِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ لِلْمُزَنِيِّ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَغَيْرَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوا يَقْرَءُونَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ عَلَيْهَا
عمدۃ القاری۔ ص۱۴۱ ج۔ ۸

امام مزنیؒ کی ایک کتاب الجنائز میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ کہ وہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۵ (۲۱) وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقْرَآنِ عَلَيْهَا بِالْفَاتِحَةِ عمدۃ القاری ص۱۴۱ ج۸

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور عثمان بن حنیفؓ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۶ (۲۲) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْرَءُونَ بِالْفَاتِحَةِ عمدۃ القاری ص۱۴۲ ج۸

حضرت ابوالدرداءؓ، حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۷ (۲۳) وَرُوِيَ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْعُرْيَانِ الْمُجَذَّرِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى جَنَازَةٍ فَقُلْتُ كَيْفَ صَنَعْتَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عمدۃ القاری ص۱۴۱ ج۸۔

ابوالعریان المجذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؓ بن علیؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ (نماز جنازہ کے بعد) میں نے کہا آپ نے کیا کیا۔ یعنی آپ نے کیا پڑھا حضرت حسنؓ بن علی نے فرمایا۔ کہ میں نے سورت فاتحہ کو پڑھا

۳۱۸ (۲۴) عن محمد بن عمرو بن

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں۔ کہ مسور بن

عطاءٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ قَصِيْرَةٍ رَفَعَ بِهِمَا صَوْتَهٗ مُحَلّٰی ابْنُ حَزْمٍ ص۱۲۹ ج۵ حاشیہ بخاری ص۱۷۸ ج۱ حاشیہ۔

مسورؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تو پہلی تکبیر میں سورت فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت پڑھی اور ان کے ساتھ آواز بلند کی۔

۳۱۹ (۲۵) وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بخاری شریف ص۱۷۸ ج۱

حسن بصریؒ نے فرمایا۔ کہ بچہ پر بھی نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھی جاتے۔

۳۲۰ (۲۶) وَعِنْدَ مَكْحُوْلٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ يَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ فِي الْاُوْلٰى حاشیہ بخاری ص۱۷۸ ج۱ از مولانا احمد علی سہارنپوریؒ

امام مکحولؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ کے نزدیک نماز جنازہ پڑھنے والا سورۃ فاتحہ پہلی میں پڑھے۔

۳۲۱ (۲۷) وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ يَقْرَأُ بِهَا فِي كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حاشیہ بخاری ص۱۷۸ ج۱

ابن حزم اور شہر بن حوشب نے کہا۔ کہ سورت فاتحہ ہر تکبیر میں پڑھے۔

۳۲۲ (۲۸) وَقَدْ حَكَى ابْنُ الْمُنْذِرِ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ عینی ص۱۳۱ ج۴ حاشیہ بخاری ص۱۷۸ ج۱

ابن المنذر نے نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنے کو عبداللہ بن مسعودؓ حسن بن علیؓ۔ عبداللہ بن زبیرؓ مسور بن مخرمہؓ۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ سے نقل کیا ہے۔

۳۲۳ (۲۹) وَمِمَّنْ كَانَ يَقْرَأُ اَيْضًا مِنَ الصَّحَابَةِ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ

صحابہ کرام میں سے حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت انس بن مالکؓ

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَمِنَ التَّابِعِيْنَ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَالزُّهْرِيُّ مرعاة ص۴۷۷ ج۲

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ اور تابعین سے سعید بن مسیبؒ حسن بصریؒ مجاہد۔ زہری نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۲۴ (۴۰) شاہ ولی اللہ اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم کے متعلق انفاس العارفین طبع ملتان ص۷۹ میں لکھتے ہیں کہ در اقتدائے سورۃ فاتحہ می خواندند در جنازہ نیز۔ یعنی شاہ عبدالرحیم امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ اور نماز جنازہ میں بھی سورت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

۳۲۵ (۴۱) شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ ص۳۶ ج۲ میں لکھتے ہیں۔

وَمِنَ السُّنَّةِ قِرَاءَةُ الْفَاتِحَةِ لِاَنَّهَا خَيْرُ الْاَدْعِيَةِ وَاَجْمَعُهَا عَلَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِبَادَهٗ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ

یعنی نماز جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا سنت ہے کیونکہ یہ بہترین اور جامع دعا ہے۔ اللہ تعالٰی نے قرآن میں اپنے بندوں کو سکھائی ہے

حنفی حضرات نماز جنازہ میں سورت فاتحہ کو نہ واجب کہتے ہیں۔ اور نہ مکروہ جانتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک بھی سورت فاتحہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ حاشیہ نصب الرایہ ص۲۷۱ ج۲ المجلس العلمی میں ہے۔

۳۲۶ (۴۲) ومذهب الحنفية ان القراءة في الصلوٰة على الجنازة لا تجب ولا تكره ذكره القدوري في التجريد۔

یعنی حنفی مذہب میں نماز جنازہ میں (سورہ فاتحہ) پڑھنا نہ واجب ہے نہ مکروہ۔

۳۲۷ (۴۳) علامہ ابوالحسن سندھی حنفی لکھتے ہیں۔

ينبغي ان تكون الفاتحة اولى واحسن

یعنی نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا دیگر ادعیہ

مِنْ غَیْرِهَا مِنَ الْأَدْعِیَةِ وَلَا وَجْهَ لِلْمَنْعِ عَنْهَا وَعَلٰی هٰذَا کَثِیْرٌ مِنْ مُحَقِّقِیْ عُلَمَائِنَا إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوْا یَقْرَأُ بِنِیَّةِ الدُّعَاءِ وَالثَّنَاءِ لَا بِنِیَّةِ الْقِرَاءَةِ حاشیہ سندھی نسائی ج۱ ص۲۸۲ مطبع النصاری کذا فی حاشیہ ابی داؤد بین السطور

کی بہ نسبت بہتر اور احسن ہے۔ اور اس سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور اسی پر ہمارے بیشتر علماء محققین حنفیہ ہیں۔ اور کہا کہ بہ نیت دعاء و ثنا پڑھے۔ نہ بہ نیت قرأت۔

علماء حنفیہ کے بہ نیت دعاء و ثنا سورت فاتحہ پڑھنے کی اجازت دینے اور بہ نیت قرأت روکنے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ جیسا کہ آگے آتا ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی عمدۃ الرعایہ ص۲۵۳ ج۱ میں امام شافعیؒ کا مسلک بیان کرتے ہیں۔

فَإِنَّ عِنْدَهٗ یَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ بَعْدَ التَّکْبِیْرَةِ الْأُوْلٰی۔

یعنی امام شافعیؒ کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں۔

۳۲۸ (۳۴) وھو الاقوی دلیلا

یعنی امام شافعیؒ کا مسلک دلیل کے لحاظ سے قوی ہے۔

مولانا عبدالحی حنفی نے اس امر میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جو انکی کتاب امام الکلام کا آخری جزء ہے آپ اس میں ص۲۳۳ پر فرماتے ہیں۔

۳۲۹ (۳۵) الْمُرَجَّحُ فِیْ ذٰلِكَ هُوَ الْقِرَاءَةُ عَلٰی وَجْهِ الْاِسْتِحْبَابِ أَوِ السُّنِّیَّةِ لِثُبُوْتِ ذٰلِكَ بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَارِدَةِ

یعنی نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ مستحب یا سنت سمجھ کر پڑھنا راجح ہے۔ کیونکہ اس کا ثبوت بہت سی احادیث میں وارد ہے۔

اور جن علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے یا بہ نیت قرأۃ پڑھنا لکھا ہے اس کے جواب میں فرماتے ہیں

۳۳۰ (۳۶) وَالْقَوْلُ بِالْکَرَاهَةِ بِنِیَّةِ

یعنی جنہوں نے اسے مطلقاً مکروہ یا بہ نیت قرأت

الثناء لا يدل عليه دليل باحد الوجوه الدالة امام الكلام ص۲۳۳	نہ بنیت ثنا پڑھنا مکروہ کہا ہے۔ ان کے پاس ایک دلیل بھی نہیں ہے جو اس کے مکروہ ہونے پر دلالت

مولانا عبدالحی حنفی نے اسی رسالہ میں ایک اور حنفی بزرگ کا حوالہ دیا ہے

۳۳۱ (۳۷) وقد صنف الشرنبلالی فی هذه المسألة رسالة سماها بالنظم المستطاب لحكم القراءة فى صلوة الجنازة بام الكتاب وحقق فيه ان القراءة اولى من ترك القراءة ولا دليل على الكراهة ص۲۳۷	یعنی علامہ حسن شرنبلالی حنفی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ اور اس میں ثابت کیا ہے۔ کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا نہ پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کے مکروہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۳۳۲ (۳۸) التعليق الممجد ص۱۶۹ میں لکھا ہے۔

ورد فيها على من ذكر الكراهة بدلائل شافية وهذا هو الاولى بثبوت ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه	یعنی علامہ حسن شرنبلالی حنفی نے اس رسالہ کو مکروہ کہنے والوں کا پُرزور دلائل سے رد کیا ہے اور یہی بہتر ہے کیونکہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی سے ثابت ہے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی۔ مالابد منہ ص۸۲ مجتبائی میں فرماتے ہیں۔

۳۳۳ (۳۹) واکثر علما برآنند کہ فاتحہ ہم بخوانند۔ یعنی اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھے

۳۳۴ (۴۰) قاضی ثناء اللہ حنفی اپنے وصیت نامہ میں فرماتے ہیں۔

و نماز جنازہ بجماعت کثیر و امام صالح مثل حافظ محمد علی و یا حکیم سکھوا یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیر اولیٰ سورۃ فاتحہ ہم خوانند وصیت نامہ ملحق مالابد منہ ص۱۶۱

یعنی نماز جنازہ جماعت کثیر کے ساتھ ادا کی جاتے۔ اور امام صالح مثل محمد علی۔ یا حکیم سکھوا۔ یا حافظ پیر محمد بجالائیں۔ اور پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھیں۔

مُدرک رکوع کی رکعت

(۱) احادیث صحیحہ مرفوعہ کی رو سے رکوع میں ملنے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔ سابقہ تمام احادیث عموم کے لحاظ سے اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیوں کہ مدرک رکوع خلف الامام ہوتا ہے۔ اور جو خلف الامام (امام کے پیچھے) ہو۔ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۳۳۵ (۲) لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ کتاب القراءۃ بیہقی — جس شخص نے امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

۳۳۶ (۳) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ جامع صغیر ص ۱۷۹ ج ۲ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ وہ سورۃ فاتحہ پڑھا کرے۔

یہ دونوں حدیثیں صریح اور واضح نص ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ رکوع میں ملنے والے کو کسی صحیح حدیث سے اس حکم سے مستثنیٰ نہیں کیا۔

۳۳۷ (۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا جزء القراءۃ بخاری ص ۲۲ مسلم ص ۲۲۰ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر نماز امام کے ساتھ پا لو۔ وہ پڑھ لو۔ اور جو نماز کا حصہ رہ جائے۔ وہ امام کے سلام کے بعد پورا کر لو

۳۳۸۔ (۵) وَاسْتُدِلَّ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى اَنَّ مُدْرِكَ الرُّكُوْعِ لَا يَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ — اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ کہ رکوع میں ملنے والا اس رکعت کو شمار نہ کرے۔ کیونکہ اسے

لِلْاَمْرِ بِاِتْمَامِ مَافَاتَهٗ لِاَنَّهٗ فَاتَهُ الْقِيَامُ وَالْقِرَاءَةُ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ جَمَاعَةٍ بَلْ حَكَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ عَنْ كُلِّ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَاخْتَارَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالضُّبَعِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ مُحَدِّثِي الشَّافِعِيَّةِ وَقَوَّاهُ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مرعاۃ ص ۹۴۹ ج ۱

فوت شدہ کے پورا کرنے کا حکم ہے اس سے قیام اور قرأت (دو رکن) فوت ہو گئے ہیں حضرت ابو ہریرہ اور ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ امام بخاریؒ نے اس بات کو ہر اُس شخص سے حکایت کیا ہے جو امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنے کو واجب جانتا ہے۔ امام ابن خزیمہؒ۔ امام ابوبکر ضبعی محدثین شافعیہ اور تقی الدین سبکی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

رکوع میں ملنے والے سے نماز کے دو رکن اور فرض چھوٹ جاتے ہیں۔ قیام اور قرأت سورۃ فاتحہ یا قیام اور مطلق قرأت یا اس سے بھی کم قیام جو تمام کے نزدیک بالاتفاق نماز کا رکن ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ رکن کے چھوٹ جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جس آدمی سے نماز کے دو رکن فرض قیام اور قرأت فاتحہ چھوٹ جائیں۔ اس کی نماز کیسے ہوگی۔ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ کہ جو رہ جائے۔ وہ بعد میں پورا کرو۔ لیکن بعض پھر بھی کہتے ہیں۔ اس کو پورا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی رکعت ہو جائے گی (العیاذ باللہ)

امام بخاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

۳۲۹ (۶) فَمَنْ فَاتَهٗ فَرْضُ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ فَعَلَيْهِ اِتْمَامُهٗ كَمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جزء القراءت مع الكتاب القراءۃ ص ۱۵۷

یعنی جس شخص سے دو فرض قرأت اور قیام فوت ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس پر اس چیز (قرأت و قیام) کا پورا کرنا لازم ہے۔

علامہ زرقانی شرح موطا امام مالکؒ ص ۱۳۱ ج ۱ میں لکھتے ہیں۔

۳۴۰ (۷) وَاسْتُدِلَّ بِهٖ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ رَاكِعًا لَمْ تُحْسَبْ لَهٗ تِلْكَ الرَّكْعَةُ لِلْاَمْرِ بِاِتْمَامِ مَا فَاتَهٗ وَقَدْ فَاتَهُ الْوُقُوْفُ وَالْقِرَاءَةُ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَمَاعَةٍ وَاخْتَارَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهٗ وَرَوَاهُ التَّقِيُّ السُّبْكِيُّ
شرح الزرقانی ص۱۶۳ ج۱ وکذا فی فتح الباری
عون المعبود ص۳۳۲، نیل الاوطار ص۲۳۸ ج۲

اور اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ مدرک رکوع کو (رکوع پانے والے) کی یہ رکعت نہیں ہوگی کیونکہ اسے فوت شدہ کے پورا کرنے کا حکم ہے اور اس سے قیام اور قرأت (دو فرض) فوت ہوگئے ہیں۔ (لہذا اس کی یہ رکعت نہیں ہوگی) حضرت ابوہریرہؓ اور جماعت اور محدث ابن خزیمہ اور اس کے غیر اور تقی الدین سبکیؒ کا یہی مسلک ہے

علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار ص۲۲۷ ج۲ میں فرماتے ہیں۔

۳۴۱ (۸) وَمَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْبَعْضُ اَهْلِ الظَّاهِرِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاَبُوْ بَكْرٍ الضُّبَعِيُّ

بعض اہل الظاہرؒ۔ محدث ابن خزیمہؒ۔ ابوبکر ضبعیؒ کا یہی مسلک ہے کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی۔

۳۴۲ (۹) قَالَ الْعِرَاقِيُّ فِيْ شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ بَعْدَ اَنْ حَكٰى عَنْ شَيْخِهِ السُّبْكِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَخْتَارُ اَنَّهٗ لَا يُعْتَدُّ بِالرَّكْعَةِ مَنْ لَا يُدْرِكُ الْفَاتِحَةَ مَا لَفْظُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ نَخْتَارُهٗ۔ نیل الاوطار ص۲۲۷ ج۲

یعنی علامہ تقی الدین سبکیؒ اور علامہ عراقیؒ فرماتے ہیں جب تک آدمی سورت فاتحہ نہ پڑھ لے اس وقت تک رکعت شمار نہ کرے

امام بیہقیؒ کتاب القرأت ص۱۵۷ میں فرماتے ہیں:۔

۳۴۳ (۱۰) سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّيْخَ اَبَا بَكْرٍ

کہ میں نے حافظ ابوعبداللہؒ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابوبکر احمد بن اسحٰق ضبعیؒ کو فتویٰ دیتے

احمد بن اسحٰق بن ایوب الضبعی بفتوٰی ذلک بانہ لایصیر مدرکا للرکعۃ بادراک الرکوع۔

ہوئے سنا کہ مدرک رکوع۔ مدرک رکعت نہیں ہو سکتا

۳۴۴۔ (۱۱) وقال ابن حزم فی المحلّی لابد فی الاعتداد بالرکعۃ من ادراک القیام والقراءۃ بحدیث ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا ثم جزم بانہ لافرق بین فوت الرکعۃ والرکن والذکر المفروض لان الکل فرض لا تتم الصلوٰۃ الا بہ فھو مامور بقضاء ما سبقہ الامام واتمامہ فلا یجوز تخصیص شیء من ذلک بغیر نص اٰخر ولا سبیل الٰی وجودہ نیل الاوطار ص ۲۲۷ ج ۲ ، ص ۲۲۸ ج ۲

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ بہ لحاظ حدیث ما ادرکتم فصلو وما فاتکم فاتمو رکعت کے شمار کیلئے قیام اور قرأت کا پانا ضروری ہے۔ کسی رکعت اور رکن اور ذکر مفروض کے فوت ہو جانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیوں کہ ان میں سے ہر ایک فرض ہے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس (رکوع میں ملنے والے مسبوق) کو حکم ہے۔ کہ جو کچھ امام اس سے پہلے ادا کر چکا ہے۔ وہ اُسے پورا کرے۔ پس ان میں سے کسی امر کی تخصیص بغیر نص شرعی کے جائز نہیں ہے۔ جس کے موجود ہونے کی کوئی راہ نہیں ہے۔

۳۴۵ (۱۲) فان جاء والامام راکع فلیرکع معہ ولا یعتد بتلک الرکعۃ لانہ لم یدرک القیام والقراءۃ ولکن یقضیھا اذا سلم الامام

محلی بن حزم ص ۲۴۳

اگر نمازی آئے اور امام رکوع میں ہو تو نماز رکوع امام کے ساتھ کرے۔ اور اس کو رکعت شمار نہ کرے۔ کیونکہ اس نے قیام اور قرآن اس سے نہیں پائی۔ لیکن جب امام سلام پھیرے تو اس رکعت کی قضا کرے۔

۳۴۶ (۱۳) ورُوی القضاء ایضاً عن زید بن وھب نیل الاوطار ص ۲۲۸ ج ۲

زید بن وہب سے بھی یہی مروی ہے کہ رکوع میں ملنے والا رکعت کی قضا کرے۔

۳۴۷ (۱۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا فَاتَكَ جزء القراءة ص۲۲

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (نماز کا حصہ) امام کے ساتھ پالے پڑھ لے۔ اور جو رہ جائے اسکی قضا کرے

۳۴۸ (۱۵) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَسَمِعَ نَفَسًا شَدِیْدًا اَوْ جَهْرًا مِنْ خَلْفِهٖ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرَةَ اَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا النَّفَسِ قَالَ نَعَمْ جَعَلَنِیَ اللّٰهُ فِدَاكَ خَشِیْتُ اَنْ تَفُوْتَنِیْ رَكْعَةٌ مَعَكَ فَاَسْرَعْتُ الْمَشْیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَ جزء القراءة ص۲۲ تفسیر القرطبی ص۱۲۶

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھانے وقت اپنے پیچھے لمبے لمبے سانس اور ہانپنے کی آواز سنی آپ نے نماز پوری کرنے کے بعد حضرت ابو بکرہؓ سے فرمایا۔ کہ تو ہانپنے والا تھا حضرت ابو بکرہؓ نے کہا جی ہاں آپ پر قربان جاؤں۔ آپ کے ساتھ ایک رکعت رہ جانے کا خطرہ تھا اسلئے میں جلدی چل کر ملا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری حرص زیادہ کرے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا جتنی نماز امام کے ساتھ تو پالے وہ پڑھ لے اور جو رہ جائے اسکو بعد میں پورا کرے۔

۳۴۹ (۱۶) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیُصَلِّ مَا اَدْرَكَ وَلْیَقْضِ مَا سَبَقَهٗ۔ جزء القراءت ص۵ المکتبۃ السلفیۃ لاہور

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جو نماز کا حصہ امام کے ساتھ پالے پڑھ لے۔ اور جو رہ جائے۔ وہ امام کے سلام کے بعد پورا کرے۔

۳۵۰ (۱۷) اَلْاَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ لَا یُجْزِئُکَ اِلَّا اَنْ تُدْرِکَ الْاِمَامَ قَائِمًا قَبْلَ اَنْ یَّرْکَعَ جزء القراءت مثاع	اعرج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ جب تک تو امام کو قیام کی حالت میں رکوع سے پہلے نہ پالے تیری رکعت نہیں ہوگی۔
۳۵۱ (۱۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا اَدْرَکْتَ الْقَوْمَ رُکُوْعًا لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْکَ الرَّکْعَۃِ جُزْءُ الْقِرَاءَۃِ مـ۳ نیل الاوطار ج۲ ص۲۲۷	حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ کہ جب تو قوم کو رکوع میں پالے۔ تو اس رکوع کو رکعت مت شمار کر۔
۳۵۲ (۱۹) وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَعَائِشَۃُ لَا یَرْکَعُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ جزء القراءت مـ۲ ۱۴-۱۷	حضرت ابو سعید خدری اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر کوئی آدمی رکوع نہ کرے۔ یعنی صرف رکوع میں ملنے سے رکعت شمار نہ کرے

۳۵۳-(۲۰) نواب صدیق الحسنؒ فرماتے ہیں۔

وکذا یک جمعی از اہل علم و دین در مسائل بسیار رجوع کردہ اند و بر آں آگاہ ساختہ چنانکہ علامہ شوکانی در مسئلہ خلع اولاً قائل بود باکہ خلع طلاق است سپس اوراز نظر او ظاہر شد کہ طلاق نیست۔ بلکہ فسخ است و ہمچنیں مدرک رکوع را مدرک رکعت میگفت سپس در تحقیق ظاہر شد کہ مدرک رکعت نیست۔	یعنی اہل علم کی جماعت نے بہت سے مسئلوں میں رجوع کیا ہے۔ اور اس پر لوگوں کو آگاہ کیا علامہ شوکانیؒ پہلے خلع کو طلاق سمجھتے تھے۔ اس کے بعد دلائل پر نظر و فکر کرنے سے ظاہر ہوا کہ خلع طلاق نہیں ہے۔ بلکہ فسخ نکاح ہے۔ اسی طرح (پہلے) مدرک رکوع کی رکعت کے قائل تھے۔ اس کے بعد تحقیق کرنے سے ظاہر ہوا کہ مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہے۔

البغالۃ الفصیحۃ فی الوصیۃ والنصیحۃ مـ۵

۲۵۴۔ (۲۱) نواب صدیق الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ دلیل الطالب علی ارجح المطالب ص۴۸۴ مطبع شاہجہانی مجوپال ۱۲۹۵ھ لکھتے ہیں۔

بخاری در جزء القرأت خلف الامام	یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جزء القرأت
گفتہ انہ ذھب الی ذلک کل من	خلف الامام میں فرمایا ہے۔ کہ رکوع میں
ذھب الی وجوب القراءۃ خلف الامام	ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔ ہر اس
بریں تقدیر جمہور اہل علم بسوتے آں رفتہ	شخص کا مذہب ہے جو قرأت خلف الامام
چہ قائلین وجوب قرأت فاتحہ خلف الامام جمہور	کو فرض سمجھتا ہے۔ جمہور قرأت فاتحہ خلف
جزء القرأت ص۹	الامام کے قائل ہیں۔ اس بنا پر رکوع میں ملنے
	سے رکعت کا نہ ہونا جمہور کا مسلک ہے۔

۲۵۵ - (۲۲) علامہ محمد بن علی الشوکانی المتوفی ۱۲۵۰ھ نے نیل الاوطار ص۲۲۶ ج۲ میں یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔

۲۵۶ (۲۳) علامہ صالح بن مہدی المقبلی فرماتے ہیں۔

قد بحثت ھذہ المسئلۃ و	یعنی میں نے فقہ اور حدیث کی رو سے تمام
احطتھا فی جمیع بحثی فقھا	دلائل کا احاطہ کر کے بحث کی۔ تو مجھے اسکے
وحدیثا فلم احصل منھا علی	سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ کہ رکوع میں ملنے سے
غیر ما ذکرت یعنی من عدم الاعتداد	رکعت نہیں ہوتی ہے۔
بذاک الرکوع فقط نیل الاوطار ص۲۲۶ ج۲	

۲۵۷ (۲۴) مولانا عبید اللہ محدث مبارکپوری، علامہ مقبلی کی یہ عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

وَهُوَ الْقَوْلُ الرَّاجِحُ عِنْدِيْ فَلَا يَكُوْنُ مُدْرِكُ الرُّكُوْعِ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ لِمَا فَاتَهُ مِنَ الْقِيَامِ وَقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهُمَا مِنْ فُرُوْضِ الصَّلٰوةِ وَأَرْكَانِهَا مرعاة ص۹۸ ج۲

یعنی میرے نزدیک علامہ مقبلی کا قول راجح ہے کہ مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے قیام اور اور سورت فاتحہ کا پڑھنا فوت ہو گیا ہے اور یہ دونوں چیزیں فرض اور نماز کا رکن ہیں۔ فرض اور رکن چھوٹنے سے رکعت کیسے ہو جائے گی!!

نواب صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ الروضۃ الندیہ ص۱۲۶ ج۱ میں لکھتے ہیں۔

۳۵۸ (۲۵) وَالْحَقُّ عَدَمُ ... الْاِعْتِدَادِ بِهَا بِمُجَرَّدِ اِدْرَاكِ رُكُوْعِهَا مِنْ دُوْنِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ الرَّوْضَةُ النَّدِيَّةُ ص۱۲۶ ج۱

یعنی حق یہ ہے کہ سورت فاتحہ پڑھے بغیر صرف رکوع پالینے سے رکعت نہیں ہوگی

شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رح

۳۵۹ (۲۶) عون المعبود شرح ابی داؤد ص۳۳۴ میں ہے۔

وَهٰذَا أَيْ عَدَمُ الْاِعْتِدَادِ هُوَ قَوْلُ شَيْخِنَا الْعَلَّامَةِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ نَذِيْرِ حُسَيْنِ الدِّهْلَوِيِّ

یعنی شیخنا العلامہ سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے نزدیک مدرک رکوع رکعت شمار نہ کرے۔

۳۶۰ (۲۷) الجواب :۔ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے کہ ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ فتاویٰ نذیریہ ص۲۸۶ ج۲ ۔

۳۶۱ (۲۸) شارح عون المعبود مولانا شمس الحق محدث عظیم آبادی المتوفی ۱۳۲۹ھ
کے نزدیک مارک رکوع مدرک رکعت نہیں ہے۔ عون المعبود ص ۳۳۴ ج ۱۔

۳۶۲ (۲۹) مولانا محمد عبد الرحمن رحمہ اللہ مبارک پوری المتوفی ۱۳۵۳ھ تحفۃ الاحوذی
ص ۲۰۸ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

قُلْتُ : اَلْقَوْلُ الرَّاجِحُ عِنْدِیْ	یعنی میرے نزدیک انہی کا قول راجح ہے
قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ مَنْ اَدْرَکَ الْاِمَامَ	جو کہتے ہیں۔ کہ جو شخص امام کو رکوع میں پا
رَاکِعًا لَمْ یَحْتَسِبْ لَہٗ تِلْکَ الرَّکْعَۃَ	ے۔ وہ رکعت شمار نہ کرے۔

۳۶۳ (۳۰) شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری المتوفی ۱۹۴۸ء

۳۶۴۔ (۳۱) مولانا ابو سعید شرف الدین الدہلوی رحمہ اللہ۔ المتوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء

س :۔ رکوع میں ملنے سے رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔

ج اختلافی ہے۔ دوبارہ پڑھنی اچھی سمجھتا ہوں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر) ۱۰ شعبان ۱۳۶۴ھ

صرف اچھی ہی نہیں۔ سورت فاتحہ مقتدی کو بھی پڑھنی فرض ہے۔ ایسے ہی قیام
فرض ہے۔ پس جب دو رکن فوت ہو گئے۔ تو رکعت قطعاً نہ ہوگی۔ ابو سعید شرف الدین دہلوی

۳۶۵ ۳۲ جواب دیگر :۔ قدیم الایام سے یہ مسئلہ اختلافیہ چلا آرہا ہے۔
خاکسار رکوع میں مل کر رکعت دہرایا کرتا ہے۔ کیونکہ دو رکن قیام اور قرأت فاتحہ
کے فوت ہو جانے سے شک ہوتا ہے۔ کہ رکعت نہیں ہوگی۔

جس قوی دلیل سے ان دو کاموں کی رکنیت ثابت ہے۔ اس قوت سے رکوع
میں رکعت پورا ہونا ثابت نہیں۔ کسی کے پاس ثبوت ہو تو اطلاع دیں۔ مگر یاد رہے کہ دو
رکنوں کے ثبوت میں قرآن مجید بھی ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر) ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ

۳۶۶ بمر ۳۳ شرفیہ۔ شک نہیں کرنا چاہیئے۔ قطعاً رکعت نہیں ہوتی۔ اس لیئے کہ دو فرض قیام ورکن فوت ہوجاتے ہیں۔ ابوسعید شرف الدین دہلوی (فتاوی ثنائیہ۔ ج ۱ ص ۳۶۹)

مولانا محمد یونس صاحب دہلوی المتوفی نومبر ۱۹۶۶ء

۳۶۷ - (۳۴) ہر نمازی پر خواہ وہ امام ہو یا مقتدی، منفرد ہو۔ یا مدرک رکوع نماز فرض ہو یا سنت یا نفل سورۂ فاتحہ پڑھنی فرض ہے۔ اس کے بغیر پڑھے کسی کی کسی صورت میں بھی نماز نہ ہوگی۔ احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہے۔

مولانا محمد یونس نے ایک پمفلٹ بھی شائع کیا تھا۔ کہ مدرک رکوع۔ مدرک رکعت نہیں ہے۔ فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۲ حصہ دوم المؤتمر کراچی شعبان۔ سنہ ۱۳۷۴ھ اپریل سنہ ۱۹۵۵ء

حضرت العلامہ شیخ الحدیث حافظ محمد صاحب محدث گوندلوی

۳۶۸ (۳۵) رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ رکعت نہیں ہوتی۔ اور یہی صحیح ہے۔ حدیث میں ہے۔ مَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ الحدیث۔

(الاعتصام ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۶۸ء ص ۹)

****

علامہ محمد یوسفؒ کلکتہ والے

المتوفی سنہ ۱۹۷۰ء
۱۳۹۰ھ

۳۶۹ (۳۶) الجواب آج تک تو صحیح حدیث ہم کو ملی نہیں۔ کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو۔ کہ رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جاتی ہے۔ لہذا ایسے کہنے والے بخاری کی احادیث سے ناواقف ہیں۔ جہاں فاتحہ کے بغیر نماز نہ ہونے کا ذکر ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۶۹-۷-۱۸

مدرک رکوع مدرک رکعت نہیں ہوتا

۳۷ اس لیے کہ اس کی دلیل واضح نہیں ہے۔ ابی بکرہ رضی کی حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔ اس لیے کہ یہ حدیث رکعت ہونے یا نہ ہونے سے ساکت ہے۔ تو اسکو پیش کرنا غلط ہے۔ ہماری دلیل دیگر احادیث صحیحہ ہیں جو قیام اور قرأت فاتحہ کی فرضیت ثابت کرتی ہیں۔ ان کو سامنے رکھ کر حضور کا فرمان وما فاتکم فاتموا کی رو سے کہتے ہیں۔ کہ رکوع میں ملنے والے سے قیام اور قرأت فاتحہ یا کم از کم قیام اور مطلق قرأت اس سے بھی کم قیام جو حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے۔ ترک ہو گیا۔ پس اس پر قیام و قرأت فاتحہ یا قیام و مطلق قرأت یا محض قیام کو پورا کرنے کے لیے دوسری رکعت پڑھنی لازم ہوگی۔ اس میں کوئی تاویل یا تکلیف نہیں ہے۔ اس روایت کے بعد جو بھی

روایت ہے کمزور ہے۔ یا اقوال صحابہؓ ہیں۔ بعض بے اصل ہیں۔ کوئی جرح سے خالی نہیں۔ جو ان مرفوع احادیث کا مقابلہ کر سکیں۔ جن سے قیام اور قرأت فاتحہ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

(مولانا عبدالجبار جھلمی مدرس دارالحدیث رحمانیہ کراچی)

۳۷ / ۳۸ مولنا ابو مسعود صاحب قمر بنارسی

رکوع میں شامل ہونیوالے کی رکعت نہیں ہوتی

۵ اجون ۱۹۶۲ء کے اخبار اہلحدیث دہلی میں مفتی جماعت اہلحدیث حضرت مولنا عبدالسلام صاحب بستوی کا ایک فتوےٰ شائع ہوا تھا۔ کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔

اس فتوے پر یکم جولائی ۱۹۶۲ء کے اخبار الہدیٰ دربھنگہ میں مولوی کتاب اللہ صاحب ہرہٹوی۔ گونڈوی نے ایک "استدراک" شائع کرایا ہے۔ ان کی باتوں کا مفصل جواب تو مولانا عبدالسلام صاحب بستوی ہی دیں گے۔ پھر بھی میں اپنی تحقیق اس مسئلہ پر پیش کرتا ہوں۔ یہ تو مسلم ہے کہ شرعی حکم کا ثبوت چار طرح سے ہوتا ہے۔ قرآن شریف کی صریح آیت سے یا حدیث صحیح صریح سے یا اجماع مجتہدین سے ان اصول ثلٰثہ کے نصوص پر قیاس صحیح سے (حسامی)

قرآن شریف میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے۔ کہ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ رکوع میں شامل ہوجانے والے کی رکعت ہوجاتی ہے۔ حدیث صحیح صریح میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے کہ جس سے یہ ثابت ہو کر رکوع میں شامل ہونے سے رکعت ہوجاتی ہے۔

اس مسئلہ پر اجماع بھی نہیں ہے۔ امام بیہقی تحریر فرماتے ہیں۔

ولا یدخل علی قولہ اذا ادرک امامہ راکعا فانہ عندہ لا یصیر بادراکہ مدرکا للرکعۃ حتی یدرکہ القیام ویاتی بالقراءۃ. ورواہ عن ابی ھریرۃ لا یجزیہ حتی یدرک الامام قائما وفی روایۃ اخری عن ابی ھریرۃ اذا ادرکت القوم رکوعا لم تعتد بتلک الرکعۃ قال البخاری وقال ابو سعید وعائشۃ لا یرکع احدکم حتی یقرأ بام القرآن قال البخاری وقال ابو قتادۃ وانس وابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الصلوۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا فمن فاتہ فرض القراءۃ والقیام فعلیہ اتمامہ کما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم - کتاب القراءۃ ص ۱۵۷

یعنی اور آپ کے قول اذا ادرک امامہ راکعا پر یہ بات وارد نہیں ہوتی کیونکہ آپ کے نزدیک رکوع کے پا لینے سے رکعت کا پا لینے والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ قیام بھی نہ پائے۔ اور قرأت فاتحہ بھی نہ کرے۔ اور روایت کیا۔ اسے ابو ہریرہ رضہ سے کہ مسبوق کی نماز کفایت نہیں کرتی۔ حتی کہ امام کو قیام میں نہ پائے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ کہ جب تو قوم کو رکوع میں پائے۔ تو اس رکعت کو شمار نہ کرنا۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ ابو سعید خدریؓ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم میں کوئی بھی سورہ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے اور کہا امام بخاریؒ نے کہ حضرت ابو قتادہؓ اور حضرت انسؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ کہ جب تم نماز کو آؤ۔ تو جو پاؤ اسے پڑھو۔ اور جو رہ جائے۔ اُسے (پیچھے) پورا کرو۔ پس جس کے دو فرائض یعنی قرأت اور قیام فوت ہو گئے۔ اس پر نماز کا پورا کرنا لازم ہے جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا۔

علامہ ابن حجرؒ نے حدیث ما ادرکتم فصلوا کے ذیل میں کہا کہ اس سے یہ جو استدلال کیا گیا ہے۔ کہ جس نے امام کو رکوع میں پایا۔ اس کی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔ کیونکہ ما فات کے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور مسبوق سے قیام اور قرأت فوت ہو گئے ہیں۔ اور یہی قول ہے۔ ابو ہریرہؓ کا۔ اور ایک جماعت کا بلکہ امام بخاریؒ نے قرأت فاتحہ خلف الامام میں ہر اُس امام سے جو وجوب قرأت خلف الامام کا قائل ہے۔ یہی حکایت کیا ہے۔ پس اعتداد رکعت پر اجماع نہ ہوا۔

باقی رہ گیا قیاس۔ تو اس سے بھی دیکھ لیجیئے۔ کہ ادراک رکوع سے رکعت ہو جاتی ہے یا نہیں۔ سو واضح ہو کہ قیام (عبادت نہ اضطراری) اور قرأت بالاتفاق ارکان نماز نیتے ہیں۔ رکوع پانے والے سے یہ دونوں فوت ہو گئے۔ دو رکن فوت ہو جانے سے رکعت کس طرح ہو جائیگی۔ اسی لیئے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ جو کچھ تم کو امام کے ساتھ مل جائے۔ پڑھ لو۔ اور جو کچھ نہ ملے اُسے بعد میں پورا کر لو۔ پس قیام و قرأت۔ دو فرض جو فوت ہو گئے ہیں۔ ان کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود تنہا پورا کرنا پڑے گا۔ اور جس کے نزدیک مقتدی پر قرأت فرض نہیں ہے۔ تو قیام تو فرض ہے۔ تو یہ کس طرح ساقط ہو گیا اور یہ حنفیہ کا مذہب ہے۔ کہ فعل ارکان میں امام متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ یہاں قیام سے مراد قیام عبادت ہے۔ نہ کہ قیام اضطراری۔ چنانچہ امام بیہقی فرماتے ہیں۔

ولان القیام یسقط عنہ بادراک الرکوع والقدر الذی یاتی بہ من القیام للتکبیر لیس ھو بالقیام الذی ھو محل القراءۃ الخ صہ

یعنی اور اس لیئے بھی کہ رکوع سے ملنے کی حالت میں مقتدی سے قیام رہ جاتا ہے

اور مقدار قیام جس میں تکبیر تحریمہ کہنا ہے۔ وہ قیام نہیں ہے۔ جو بحکم شرع محل قرأت ہے (کیونکہ وہ تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہے فافہم) حاصل کلام یہ کہ رکوع میں ملنے رکعت کا ہوجانا نہ قرآن سے ثابت ہے۔ نہ صحیح وصریح حدیث سے نہ اجماع سے اور نہ قیاس سے۔
نیز یہ کہ کلام شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکعت کا لفظ قیام، رکوع اور سجود اور ان کے درمیانی امور کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے۔ اور یہ اس کی حقیقت شرعی ہے۔ اور اصولیین کے نزدیک بالاتفاق مسلم ہے۔ کہ حقیقت شرعی حقیقت لغوی پر مقدم ہوتی ہے۔ پس رکعت کے معنی رکوع لینا اس مفہوم کے خلاف ہے۔ جو عرف شرع میں متعارف ہے۔ بخاری شریف میں یہ حدیث ہے۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ادرك الصبح ركعة قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر (بخاری شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص نے صبح کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پیشتر پالی۔ تو اس نے صبح کی نماز پالی۔ اور جس نے عصر کی ایک رکعت سورج ڈوبنے سے پہلے پالی۔ تو اس نے عصر کی نماز پالی۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوگیا۔ کہ لفظ رکعت قیام، رکوع اور سجود اور ان کے درمیانی امور کے مجموعہ پر بولا گیا ہے پس جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود رکعت کے معنی ثابت ہوگئے۔ تو اب کسی بھی امتی کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ آں حضرت صلعم کی تصریحات کے خلاف لفظ رکعت کے معنی کرے۔ اور اس سے غلط مسئلہ استنباط کرے۔ آخر میں ایک صحیح اور صریح حدیث

اس مسئلہ پر ادرس لیجیے۔

امام بخاریؒ نے اپنی جزء القرآت میں یہ روایت بیان کی ہے۔ کہ

عن ابی بکرۃ انہ دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد واقض ما فات (او کما قال)

یعنی حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ وہ داخل ہوئے مسجد میں اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ پس رکوع کیا۔ انہوں نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی۔ پھر اس کا تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تیرا شوق زیادہ کرے۔ پھر ایسا نہ کرنا۔ اور جو رکعت فوت ہو گئی ہے۔ اُسے پورا کرو۔

امام بخاری اس حدیث کو بخاری شریف میں بھی لائے ہیں۔ مگر پوری حدیث نہیں ہے پوری حدیث ان کی جزء القرآت میں ہے۔ اس حدیث نے صاف بتلا دیا کہ رکوع میں شریک ہونے کی رکعت نہیں ہوتی۔ اور اسے اپنی اس رکعت کو بعد میں پوری کرنی چاہیئے۔ ورنہ اس کی نماز نہیں ہو گی۔ اس روایت کے بعد جو بھی روایت اس بارے میں ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ اور اگر کوئی جرح سے خالی تسلیم بھی کر لی جائے۔ تو وہ موقوف ہونے کی وجہ سے ان مرفوع حدیثوں کے مقابل پیش نہیں کی جا سکتیں۔

ہوتے ہوتے مصطفےٰ کی گفتار

مت دیکھ کسی کا قول وکردار

ھٰذا ما عندی والعلم عند اللہ

الہدیٰ۔ دربھنگہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ و ۱۶ اگست ۱۹۶۲ء

مولنا محمد داؤد رازؔ دہلوی

۳۷۳ (۳۹۳) حضرت صاحب عون المعبودؒ فرماتے ہیں۔

فھذا محمد بن اسمٰعیل البخاری احد المجتھدین وواحد من اراکان الدین قد ذھب الی ان مدرکا للرکوع لایکون مدرکا للرکعۃ حتی یقرا فاتحۃ الکتاب فمن دخل مع الامام فی الرکوع فلہ ان یقضی تلک الرکعۃ بعد سلام الامام بل حکی البخاری ھذا المذھب عن کل من ذھب الی وجوب القراءۃ خلف الامام الخ عون المعبود ص ۳۳۴ ج ۱

یعنی حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو مجتہدین میں سے ایک زبردست مجتہد بلکہ ملت اسلام کے اہم ترین رکن ہیں۔ انہوں نے رکوع پانے والے کی رکعت کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ان کا فتوٰے یہ ہے۔ کہ ایسے شخص کو امام کے سلام کے بعد یہ رکعت پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ حضرت امام بخاریؒ نے یہ ہر اُس شخص کا مذہب نقل و بیان ہے۔ جس کے نزدیک امام کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھنی واجب ہے۔ اور ہمارے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فتوٰے ہے (حوالہ مذکور)

اس تفصیل کے بعد یہ امر بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ جو حضرات بلا تعصب محض اپنی تحقیق کی بنا پر رکوع کی رکعت کے قائل ہیں۔ وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ رکوع کی رکعت نہ ماننے والوں کے خلاف زبان کو تعریض سے روکیں۔ اور ایسے مختلف

فیہ فروعی مسائل میں وسعت سے کام لے کر اتفاق باہمی کو ضرب نہ لگائیں۔ کہ سلف صالحین کا یہی طریقہ یہی طرز عمل رہا ہے۔ ایسے امور میں قائلین و منکرین میں سے حدیث الاعمال بالنیات کے تحت ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پائے گا۔ اسی لیے المجتھد قد یخطی و یصیب کا اصول وضع کیا گیا ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ یرجع المآب دلائل کی رو سے صحیح یہی ہے۔ کہ رکوع میں ملنے سے اُس رکعت کا لوٹانا ضروری ہے۔ ماہنامہ نور الایمان دہلی۔ محرم ۱۳۸۹ھ۔ اپریل ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۰

محدث کبیر محمد بشیر سہسوانی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۲۶ھ

۳۷۳: نمبر ۱ سوال :۔ رکوع میں ملنے سے رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔؟ اور امام رکوع کی حالت میں ہو۔ اور مقتدی الحمد پڑھ کر مل جاوے۔ اس صورت میں رکعت ہوگی یا نہیں؟ کیا حکم ہے۔

جواب رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی ہے۔

لحدیث عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔

اور اگر امام رکوع میں ہے۔ اور مقتدی الحمد پڑھ کر مل جاوے۔ تو یہ فعل مخالف ہے حدیث علی رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل کے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام۔

...... رواہ الترمذی ..... اور مخالف ہے حدیث ابن ابی لیلے کے وفیہ حتی جاء معاذ قال لا اراہ علی حال الا کنت علیہا قال

فقال ان معاذا قد سن لکم سنۃ کذلک فافعلوا......

رواہ ابوداؤد۔

کتبہ محمد بشیر سہسوانی عفی عنہ

الجواب صحیح۔ احمد عفی عنہ

الجواب صحیح۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ

الجواب صحیح خلافہ قبیح، خلیل الرحمٰن عفی عنہ

وماذا بعد الحق الا الضلال۔ حررہ السید محمد عبد الحفیظ۔

ہذا الجواب صحیح: سید ابوالحسن

الجواب صحیح: سید عبدالسلام

الجواب صحیح:۔ ابو محمد عبدالستار حسن العمر فوری

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

ابوالبشار امیر احمد سہسوانی عفا اللہ عنہ

محدث شہیر حافظ محمد عبداللہ غازی پوری المتوفی ۱۳۳۷ھ

۳۷۴:۔ نمبر ۱۲ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی۔ بوجہ فوت ہونے قرأت فاتحہ کے جو ہر رکعت میں فرض ہے۔ اور جو نماز کی ایسی رکن اعظم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نماز ہی فرمادیا ہے۔ عبادہ بن صامت سے مروی ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب متفق علیہ۔

اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے

قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول .... قال اللہ تعالیٰ .... قسمت الصلوٰۃ بینی
وبین عبدی نصفین ۔ الحدیث۔ رواہ مسلم، مشکوٰۃ منٹ
کتبہٗ محمد عبد اللہ غازی پوری

مولانا محمد عبد الجبار عمرپوری المتوفی ۱۳۳۴ھ

۲۷۵ ۔ ۳۲ ۔ سوال کے مطابق خوب تحریر ہوا ہے۔ بے شک مدرک رکوع کے لئے اعادہ رکعت ضروری ہے صرف رکوع میں شامل ہونا کافی نہیں ہو سکتا یہی مسلک تاج المحدثین امام بخاری اور امام ابن خزیمہؒ اور امام ابن حزمؒ صاحب محلی وغیرہم کا ہے۔ الراقم محمد عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ وصلح عملہ۔ مقیم شہر دہلی :۔ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۳۰۳ : ۳۰۴۔ رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے پر جس قدر دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔ یا تو ان سے رکعت کا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ یا وہ سب کی سب ضعیف اور کمزور ہیں۔ جو احادیث صحیحہ کے مقابلے میں قطعاً حجت نہیں ہو سکتیں۔ تحقیق حق کے لئے جزء القرآت الامام البخاری۔ نیل الاوطار ص ۲۲۸، ۲۲۹ دلیل الطالب ص ۳۳۹، ۳۴۵ فتاویٰ نذیریہ ص ۲۸۶ ج ۱ دہلی۔ عون المعبود ص ۳۳۲ تا ۳۳۶ ج ۱ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۲۴۳ حصہ دوم

مدرکِ رکوع کی احادیث اور ان کی حقیقت

دلیل اول عن ابی بکرۃ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصاً ولا تعد

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک دن دوڑ کر رکوع کرتے ہوئے صف میں جا ملے بعد سلام آپ نے فرمایا کہ اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے اور مت لوٹا تو (یعنی نماز کو)، فتاویٰ ستاریہ منٹ

مدرک رکوع کی رکعت کے قائلین کہتے ہیں: (۱) اگر ابوبکرہؓ مدرکِ رکوع کو مدرکِ رکعت نہ جانتے تو پھر دوڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ (۲) اور لاتعدُ مت لوٹنا تو اپنی نماز کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، حالانکہ استدلالاً وتحقیقاً یہ دونوں باتیں غلط اور غیر صحیح ہیں۔ قال ابن المنیر صوّب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ابی بکرۃ من الجھۃ العامۃ وھی الحرص ادراک فضیلۃ الجماعۃ وخطأہ من الجھۃ الخاصۃ۔ فتح الباری ص۲۶۹ باب اذا رکع دون الصف۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہت سے ابوبکرہؓ کے فعل جماعت کی فضیلت کے پالینے کی حرص کو درست قرار دیا اور دوسری جہت (طرف) سے خطادار ٹھہرایا۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ابوبکرہ سے کونسی خطاء اور غلطی ہوئی جس سے رسول نے روکا اور اس سے ابوبکرہؓ کے دوڑنے کی وجہ بھی معلوم ہوگئی (۱) نمازیں وہ دوڑ کر ملے تھے جیساکہ مترجم حدیث مذکور کے ترجمہ سے ظاہر ہے۔ اور ابن السکن کے الفاظ ہیں فانطلقت اسعی حتی دخلتُ فی الصف۔ مرعاۃ ص۹۷ ج ۲ میں دوڑتا ہوا صف میں داخل ہوا۔ یہ ابوبکرہ کی غلطی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ان کو روکا جیسے کہ دوسری حدیث میں آتا ہے، اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ والوقار ولا تسرعوا۔ متفق علیہ بلوغ المرام ص۵۲ یعنی نماز کی طرف دوڑ کر مت آؤ (۲) صف کے برابر کھڑا ہونے سے پہلے تکبیر تحریمہ کہکر رکوع کیا اور پھر اسی حالت میں ہی چل کر صف میں ملے جیساکہ حدیث کے ترجمہ سے بھی ظاہر ہے۔ اور بخاری شریف کے الفاظ فرکع قبل ان یصل الی الصف اور ابوداؤد کے الفاظ فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف اور مصنف حماد بن سلمہ کے الفاظ فرکع ثم دخل الصف وھو راکع۔ مرعاۃ ص۹۷ ج۲ اسی بات پر دلالت کر رہے ہیں۔ یہ ابوبکرہ کی غلطی تھی یعنی خارج از صف تکبیر کہنا اور رکوع کرنا اور پھر اسی حال میں چل کر صف میں ملنا منع ہے روی الطحاوی باسناد حسن عن ابی ھریرۃؓ مرفوعاً۔ اذا اتی احدکم الصلوٰۃ فلا یرکع دون الصف حتی یأخذ مکانہ من الصف۔ مرعاۃ ص۹۷ ج۲۔ یعنی جب کوئی نماز کے لئے آئے تو صف کے پیچھے رکوع نہ کرے یہاں تک صف میں اپنی جگہ پکڑ لے۔ ابوبکرہ سے جو خطا ہوئی اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعدْ کہہ کر منع فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ شراح حدیث نے بھی اس کا یہی مفہوم بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص الحبیر ص۱۲۸ میں لکھتے ہیں (۱) فقیل نھاہ عن العود الی الاحرام خارج الصف یعنی خارج از صف آئندہ تکبیر کہنے سے منع فرمایا (۲) لاتعُدْ فی ابطاء المجیئ الی الصلوٰۃ یعنی نماز کی طرف تاخیر سے آنے کی طرف مت لوٹ (۳) لاتعُدْ الی دخولک فی الصف وانت راکع۔ یعنی صف میں رکوع کی حالت میں داخل ہونے کی طرف مت لوٹ (۴) لاتعُدْ الی اتیان الصلوٰۃ مسرعاً مرعاۃ ص۹۷ ج۲ یعنی نماز کی طرف دوڑ کر آنے کی طرف مت لوٹ۔

امام بخاریؒ نے خود اس کا معنی بیان فرمادیا ہے۔ قال البخاری فلیس لاحد ان یعود کما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ، یعنی کسی کے لئے کوئی حق نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کردہ کام کو دوبارہ کرے۔ جزء القراءۃ ص۸۲ اور لفظ لاتعُدْ کے بارہ میں حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں لاتعد ضبطناہ فی جمیع الروایات بفتح اولہ وضم العین من العود ای لاتعد الی ما صنعت من السعی الشدید ثم من الرکوع دون الصف ثم من المشی الی الصف۔ فتح الباری ص۲۱۱-۲۱۲ ج۲۔

یعنی لفظ لا تعد تمام روایات میں ت کی زبر اور عین کے ضمہ (پیش) کے ساتھ ہے عود سے بنا ہے۔ معنی یہ ہے کہ تیز دوڑنے پھر صف کے ورے رکوع کرنے پھر صف کی طرف چلنے کی طرف مت لوٹ فلا یجوز العود الی ما نھی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح الباری ص۲۱۴ ج۲۔ وقال الجزری لا تَعُدْ بفتح التاء وضم العین واسکان الدال من العود ای لا تعد ثانیا مثل ذلک الفعل وھو المشی الی الصف فی الصلوٰۃ ویحتمل ان یکون نھاہ عن اقتداء لا منفرد او یحتمل ان یکون عن رکوعہ قبل الوصول الی الصف والظاہر انہ نھی عن ذلک کلہ۔ مرعاۃ ص۹۸ ج۲ یعنی لَا تَعُدْ ت کی زبر عین کے ضمہ اور دال کے سکون کے ساتھ عود سے ہے یعنی اس قسم کا فعل (رکوع کی حالت میں چلنا) آئندہ نہ کرنا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اکیلے اقتداء کرنے سے منع فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کرنے سے منع فرمایا اور ظاہر یہی ہے کہ سب سے منع فرمایا ہے۔ محمد بن اسمٰعیل یمانی فرماتے ہیں والاقرب روایۃ انہ لا تعد من العود ای لا تعد ساعیا الی الدخول قبل وصولک من الصف، سبل السلام ص۳۲ ج۲ یعنی روایت کے اعتبار سے لا تعُد عود سے ہے۔ یعنی صف تک پہنچنے سے پہلے دوڑ کر صف میں مت داخل ہو۔ امام جزریؒ فرماتے ہیں وقد ابعد من قال ولا تعد بضم التاء وکسر العین من الاعادۃ ای لا تعد الصلوٰۃ التی صلیتھا۔ وابعد منہ من قال انہ باسکان العین وضم الدال من العدو ای لا تسرع وکلاھما لم یأت بہ روایۃ۔ مرعاۃ ص۹۸ ج۲ یعنی جس نے لَا تُعِدْ کہا ہے اس نے بہت بعید بات کہی ہے اور جس نے لَا تَعْدُ کہا ہے اس نے اس سے بھی زیادہ بعید بات کہی ہے اور دونوں کے لئے کوئی روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہؓ کو اس چیز سے آئندہ کیلئے روکا جس میں اس سے خطا ہوئی تھی۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ رکعت ہوئی یا نہیں تو بخاری شریف کی اس روایت میں نطقاً اس کا ذکر بلکہ احتمال تک نہیں ہے اور نہ حدیث کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں، اسی لئے علامہ شوکانی لکھتے ہیں۔ فلیس فیہ ما یدل علی ما ذھبوا الیہ لانہ کما لم یأمرہ بالاعادۃ لم ینقل الینا انہ اعتد بھا۔ نیل الاوطار ص۲۲۲ ج۲ یعنی اس میں ان کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جیسے رکعت کے لوٹانے کا حکم نہیں یا تو رکعت کو شمار کرنا بھی منقول نہیں ہے۔ اور فیصلہ کن امر یہ ہے کہ دیگر کتب میں اسی حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ابو بکرہؓ کے لئے موجود ہے صَلِّ مَا اَدْرَکْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَکَ طبرانی بحوالہ مرعاۃ ص۹۸ ج۲ یعنی جو نماز پالی وہ پڑھ لو اور جو رہ گئی اسکو پورا کرلو۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ ابو بکرہؓ کی رکوع میں ملنے والی رکعت نہیں ہوئی اور پھر اگر لَا تَعُدْ پڑھا بھی جائے تو اس کا معنی یہ ہے کہ تو اپنے فعل (صف سے پیچھے رکوع کرنے، دوڑ کر ملنے اور رکوع کی حالت میں چلنے) کو آئندہ مت لوٹا۔ نماز کے نہ لوٹانے کا ذکر کہاں سے نکالا گیا اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور ہمارا بیان کردہ معنی حدیثوں سے ثابت ہے جیسے گذر چکا۔

دوسری دلیل:۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْھَا شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ، رواہ ابوداؤد والدارقطنی ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سجدہ کی حالت میں آکر ملو تو اس وقت اس رکعت کو شمار نہ کرو اور جو کوئی رکوع میں آکر ملے اس نے نماز پالی۔ اس حدیث سے رکوع میں ملنے والے کی رکعت شمار کرنے پر استدلال کرنا کئی وجہ سے

...وش اور غلط ہے۔

(۱) یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے اس لئے قابل حجت نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی یحیی ابی سلیمان ہے جس کے متعلق امام بخاری فرماتے ھیں منکر الحدیث۔ قال ابوحاتم یکتب حدیثه نیر هو بالقوی۔ میزان۔ فتاوی ستاریہ ص۵۵ جلد اول میں ہے۔ اگرچہ اس حدیث کو بوجہ راویوں کے منکر ہونے کے ضعیف کہا گیا ہے۔ جس کو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اقرار کے باوجود پھر یہ حدیث کیوں پیش کیجاتی ہے۔

(۲) یحیی نے یہ روایت زید اور ابن المقبری سے نہیں سنی ہے لہذا سند کے منقطع ہونے کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے ولم یتبین سماعه من زید ولا من ابن المقبری ولا یقوم به الحجة۔

(جزء القراءۃ للبخاری ص۱۰ طبع گوجرانوالہ، عون المعبود ص۳۳۴ ج اول)

(۳) اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ کا فتویٰ اس کے خلاف ہے۔ فرماتے ھیں لا یجزیک الا ان یدرک الامام قائما قبل الرکوع۔ جزء القراءۃ ص۲۷ یعنی جبتک امام کو کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے نہ پاؤ تو رکعت نہیں ہوگی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ھیں هذا هو المعروف من ابی هریرۃ رض موقوفا واما المرفوع فلا اصل له (نیل الاوطار ص۲۲۷ ج-۲)

(۴) اس حدیث میں لفظ رکعت ہے نہ کہ رکوع۔ اور رکعت کا اطلاق، قیام، رکوع، سجدتین اور ارکان واذکار پر حقیقت شرعیہ ہے اور رکعت بمعنی رکوع مراد لینا مجازی ہے۔ حقیقت شرعیہ کے ہوتے ہوئے مجازی معنیٰ لینا تمام اصولیین کے نزدیک غلط ہے۔ لان الرکعة حقیقة لجمیعها (من القیام والرکوع والسجود وغیر ذلك) واطلاقها علی الرکوع ومابعده مجاز لا یصار الیه الا لقرینة ..... وههنا یست قرینة تصرف عن حقیقة الرکعة فلیس فیه دلیل علی ان مدرک الامام راکعا مدرک لتلك الرکعة عون المعبود ص۳۳۲ ج-۱

یعنی حقیقت میں رکعت تمام چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس کا رکوع پر اطلاق مجاز ہے اور بغیر قرینہ صارفہ کے مجازی معنی نہیں لیا جاسکتا اور حقیقت رکعت سے پھیرنے کے لئے یہاں کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔ لہذا اس میں کوئی دلیل نہیں ہے کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہوجاتے گی۔ نیز اس میں دو مجاز کا ارتکاب بلا دلیل کرنا پڑتا ہے ایک رکعت بمعنی رکوع اور دوسرا الصلوٰۃ بمعنی رکعت، کیونکہ اس کے بغیر ان کا مطلب حل نہیں ہوسکتا کیونکہ رکوع میں ملنے سے پوری نماز کے ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

(۵) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی انسان کو مجبوری کی وجہ سے (کافر مسلمان ہوا، نابالغ بالغ ہوا، حیض والی پاک ہوگئی وغیرہ) صرف ایک رکعت پڑھنے کا وقت اصلی ملا تو دوسری رکعت

بار کعات بعد میں پوری کرے تو نماز ہو جائے گی انه ادرك الوقت فاذا صلى ركعة اخرى فقد كملت صلوته وهذا قول الجمهور۔ مرعاۃ ص ۲ ج ۲ طبع ثانی میں۔ جمہور محدثین نے اس کا معنی تبیان کیا ہے کہ اس نے وقت کو پالیا دوسری رکعت پڑھ لے گا تو اس کی نماز پوری ہو جائے گی۔

(۶) بعض کے قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے ایک رکعت جماعت سے پالی اس نے نماز با جماعت کا ثواب پالیا۔

(۷) نسائی کی روایت میں ہے من ادرك ركعة من الصلوٰة فقد ادرك الصلوٰة كلها الا انه يقضي ما فاته، مرعاۃ ص ۲۱ ج ۲ طبع ثانی۔ یعنی جس نے ایک رکعت کو نماز سے پالیا اس نے پوری نماز کو پالیا مگر جو چیز رہ گئی ہو اس کو پورا کرے۔ چونکہ قیام، فاتحہ رہ گئے لہٰذا ان کو پورا کرے۔ اس حدیث نے پیش کردہ حدیث کے مطلب کو واضح کر دیا۔

تیسری دلیل: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ مع الامام قبل ان یقیم صلبہ فقد ادرکھا۔ فتاویٰ ستاریہ ص ۵۵ بحوالہ التلخیص الحبیر۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی امام کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے رکوع میں آملے اس کی رکعت ہو گئی

اس حدیث سے استدلال کئی وجوہ سے درست نہیں ہے۔

(۱) اس کی سند میں یحییٰ بن حمید راوی ہے جس کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں۔ واما یحییٰ بن حمید فمجھول لا یعتمد علی حدیثه غیر معروف بصحة خبره مرفوع ولیس ھذا مما یحتج به اھل العلم۔ جزء القراءۃ ص ۹۸ یعنی یحییٰ بن حمید مجہول ہے اس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور مرفوعاً اس کی حدیث صحیح نہیں ہے اور یہ راوی اہل علم کے نزدیک قابل حجت نہیں ہے۔ وضعفه الدارقطنی۔ میزان ص ۲۸۵ ج ۳۔

(۲) قرۃ بن عبد الرحمٰن راوی اس کی سند میں ضعیف ہے وقال الجوزجانی سمعت احمد یقول منکر الحدیث جدا وقال یحییٰ ضعیف الحدیث وقال ابو حاتم لیس بقوی (میزان ص ۳۸۹ ج ۳) لہٰذا اس کی منفرد روایت اصالۃً کبھی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

(۳) قبل ان یقیم الامام صلبه کے لفظ صرف یہی یحییٰ بن حمید نقل کرتا ہے اس کے ساتھیوں میں سے کوئی بھی یہ لفظ نقل نہیں کرتا ہے۔ وقد تفرد بقوله قبل ان یقیم الامام صلبه۔ قال العقیلی وقد رواه مالك وغیرہ من الحفاظ اصحاب الزھری ولم یذکر واھذہ الزیادۃ الاخیرۃ۔ (مرعاۃ ص ۹۶ ج ۲) امام بخاریؒ فرماتے ہیں وھو خبر مستفیض عند اھل العلم بالحجاز وغیرھا۔ وقوله قبل ان یقیم صلبه لا معنی له ولا وجه لزیادته (جزء القراءۃ ص ۹۹) لہٰذا یہ خود ساختہ زیادتی کیسے صحیح اور قبول کی جا سکتی ہے۔

چوتھی دلیل۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَلْیُضِفْ اِلَیْهَا اُخْرٰی۔ رواہ الدارقطنی صفحہ ۱۶۷ طبع ھند۔ سنداً یہ روایت بھی ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں ہو سکتی۔

اِنَّ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ اَیْضًا ضَعِیْفَةٌ فَاِنَّ فِیْهَا سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ دَاوُدَ الْحَرَّانِیْ ضَعَّفَهٗ اَبُوْحَاتِمٍ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ، مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَبْنُ حِبَّانَ لَا یُحْتَجُّ بِهٖ = مرعاۃ صفحہ ۳۱۰ ج ۲ طبع اول = میزان صفحہ ۴۱۴ ج ۱ = اگرچہ اس حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے جو ہمیں بھی مسلّم ہے۔ فتاوی ستاریہ صفحہ ۵۶ جلد اول۔ و ایضا التعلیق المغنی صفحہ ۱۶۷ ج ۱

علامہ شوکانی لکھتے ہیں :- وَقَدْ وَرَدَ حَدِیْثُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِاَلْفَاظٍ لَا تَخْلُوْ طُرُقُهَا عَنْ مَقَالٍ حَتّٰی قَالَ اِبْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِی الْعِلَلِ عَنْ اَبِیْهِ = لَا اَصْلَ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔ نیل الاوطار صفحہ ۲۲۷ ج ۲

یعنی یہ حدیث مختلف سندوں سے مروی ہے لیکن کوئی ایک سند بھی ضعف سے خالی نہیں ہے بلکہ ابو حاتم فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا کوئی اصل اور ثبوت نہیں ہے۔ اور پھر یہاں تو خاص جمعہ کا ذکر ہے لہذا یہ جمعہ کے ساتھ خاص ہے۔ عام نمازوں کے لئے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ان دلائل سے معلوم ہو گیا کہ مدرک رکوع کے مدرک رکعت ہونے پر کوئی صحیح اور مضبوط و واضح دلیل نہیں ہے

تبصرہ ماہنامہ "محدث" لاہور

اس موضوع پر اردو زبان میں جتنی کتابیں تالیف کی گئی ہیں، زیر تبصرہ کتاب ان سب سے جامع اور محققانہ ہے۔ غایت نماز جنازہ کا ثبوت، احادیث مرفوعہ، قول اور فعل، پھر آثار موقوفہ، تعامل آئمہ (کہ اپنے اپنے عہد میں انھوں نے کس طرح ایک دوسرے کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی) اور بعض احادیث کی تشریح و توضیح، اقوال آئمہ اور بعض روایات کے ذریعے پیش کیا گیا ہے جو خاصہ دلچسپ اور محققانہ ہے۔

بالخصوص اس سلسلہ میں مؤلف نے تاریخی شہادتوں کا انبار لگا دیا ہے جن کی تعداد (۱۳۲) بنتی ہے جن میں علمائے شافعیہ، حنابلہ، مالکیہ اور حنفیہ سب کا تعامل آ جاتا ہے!

محرم الحرام ۱۳۹۷ھ